ہندو مذہب کے تہوار
اور
عبادات ورسومات کا تعارف

اس میں ہندو مذہب کے سبھی تہوار اور عبادات کے طریقے، رسوم، برت، پرب، تیرتھ یاترائیں، اور بھارت ماتا کا تفصیلی تعارف بیان کیا گیا ہے

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی
(استاذ: دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ وصدر جمعیت پیام امن، لکھنؤ)

مکتبہ پیام امن
ندوہ روڈ، ڈالی گنج لکھنؤ، یوپی، الھند

U-113

جملہ حقوق محفوظ

نام	: ہندو مذہب کے تہوار اور عبادات ورسومات کا تعارف
مصنف	: مفتی محمد سرور فاروقی ندوی
ناشر	: مکتبہ پیامِ امن، ندوہ روڈ، ڈالی گنج، لکھنؤ
اردو ایڈیشن	: جدید ایڈیشن مع اضافہ شدہ
تعداد کتب	: ۱۰۰۰
سال	: ۲۰۱۲ء
قیمت	: ۲۰۰

Writer :	Mufti Mohd Sarwar Farooqui Nadwi
Book Name:	Hindu Mazhab k Tewhar, Ibadat w Rasoomat ka...
Publisher :	Maktaba Payam-e-Amn, Nadwa Road,Daliganj,lucknow 226020, UP, India
Website:	www.islamicjpamn.org
E-Mail:	tasneemlko2012@gmail.com
Phone No.	9984490150, 9919042879

ملنے کے پتے

۱۔ مجلس تحقیقات ونشریات، ندوۃ العلماء، پوسٹ بکس نمبر ۱۱۹ (لکھنؤ)	05222741539
۲۔ نیوسلور بک ایجنسی، 14، محمد علی روڈ، بھنڈی بازار، ممبئی	0522-27415
۳۔ الفرقان بکڈپو، نظیر آباد ۳۱ (لکھنؤ)	9936635816
۴۔ سبحانیہ بک ڈپو، نیا محلہ، جبل پور، مدھیہ پردیش	9424708020
۵۔ ستیہ فاؤنڈیشن 5 182-A گرین لینڈ کیمپس، پوکھر پور، کانپور	9935044343
۶۔ مکتبہ شباب جدید، ندوہ روڈ، لکھنؤ	9198621671
۷۔ مکتبہ شاہ ولی اللہ جامع مسجد، دیوبند	8439650526

فہرست

مقدمہ	۱۳
حصہ اول ۔ ہندو دھرم کے تیوہار، پوجا کا طریقہ اور رسومات	۱۶
ہندو مذہب میں تیوہار کی اہمیت	۱۷
ہندو دھرم میں تیوہار، ورت اور پَرب	۱۹
سوامی دیانند سرسوتی کے مطابق تیوہار، پرب اور ورت	۲۲
ہندو دھرم کے مہینے	۲۳
سَانْوَتْسَر (सानवत्सर) نجومی و مذہبی تصور	۲۴
تیوہار (त्योहार)	۲۶
ہندو مذہب میں تیوہار (تہوار) کا تصور	۲۸
ہندو دھرم کے اہم تیوہار	۲۸
دیوالی (दीवाली)	۲۹
دیوالی کا تاریخی پس منظر	۲۹
دیوالی کا واقعہ	۳۰
دیوالی کے مختلف دن اور ان کی معنویت	۳۲
دیوالی کی رسومات اور عبادات	۳۴
ہولی (होली)	۳۵
ہولی کا تاریخی پس منظر	۳۶
ہولیکا اور پرہلاد کا واقعہ	۳۷
ہولیکا دہن: برائی پر نیکی کی فتح	۳۸
شری کرشن اور رنگوں کی ہولی	۳۹
ہولی کی رسومات اور عبادت	۳۹
ا۔ ہولیکا دہن: رسم اور مذہبی مفہوم	۳۹

۲۔ہولیکا دہن کی پوجا ودھی ۴۰
۳۔رنگوں کی ہولی ۴۰
۴۔مندر کی رسومات اور کرشن بھکتی ۴۰
۵۔گھریلو عبادت، دان اور صفائی ۴۱
۶۔تہوار کے پکوان اور ضیافت ۴۱
رکشابندھن (रक्षाबंधन) ۴۲
رکشابندھن کا تاریخی پس منظر ۴۲
رکشابندھن کی رسومات اور منانے کا طریقہ ۴۴
دسہرہ (وجے دشمی) (विजयादशमी/दशहरा) ۴۵
دسہرہ (وجے دشمی) کا مذہبی و تاریخی پس منظر ۴۵
واقعہ ۴۷
دسہرہ (وجے دشمی) کی رسومات ۴۸
کرواچوتھ (करवा चौथ) ۵۱
مذہبی حیثیت ۵۲
کرواچوتھ کی رسم ۵۳
نوراتری (شاردیہ نوراتری) (शारदीय नवरात्रि/नवरात्रि) ۵۵
نوراتری اور دیوی پوجا کی تاکید ۵۶
تاریخی پس منظر ۵۶
رسوم اور منانے کا طریقہ ۵۸
درگا پوجا (दुर्गा पूजा) ۵۹
تاریخی پس منظر ۵۹
مذہبی حیثیت ۶۱
۱۔دیوی کا ظہور دیوتاؤں کی مشترکہ شکتی سے ۶۱
۲۔دیوی کی اسُروں سے جنگ (نوراتوں کی جدوجہد کا بیان) ۶۱

۳۔مہیشا سُر کا وِدھ (وجے دشمی کی بنیاد)..	۶۲
رسوم اور پوجا کا طریقہ..	۶۲
کالی پوجا(काली पूजा)..	۶۳
کالی پوجا کا تاریخی پس منظر..	۶۴
کالی پوجا کا ذکر ہندو دھرم گرنتھوں میں..	۶۶
ا۔دیوی کالی کا ظہور اور رکت بیج کا وِدھ..	۶۶
۲۔کالی کا رکت بیج کا خون پینا (اَدھرم کا مکمل خاتمہ)..	۶۷
۳۔کالی پوجا اور دیوی کالی کی عبادت کی تاکید..	۶۷
۴۔اماوسیہ کی رات کالی پوجا کا اشارہ..	۶۷
پوجا کا طریقہ..	۶۸
لکشمی پوجا(लक्ष्मी पूजा)..	۶۹
تاریخی پس منظر..	۷۰
ہندو دھرم گرنتھوں میں لکشمی پوجا کا ذکر..	۷۱
ا۔سمندر منتھن اور دیوی لکشمی کا ظہور..	۷۱
۲۔دیوی لکشمی = دولت، منگل اور استحکام..	۷۲
۳۔لکشمی پوجا اور پاکیزگی کا اصول..	۷۲
۴۔دیوالی اور لکشمی پوجا کا اشارہ..	۷۲
۵۔لکشمی اور شری سوکت (ویدک بنیاد)..	۷۳
پوجا کا طریقہ..	۷۳
سرسوتی پوجا(सरस्वती पूजा)..	۷۴
تاریخی پس منظر اور واقعہ..	۷۵
رِگ وید میں سرسوتی کی عظمت..	۷۶
پوجا کا طریقہ..	۷۷
مہاشِو راتری (महाशिवरात्रि)..	۷۹

تاریخ پس منظر.. ۷۹
ہندو دھرم گرنتھوں میں مہاشِو راتری کا ذکر.. ۸۰
لِنگ پوجا اور ''اُوم نمہ شِوایہ''.. ۸۰
شیولنگ پوجا.. ۸۱
لِنگ اور یَونی کے بغیر سرشٹی ممکن نہیں.. ۸۲
پوجا کا طریقہ.. ۸۲
جنم اشٹمی.. ۸۳
تاریخی پس منظر.. ۸۴
ہندو دھرم گرنتھ میں کرشن کا ذکر.. ۸۶
پوجا کا طریقہ.. ۸۷
رام نومی (राम नवमी).. ۸۸
عبادت کا طریقہ.. ۹۱
ہنومان جینتی(हनुमान जयंती).. ۹۱
ہنومان جینتی منانے کا طریقہ.. ۹۳
سُندر کانڈ(सुन्दर काण्ड).. ۹۴
ہنومان چالیسا(हनुमान चालीसा).. ۹۵
گنیش چترتھی(गणेश चतुर्थी).. ۹۶
گنیش چترتھی کا واقعہ.. ۹۸
پوجا کا طریقہ.. ۹۹
مکر سنکرانتی (मकर संक्रांति).. ۱۰۰
پوجا کا طریقہ.. ۱۰۲
بسنت پنچمی(वसंत पंचमी).. ۱۰۳
رِگ وید میں دیوی سرسوتی کی استوتی (حمد).. ۱۰۴
پوجا طریقہ.. ۱۰۴

کارتک پورنیما (कार्तिक पूर्णिमा).. ۱۰۶
ہندو مذہبی کتب میں کارتک پورنیما کا ذکر.. ۱۰۸
پوجا کا طریقہ.. ۱۰۹
لوہڑی (लोहड़ी).. ۱۱۰
لوہڑی منانے کا طریقہ... ۱۱۲
گووردھن پوجا (गोवर्धन पूजा).. ۱۱۳
پوجا کا طریقہ.. ۱۱۵
ناگ پنچمی (नाग पंचमी).. ۱۱۶
مذہبی پس منظر.. ۱۱۷
پوجا کا طریقہ.. ۱۱۹
پوجا کا منتر.. ۱۲۰
چند دیگر اہم تیوہار کا مختصر ذکر.. ۱۲۲
گرو پورنیما (गुरु पूर्णिमा).. ۱۲۲
اونم (ओणम).. ۱۲۲
پونگل (पोंगल)... ۱۲۲
بیساکھی (बैसाखी).. ۱۲۲
گڑی پڑوا (गुड़ी पड़वा)... ۱۲۳
اُگاڈی (उगादी).. ۱۲۴
چھٹھ پوجا (छठ पूजा).. ۱۲۴
تولسی ویواہ (तुलसी विवाह)... ۱۲۵
وامن دوادشی (वामन द्वादशी)... ۱۲۵
نرسمہا جینتی (नृसिंह जयंती)... ۱۲۵
دتاتریہ جینتی (दत्तात्रेय जयंती)... ۱۲۶
راکھی پورنیما (राखी पूर्णिमा).. ۱۲۶

راس پورنیما(रास पूर्णिमा)........................ ۱۲۷
مہانوی(महानवमी)........................ ۱۲۷
حصہ دوم - ہندو دھرم میں ورت(व्रत) کی قسمیں اور ان کا طریقہ ۱۲۹
ورت(व्रत)........................ ۱۳۰
وَرُت (برت) کا مفہوم اور حیثیت........................ ۱۳۱
ہندو دھرم میں وَرُت کے اقسام........................ ۱۳۱
ہندو دھرم کے اہم ورت........................ ۱۳۲
۱۔ایکادشی ورت(एकादशी व्रत)........................ ۱۳۲
۲۔مہاشِوراتری ورت(महाशिवरात्रि व्रत)........................ ۱۳۳
۳۔پردوش ورت(प्रदोष व्रत)........................ ۱۳۴
۴۔شراون سوموار ورت(श्रावण सोमवार व्रत)........................ ۱۳۵
۵۔نوراتری ورت(नवरात्रि व्रत)........................ ۱۳۶
۶۔جنم اشٹمی ورت(जन्माष्टमी व्रत)........................ ۱۳۷
۷۔رام نومی ورت(राम नवमी व्रत)........................ ۱۳۹
۸۔اماوسیہ ورت(अमावस्या व्रत)........................ ۱۴۰
۹۔پورنیما ورت(पूर्णिमा व्रत)........................ ۱۴۱
۱۰۔کروَاچوتھ ورت(करवा चौथ व्रत)........................ ۱۴۲
۱۱۔چھٹھ ورت(छठ व्रत)........................ ۱۴۴
۱۲۔وٹ ساوتری ورت(वट सावित्री व्रत)........................ ۱۴۵
۱۳۔اہوئی اشٹمی ورت(अहोई अष्टमी व्रत)........................ ۱۴۵
۱۴۔سنتوشی ماتا ورت(संतोषी माता व्रत)........................ ۱۴۶
۱۵۔شنی ورت(سنیچر ورت)(शनिवार व्रत/शनि व्रत)........................ ۱۴۶
۱۶۔ہفتہ وار ورت(سوموار تا جمعہ)........................ ۱۴۶
ہندو دھرم میں ورتوں کی درجہ بندی........................ ۱۴۷

۱۔وقت یا تاریخ کی بنیاد پر (کال پرادھان ورت)........................ ۱۴۷
۲۔عمل یا سختی کی بنیاد پر (ودھی پرادھان ورت)........................ ۱۴۸
۳۔مقصد یا نیت کی بنیاد پر (کامنا پرادھان ورت)........................ ۱۴۸
۴۔صنف اور سماجی حیثیت کی بنیاد پر (ادھیکار پرادھان ورت)........................ ۱۴۹
حصہ سوم۔ہندو دھرم میں پرب (पर्व) کی اہمیت اور ان کی قسمیں ۱۵۰
پَرب (पर्व)........................ ۱۵۱
پَرب (पर्व) کی شاستری تقسیم........................ ۱۵۲
۱۔تِتھی پَرب (तिथि पर्व)........................ ۱۵۲
۲۔مہا پَرب (महापर्व)........................ ۱۵۲
۳۔وِشِشٹ پَرب (विशिष्ट पर्व)........................ ۱۵۳
۴۔پَرب۔کال (पर्वकाल)........................ ۱۵۳
۵۔اوپَرب (उपपर्व)........................ ۱۵۴
پَرَب (Parva) کی مذہبی حیثیت........................ ۱۵۴
ہندو دھرم میں رسوم (Rituals)........................ ۱۵۶
ہندو دھرم کے اہم پرب........................ ۱۵۷
اماوسیہ پَرب (अमावस्या पर्व)........................ ۱۵۷
پتروں سے تعلق........................ ۱۵۸
رسومات اور عمل........................ ۱۵۸
پورنیما پَرب (पूर्णिमा पर्व)........................ ۱۵۹
مَونی اماوسیہ پَرب (मौनी अमावस्या पर्व)........................ ۱۶۱
رسومات اور دھارمک عمل........................ ۱۶۲
کارتک پورنیما پَرب (कार्तिक पूर्णिमा पर्व)........................ ۱۶۲
عمل اور رسومات........................ ۱۶۴
دیپ دان کا طریقہ........................ ۱۶۵

سوموتی اماوسیہ پَرب(सोमवती अमावस्या पर्व)...............................	۱۶۵
رسومات اور دھارمک عمل..	۱۶۶
پِترُ پکش پَرب(पितृपक्ष पर्व)..	۱۶۸
پوجا کا طریقہ..	۱۶۹
پیپل پوجا/پرکرما..	۱۷۰
گرہن اماوسیہ پَرب(ग्रहण अमावस्या पर्व)..................................	۱۷۱
پوجا کا طریقہ..	۱۷۳
اسنان پورنیما پَرب(स्नान पूर्णिमा पर्व)..	۱۷۴
پوجا کا طریقہ..	۱۷۵
اردھ کمبھ میلہ(अर्धकुंभ मेला)..	۱۷۶
اردھ کمبھ میلہ کا مقصد...	۱۷۶
منانے کا طریقہ..	۱۷۷
مہا کمبھ میلہ(महाकुंभ मेला)..	۱۷۸
مقصد...	۱۷۸
منانے کا طریقہ..	۱۷۹
نرمدا پریکرمہ(नर्मदा परिक्रमा)..	۱۸۰
گنگا دسہرہ(गंगा दशहरा)..	۱۸۰
کانوریاترا(कांवड़ यात्रा)...	۱۸۱
کانوریاترا کا مقاصد...	۱۸۲
پوجا کا طریقہ..	۱۸۲
کانوریاترا(کہاں سے کہاں تک)..	۱۸۳
کانوریاترا کا طریقہ...	۱۸۴
۱۔عام یا پیدل کانور(پدیاترا)...	۱۸۴
۲۔کھڑی کانور(اکھنڈ سادھنا)..	۱۸۴

۳۔ڈاک کانور (سنکلپ اور رفتار).. ۱۸۵
چاردھام یاترا(चार धाम यात्रा).. ۱۸۶
چاردھام کی اقسام.. ۱۸۷
چاردھام یاترا کی مذہبی حیثیت.. ۱۸۸
ہندودھرم کے چار بڑے دھام(धाम).. ۱۸۸
۱۔بدری ناتھ دھام(बद्रीनाथ धाम).. ۱۸۸
یاترا کا مقصد.. ۱۸۹
۲۔جگن ناتھ پوری(जगन्नाथ पुरी).. ۱۸۹
یاترا کا مقصد.. ۱۹۰
۳۔دوارکا دھام(द्वारका धाम).. ۱۹۱
یاترا کا مقصد.. ۱۹۱
۴۔رامیشورم(रामेश्वरम् धाम).. ۱۹۲
یاترا کا مقصد.. ۱۹۲
چاردھام کی خصوصیات.. ۱۹۳
چھوٹے چاردھام (ہمالیائی چاردھام).. ۱۹۴
۱۔یمنوتری دھام(यमुनोत्री धाम).. ۱۹۴
۲۔گنگوتری دھام(गंगोत्री धाम).. ۱۹۵
۳۔کیدارناتھ دھام(केदारनाथ धाम).. ۱۹۵
۴۔بدری ناتھ دھام(बद्रीनाथ धाम).. ۱۹۵
حصہ چہارم۔بھارت ماتا کا تعارف اور اس کا پس منظر ۱۹۶
بھارت ماتا(भारत माता) کا تعارف.. ۱۹۷
بھارت ماتا کا تاریخی پس منظر.. ۱۹۸
بھارت ماتا کی پہلی تصویر.. ۱۹۸
مذہبی تصور.. ۱۹۹

ثقافتی تصور.. ۲۰۰
سیاسی وقومی تصور.. ۲۰۲
بھارت ماتا کا عقیدہ.. ۲۰۴
سیکولر/غیر مذہبی تشریح.. ۲۰۴
مذہبی اختلاف کا زاویہ.. ۲۰۵
بھارت ماتا سے منسوب اہم مندر.. ۲۰۶
اسلامی تعلیمات اور بھارت ماتا کا عقیدہ.. ۲۰۷
بھارت کا آئین اور ''بھارت ماتا کی جے'' ۲۰۹
پوجا کا طریقہ.. ۲۱۱
ا۔نقشے اور ارضِ وطن کا احترام (جغرافیائی طریقہ).. ۲۱۱
۲۔علامتی آرتی اور پرچم کشائی (ثقافتی طریقہ).. ۲۱۲
۳۔قومی نعرے اور گیت (صوتی طریقہ).. ۲۱۲
۴۔ پھول،تلک اور نذرانہ (روایتی طریقہ).. ۲۱۲
خلاصہ.. ۲۱۲

❁❁❁

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدمہ

الحمدللہ ربِّ العالمین، والصلاۃ والسلام علٰی محمدٍ وعلیٰ آلہ وأصحابہ أجمعین۔

انسانی تہذیب کی تاریخ اس حقیقت کی شاہد ہے کہ ہر مذہب نے اپنے ماننے والوں کی مذہبی، سماجی اور تہذیبی زندگی کے لیے مخصوص عبادات، عقائد، رسومات، تہوار اور مقدس اوقات مقرر کیے ہیں۔ یہی عناصر کسی بھی مذہب کی شناخت، اس کے فکری نظام اور اس کے پیروکاروں کی اجتماعی زندگی کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔

ہندو مذہب (سناتن دھرم) بھی دنیا کے قدیم ترین مذاہب میں شمار ہوتا ہے، جس کا مذہبی نظام صرف عقائد اور عبادات تک محدود نہیں بلکہ زندگی کے تقریباً ہر شعبے کا احاطہ کرتا ہے۔

ہندو مذہبی زندگی میں تہوار، ورت، پرب، یاترائیں، سنسکار، پوجا پاٹھ اور مختلف مذہبی رسومات نہایت اہم مقام رکھتی ہیں، جو فرد کی روحانی تربیت، خاندانی روابط، سماجی ہم آہنگی اور تہذیبی تسلسل کا ذریعہ سمجھی جاتی ہیں۔

ہندو مذہب کا تقویمی نظام انتہائی وسیع اور متنوع ہے۔ سال کے مختلف مہینوں، تِتھیوں، نکشتر اور مقدس اوقات کے مطابق بے شمار تہوار، ورت اور پرب منائے جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض کسی دیوی یا دیوتا کی عبادت سے وابستہ ہیں، بعض کسی اوتار کے ظہور یا اساطیری واقعے کی یاد دلاتے ہیں، جبکہ بعض کا تعلق موسمی تبدیلی، زرعی زندگی، خاندانی روایات یا سماجی اقدار سے ہوتا ہے۔

اسی طرح تیرتھ یاترائیں بھی ہندو مذہبی زندگی کا ایک اہم حصہ ہیں، جن کے ذریعے

عقیدت مند مقدس مقامات کی زیارت، عبادت، اسنان اور مذہبی رسومات ادا کرتے ہیں۔ یہ تمام اعمال ہندو مذہبی فکر، تہذیب اور ثقافت کو سمجھنے کے لیے بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔

موجودہ دور میں ہندو مذہب کے مختلف مذہبی تہوار اور رسومات نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا کے متعدد ممالک میں منائے جاتے ہیں، لیکن ان کے حقیقی مذہبی پس منظر، شاستری بنیاد، تاریخی ارتقا اور عملی صورت سے متعلق مستند اور منظم معلومات عام طور پر ایک ہی جگہ دستیاب نہیں ہوتیں۔

اسی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے اس کتاب میں ہندو مذہب کے اہم تہوار، رسومات، پرب، ورت، یاترائیں اور ان سے متعلق بنیادی عقائد کو مستند ہندو مذہبی مآخذ، دھرم شاستروں، ویدوں، پرانوں، اسمرتیوں اور جدید تحقیقی کتب کی روشنی میں مرتب کرنے کی کوشش کی گئی ہے، تاکہ قارئین کو ایک جامع اور منظم تعارف حاصل ہو سکے۔

اس کتاب میں دیوالی، ہولی، رکشا بندھن، دسہرہ، نوراتری، جنم اشٹمی، رام نومی، مہاشوراتری، گنیش چترتھی، مکر سنکرانتی اور دیگر اہم تہواروں کا تاریخی پس منظر، مذہبی اہمیت، عقائد، رسومات، عبادات اور سماجی اثرات بیان کیے گئے ہیں۔ اسی طرح ورت (व्रत) اور پرب (पर्व) کے مفہوم، ان کے باہمی فرق، مذہبی مقاصد اور عملی صورت کو بھی تفصیل سے واضح کیا گیا ہے۔ مزید برآں ہندو مذہب کی اہم تیرتھ یاتراؤں، مقدس دھاموں، مندروں اور مذہبی مقامات کا تعارف بھی پیش کیا گیا ہے، تاکہ ہندو مذہبی زندگی کا ایک جامع تصور سامنے آ سکے۔

کتاب کا ایک اہم باب ''بھارت ماتا'' کے تصور سے متعلق ہے، کیونکہ موجودہ ہندوستانی مذہبی، تہذیبی اور قومی مباحث میں ''بھارت ماتا'' ایک نمایاں علامت کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ اس باب میں ''بھارت ماتا'' کے تصور کا تاریخی ارتقا، اس کی ادبی و ثقافتی بنیادیں، آزادی کی تحریک میں اس کا کردار، مختلف بھارت ماتا مندروں کا تعارف، اور اس تصور کی مذہبی و قومی حیثیت کو تاریخی مآخذ اور تحقیقی مطالعات کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے، تاکہ قارئین اس موضوع کو جذباتی یا سیاسی زاویے کے بجائے علمی اور تاریخی تناظر میں سمجھ سکیں۔

اس تصنیف میں حتی الامکان اصل ہندو مصادر سے استفادہ کرنے کی کوشش کی گئی

ہے۔ جہاں ضرورت محسوس ہوئی وہاں جدید محققین، مؤرخین اور مستشرقین کی تحقیقات سے بھی فائدہ اٹھایا گیا ہے، تاکہ موضوع کو متوازن، مستند اور تحقیقی انداز میں پیش کیا جا سکے۔ کتاب کا مقصد کسی مذہب یا عقیدے پر تنقید یا تحسین نہیں بلکہ ہندو مذہب کی مذہبی روایات، تہذیبی مظاہر اور عملی رسوم کا تعارف ان کے اپنے مستند مآخذ کی روشنی میں فراہم کرنا ہے، تاکہ تحقیق، تدریس، تقابلِ ادیان اور بین المذاہب مطالعات سے وابستہ طلبہ، اساتذہ، محققین اور عام قارئین اس سے یکساں استفادہ کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کاوش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، اسے علمِ نافع اور ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ والسلام

دعاؤں کا طالب

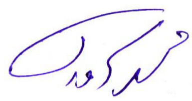

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

3 ربیع الثانی 1433ھ مطابق 26 فروری 2012ء

حصہ اول

ہندو دھرم کے تیوہار، پوجا کا طریقہ اور رسومات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہندو مذہب میں تیوہار کی اہمیت

ہندو مذہب میں تیوہار کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے کیونکہ یہ مذہبی عقائد کو اجتماعی اور عملی صورت میں پیش کرتے ہیں؛ تیوہار کے ذریعے دیوتاؤں کی یاد، اساطیری واقعات کی تجدید اور دھرم کی اقدار، جیسے: سچائی، ضبطِ نفس، ایثار اور بھائی چارہ نسل در نسل منتقل ہوتی ہیں۔

یہ مواقع فرد کو محض ذاتی عبادت تک محدود نہیں رکھتے بلکہ خاندان، برادری اور سماج کو یکجا کر کے سماجی ہم آہنگی اور ثقافتی تسلسل کو مضبوط بناتے ہیں۔ پوجا پاٹھ، ورت، یگیہ، گیت، رقص اور عوامی اجتماعات کے ذریعے روحانی پاکیزگی کے ساتھ ساتھ خوشی اور میل جول فروغ پاتا ہے، جب کہ فنونِ لطیفہ، لوک روایتیں اور مقامی معیشت بھی متحرک ہوتی ہیں۔ یوں تیوہار ہندو دھرم میں انفرادی مذہبی عمل کو سماجی زندگی سے جوڑ کر مذہب، تہذیب اور معاشرت کے سنگم کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں۔

ہر تیوہار کسی نہ کسی دیوتا، اوتار یا مذہبی واقعے سے وابستہ ہوتا ہے اور انسان کو دھرم، پوجا پاٹھ اور روحانی پاکیزگی کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ ان مواقع پر عبادات، ورت، یگیہ اور رسومات ادا کی جاتی ہیں جو فرد کے باطن کی اصلاح اور مذہبی شعور کی بیداری کا ذریعہ بنتی ہیں۔ تیوہار کی ایک بڑی اہمیت ان کا اخلاقی و تربیتی پہلو ہے۔ ہولی، دیوالی اور دسہرہ جیسے تیوہار نیکی کی بدی پر فتح، روشنی کی تاریکی پر غلبہ اور دھرم کی ادھرم پر برتری کا پیغام دیتے ہیں۔ دیومالائی کہانیاں اور مذہبی روایات بچوں اور نوجوانوں میں سچائی، صبر، ضبطِ

نفس اور ایثار جیسی اقدار پیدا کرتی ہیں، جس سے فرد کی اخلاقی تربیت ہوتی ہے۔

سماجی اعتبار سے تیوہار اجتماعیت اور ہم آہنگی کو فروغ دیتے ہیں۔ خاندان، رشتہ دار اور پورا سماج ایک ساتھ شریک ہوتا ہے، جس سے باہمی تعلق مضبوط ہوتا ہے اور سماجی یکجہتی پیدا ہوتی ہے۔ تیوہار کے ذریعے ثقافت، رسم و رواج اور روایات ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل ہوتی ہیں، اس طرح تہذیبی شناخت محفوظ رہتی ہے۔ مزید یہ کہ تیوہار ثقافتی اور عوامی زندگی میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ گیت، رقص، ڈرامہ (رام لیلا)، سجاوٹ اور میلوں ٹھیلوں کے ذریعے فنونِ لطیفہ کو فروغ ملتا ہے اور مقامی معیشت میں بھی سرگرمی پیدا ہوتی ہے۔ یوں ہندو مذہب میں تیوہار مذہب، اخلاق، سماج اور ثقافت کو آپس میں جوڑنے کا ایک جامع ذریعہ بن جاتے ہیں۔

उत्सवेन हि लोकानां मनः प्रह्लाद्यते सदा।

ترجمہ: تہواروں کے ذریعے لوگوں کے دل ہمیشہ خوش اور مسرور رہتے ہیں۔

(مہابھارت، شانتی پرب، ادھیائے 228، شلوک 36)

اخلاقی اعتبار سے تیوہار انسان کو نیکی، ضبطِ نفس اور سچائی کا درس دیتے ہیں۔ دیوالی، ہولی اور دسہرہ جیسے تیوہار نیکی کی بدی پر فتح اور روشنی کی تاریکی پر غلبے کی علامت ہیں۔ ان مواقع پر ورت اور اپواس کے ذریعے خواہشات پر قابو اور نظم و ضبط کی تعلیم دی جاتی ہے۔

धर्म एव हतो हन्ति धर्मो रक्षति रक्षितः।

तस्माद्धर्मो न हन्तव्यो मा नो धर्मो हतोऽवधीत्॥

ترجمہ: تباہ کیا ہوا دھرم (انسان کو) تباہ کر دیتا ہے، اور حفاظت کیا ہوا دھرم (انسان کی) حفاظت کرتا ہے۔ اس لیے دھرم کو کبھی ختم یا پامال نہیں کرنا چاہیے، تا کہ تباہ شدہ دھرم ہمیں ہی تباہ نہ کر دے۔ (منواسمرتی، ادھیائے 8، شلوک 15)

سماجی نقطۂ نظر سے تیوہار اجتماعیت اور بھائی چارے کو فروغ دیتے ہیں۔ خاندان، برادری اور پورا سماج ایک ساتھ شریک ہو کر مذہبی و ثقافتی رشتوں کو مضبوط کرتا

ہے۔اسی اجتماعی پہلو کی بنا پر انفرادی ورت آگے چل کر سماجی تیوہار اور پھر ہمہ گیر پرب کی صورت اختیار کر لیتا ہے، جیسے کمبھ میلہ۔

संगच्छध्वं संवदध्वं सं वो मनांसि जानताम् ।
देवा भागं यथा पूर्वे संजानाना उपासते ॥

ترجمہ: تم سب مل جل کر چلو، مل جل کر بات کرو، اور تمہارے دل ایک دوسرے سے جڑے ہوں۔جس طرح قدیم زمانے میں دیوتا باہمی اتحاد کے ساتھ اپنے حصے کو قبول کرتے تھے۔(رگ وید، منڈل10، سوکت191، منتر2)

ثقافتی لحاظ سے تیوہار ہندو تہذیب کے محافظ ہیں۔گیت، رقص، رام لیلا، سجاوٹ اور رسومات کے ذریعے ثقافت ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل ہوتی ہے اور معاشی و عوامی زندگی بھی متحرک ہوتی ہے۔اسی لیے ہندو دھرم میں تیوہار کو مذہب، اخلاق، سماج اور ثقافت کے حسین امتزاج کی حیثیت حاصل ہے۔

उपवासैर्व्रतैश्चैव तपसा नियमेन च ।
धर्मः संवर्धते नित्यं पापं चैवोपशाम्यति ॥

ترجمہ: اپواس، ورت، تپسیا اور ضابطے کے ذریعے دھرم بڑھتا ہے اور گناہ کم ہوتے ہیں۔(مہابھارت، انوشاسن پرب، ادھیائے106، شلوک4)

یہ احکام واضح کرتے ہیں کہ ورت (انفرادی ضبط)، تیوہار (سماجی مذہبی موقع) اور پرب (ہمہ گیر اجتماع) یہ تینوں ہی دھرم کے فروغ اور سماجی ہم آہنگی کے لیے لازم ہیں۔

ہندو دھرم میں تیوہار، ورت اور پَرب

تیوہار(त्योहार):

تیوہار وہ مذہبی و سماجی دن ہوتے ہیں جو کسی دیوتا، اوتار، مقدس واقعہ یا موسمی تبدیلی کی خوشی میں اجتماعی طور پر منائے جاتے ہیں۔ان میں پوجا، اُتسو، سماجی میل جول

اورلوک منگل کا پہلو غالب ہوتا ہے۔

उत्सवा लोकसिद्धयर्थं विधेयाः सततं बुधैः।

ترجمہ: دانشمند لوگوں کو چاہیے کہ وہ لوک-سدھی (سماجی نظام کی بہتری اور مذہبی کاموں کی کامیابی) کے لیے مسلسل اتسو (مذہبی تہوار اور تقاریب) منعقد کرتے رہیں۔ (اسکنڈ پران، کاشی کھنڈ، ادھیائے 58، شلوک 31)

ورت (व्रत)

ورت روحانی ضبطِ نفس کا ذریعہ ہے جس میں اپواس (روزہ)، منتر جپ، نیَم، پوجا اور اخلاقی پابندیاں شامل ہوتی ہیں۔ اس کا مقصد آتما شُدھی، پاپوں کا کشے اور پُنّیہ کی پراپتی ہے۔

इन्द्रियग्रामनियमो व्रत मुच्यते बुधैः।

तद् व्रतं हि परं प्रोक्तं सर्वदुःखविनाशनम्॥

ترجمہ: دانشمندوں کے نزدیک اپنی تمام حواس (خواہشات اور اعضاء) کو قابو میں رکھنا ہی اصل ورت کہلاتا ہے۔ اسی ورت کو سب سے افضل کہا گیا ہے، کیونکہ یہ انسان کے تمام دکھوں کا ناس (خاتمہ) کرتا ہے۔ (اگنی پران، ادھیائے 175، شلوک 11-12)

यत्किंचिदेनो कुर्वन्ति जीवाः कामात्मकाः स्त्रियः।

तपोव्रताभ्यां तद् सर्वं प्रणुदन्त्यविशङ्कितम्॥

ترجمہ: انسان (یا کوئی بھی جیو) خواہشات کے زیر اثر جو بھی گناہ یا غلطیاں کر بیٹھتا ہے، وہ تپسیا (ریاضت) اور ورت (عہد/روزے) کے ذریعے ان تمام گناہوں کو بلاشبہ ختم کر سکتا ہے (اور پاکیزگی حاصل کر سکتا ہے)۔
(منواسمرتی، ادھیائے 11، شلوک 240)

उपावृत्तस्य पापेभ्यो यस्तु वासो गुणैः सह।

उपवास स विज्ञेयः सर्वभोगविवर्जितः॥

ترجمہ: تمام گناہوں، برائیوں اور دنیاوی لذتوں کو ترک کر کے، اچھے اوصاف (فضائل) کے ساتھ خدا کے قریب قیام کرنا ہی اصل اُپواس (ورت) جانا جانا چاہیے۔ (مہابھارت، انوشاسن پرو، ادھیائے 142، شلوک 28)

پَرب (पर्व)

پَرب سے مراد وہ مقدس زمانی موقع یا تِتھی ہے (جیسے اماوسیہ، پورنیما) جو خود کوئی جشن یا ورت نہیں، بلکہ ایسا مقدس وقت ہے جس میں دان، اسنان، شرادھ، جاپ یا ورت کیے جاتے ہیں۔ شاستروں میں پرو کی جو مستند ترین تعریف ملتی ہے، وہ یہ ہے:

पर्वाणि नाम पुण्यकालाः सर्वपापप्रणाशनाः।
तत्र स्नानं जपो दानं पितृदेवतपूजनम्॥

ترجمہ: پرب (پرو) سے مراد وہ مقدس اوقات (पुण्यकाला:) ہیں جو تمام گناہوں کا ناس کرنے والے ہیں۔ ان اوقات میں اسنان (غسل)، جاپ، دان (خیرات) اور پتروں و دیوتاؤں کی پوجا کرنی چاہیے۔ (دھرم شاستر کے گرنتھ کال مادھو (कालमाधव) (نیرنائے سندھو (निर्णयसिन्धु) پرتھم پریدچھید (پہلا حصہ)، پرب نرنائے پرکرن)

पर्वाणि नाम पुण्यकालाः पितृदेवतपूजिताः।
तत्र स्नानं जपो दानं सर्वपापप्रणाशनाः॥

ترجمہ: پَرب (پرو) سے مراد وہ مقدس اور متبرک اوقات ہیں جو پتروں (آبا و اجداد) اور دیوتاؤں کی پوجا کے لیے مخصوص (اور ان کے ذریعے محترم) ہیں۔ ان اوقات میں کیا جانے والا اسنان (غسل)، جاپ (ذکر) اور دان (خیرات) انسان کے تمام گناہوں اور برائیوں کو ختم کرنے والا ہے۔
(پدم پران (سرسوتی مہاتمیہ) اور دھرم شاستر گرنتھ نیرنائے سندھو (پرتھم پریدچھید، پرب نرنائے پرکرن)

خلاصہ:

تیوہار: سماجی اور مذہبی جشن جس میں خوشی، میل جول اور عوامی تقریبات شامل

ہوتی ہیں (مثلاً دیوالی، ہولی)۔

ورت: اُپواس اور ضابطۂ نفس پر مبنی مذہبی عمل جس کا مقصد آتما شُدھی اور سادھنا ہوتا ہے (مثلاً ایکادشی، سوموار ورت)۔

پَرب: مقدس وقت یا خاص تتھی جو روحانی اہمیت رکھتی ہے، خواہ اس میں جشن یا ورت نہ ہو (مثلاً اماوسیہ، پورنیما)۔

سوامی دیانند سرسوتی کے مطابق تیوہار، پرب اور ورت

سوامی دیانند سرسوتی کے نزدیک تیوہار، پرب اور ورت کی حیثیت وہ نہیں جو بعد کی پرانک اور عوامی روایت میں ملتی ہے۔ انہوں نے اپنی فکر کی بنیاد صرف وید کو بنایا اور واضح کیا کہ اصل دھرم ویدک تعلیمات سے ماخوذ ہونا چاہیے، نہ کہ بعد میں رائج ہونے والی رسومات، میلوں اور غیر ویدک تہواروں سے۔ سوامی دیانند کے مطابق تیوہار اور پرب اگر محض میلوں، خوشی، کھیل تماشے، دیوتاؤں کی اساطیری کہانیوں یا غیر ویدک عقائد پر مبنی ہوں تو وہ دھرم نہیں بلکہ بعد کی اختراعات ہیں۔

ان کے نزدیک ویدوں میں کسی مخصوص دن کو دیوتا کی پیدائش یا اساطیری واقعے کی بنیاد پر تہوار منانے کا حکم نہیں ملتا۔ اس لیے دیوالی، ہولی، دسہرہ وغیرہ کو وہ پرانک اور عوامی رسمیں قرار دیتے ہیں، نہ کہ لازمی دھرمی احکام۔ البتہ ویدک مفہوم میں ورت (व्रत) کو سوامی دیانند قبول کرتے ہیں، مگر اس کی تشریح وہ اخلاقی اور عملی نظم کے طور پر کرتے ہیں، نہ کہ صرف بھوکا رہنے یا ظاہری رسم کے طور پر۔

ان کے نزدیک ورت کا مطلب ہے: سچ بولنا، ضبطِ نفس، برہم چریہ، یگیہ، محنت، دیانت اور سماجی ذمہ داری کو اختیار کرنا۔ یعنی ورت ایک اخلاقی عہد ہے جو انسان اپنی اصلاح کے لیے اختیار کرتا ہے، نہ کہ کسی دیوتا کو راضی کرنے کی رسم۔

سوامی دیانند سرسوتی کے مطابق اصل پرب وہ مواقع ہیں جب انسان یا سماج

علم، یگیہ، اصلاحِ نفس اور فلاحِ انسانیت کے لیے جمع ہو۔ اگر کوئی اجتماع ویدک یگیہ، تعلیم یا قومی و اخلاقی اصلاح کے لیے ہو تو وہ قابلِ قبول ہے، لیکن اگر وہ توہمات، اساطیر اور غیر عقلی رسوم پر مبنی ہو تو وہ دھرم کے خلاف ہے۔ اسی بنیاد پر آریہ سماج میں یگیہ، وید پاتھ اور سماجی اصلاحی اجتماعات کو اصل دھرمی عمل سمجھا جاتا ہے۔

(سوامی دیانند سرسوتی، ستیارتھ پرکاش، باب: دیوتا، پوجا، ورت اور تہوار)

ہندو دھرم کے مہینے

ہندو دھرم میں مہینوں کو خاص مذہبی و تہذیبی اہمیت حاصل ہے، کیونکہ مذہبی زندگی کا بڑا حصہ ورت، تیوہار، پرب اور رسوم کے تقویمی نظام سے وابستہ ہے۔ ہندو سال کا آغاز عموماً چَیتر (چیت) کے مہینے سے ہوتا ہے، جو قدیم ویدک و پرانک روایت کے مطابق نیا سال سمجھا جاتا ہے۔ ہندو قمری۔شمسی تقویم میں کل بارہ مہینے ہوتے ہیں:

(۱) چیت، (۲) بیساکھ، (۳) جیشٹھ، (۴) آساڑھ، (۵) شراون/ساون، (۶) بھادراپد/ بھادو، (۷) آشیون/ اسو، (۸) کارتک/ کاتک، (۹) مارگ شِرش/ اگھن، (۱۰) پوش، (۱۱) ماگھ اور (۱۲) پھالگن۔ ہر مہینہ مذہبی اعتبار سے کسی نہ کسی دیوتا، ورت یا رسم سے وابستہ سمجھا جاتا ہے، اسی لیے پورا سال مذہبی سرگرمیوں سے معمور رہتا ہے۔

ہندو تقویم کے مطابق ہر مہینہ دو حصوں میں تقسیم ہوتا ہے جنہیں شُکل پکش (چاند کے بڑھنے کا دور) اور کرشن پکش (چاند کے گھٹنے کا دور) کہا جاتا ہے۔ ان ہی پکھواڑوں کی بنیاد پر ایکادشی، پورنیا، اماوسیا اور دیگر مذہبی ایّام متعین کیے جاتے ہیں۔

دھرم شاستروں میں بیان کیا گیا ہے کہ ہر پکش میں مخصوص ورت اور پوجا پاٹھ کا اہتمام باعثِ ثواب سمجھا جاتا ہے، جس سے مذہبی نظم وضبط قائم رہتا ہے۔

قدیم ہندو تصور کے مطابق سال کے 360 دن مانے جاتے ہیں اور مذہبی روایت میں تقریباً ہر دن کسی نہ کسی ورت، تیوہار، پرب یا رسم سے وابستہ ہے۔ اسی لیے علماء

دھرم کے مطابق ہندو معاشرے میں سال بھر میں ہزاروں مذہبی مواقع آتے ہیں، اگرچہ ان میں سے چند ہی بڑے اور معروف ہوتے ہیں جنہیں عوامی سطح پر منایا جاتا ہے۔ یہ تقویمی کثرت اس بات کی علامت ہے کہ ہندو دھرم میں مذہب روزمرہ زندگی سے جدا نہیں بلکہ زندگی کے ہر دن اور ہر مہینے سے جڑا ہوا ہے۔

اس طرح ہندو مہینوں کا نظام نہ صرف وقت کی پیائش ہے بلکہ ایک مذہبی و تہذیبی ڈھانچہ بھی ہے، جس کے ذریعے انسان کی زندگی کو عبادت، اخلاق اور سماجی ذمہ داریوں کے ساتھ ہم آہنگ کیا جاتا ہے۔

(P.V. Kane, History of Dharmaśāstra: Ancient and Mediaeval Religious and Civil Law, Vol. IV, Poona Bhandarkar Oriental Research Institute, 1953. [Chapter- Vrata and Upavasa,Page 1-180], [Chapter- Festivals and Parva, Page 181-300], [Chapter- Religious Calendar, Page 301-410])

(R.C. Hazra, Studies in the Puranic Records on Hindu Rites and Customs (Delhi: Motilal Banarsidass, 1940), [Comprising- Vrata and Religious Observances, Page 165-220, Festivals and Parvas in the Puranas, Page 221-275, and Hindu Religious Calendar and Months, Page 276-315])

سَانوَتسَر (सानवत्सर) نجومی و مذہبی تصور

ہندو علمِ نجوم اور دھرم شاستر کے مطابق سانوتسر محض ایک کیلنڈری سال نہیں بلکہ ایک مقدس زمانی اکائی ہے، جس کے تحت انسانی زندگی، عبادات، ورت، یگیہ، یاترا اور عمر کے فیصلے وابستہ کیے جاتے ہیں۔ شاستری روایت میں سانوتسر کی پانچ اقسام بیان کی گئی ہیں، جنہیں مختلف زاویوں سے وقت کی پیائش اور مذہبی اعمال کے تعین کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

ا۔ سَورسَانوَتسَر (सौर संवत्सर)

یہ سورج (سُورْیَ) کی حرکت پر مبنی ہوتا ہے۔ اس کا استعمال پیدائش، سنسکار، برت اور روزمرہ مذہبی اعمال کے تعین میں کیا جاتا ہے۔ سورسانوتسر کے مطابق مہینے سورج کے ایک راشی سے دوسری راشی میں داخل ہونے سے متعین ہوتے ہیں، اسی بنیاد پر مذہبی دن

اور اعمال مقرر کیے جاتے ہیں۔(History of Dharmaśāstra، جلد4، ص301-310)

۲۔ سَاوَن سانوتسر (सावन संवत्सर)

یہ سانوتسر یَجّن اور ویدک قربانیوں سے متعلق ہے اور دن رات (अहोरात्र) کی بنیاد پر شمار کیا جاتا ہے۔ ویدک یگیہ، ہون اور اگنی ہوترا جیسے اعمال اسی نظامِ وقت کے مطابق ادا کیے جاتے ہیں۔(Śatapatha Brāhmaṇa، کانڈ2)

۳۔ بَارْہَسپتیَ سانوتسر (बार्हस्पत्य संवत्सर)

یہ سانوتسر برہسپتی (Jupiter) کی حرکت پر مبنی ہے اور خاص طور پر یاترا، تیرتھ یاترا اور مذہبی اسفار کے تعین میں استعمال ہوتا ہے۔ کمبھ میلہ، گوداوری اور دوارکا جیسی یاترائیں اسی نظام کے تحت مقرر کی جاتی ہیں۔

(History of Dharmaśāstra، جلد4، ص325-335)

۴۔ چاندر سانوتسر (चान्द्र संवत्सर)

یہ چاند کی گردش پر مبنی ہوتا ہے اور ہندو مذہب میں اکثر مذہبی اعمال، تیوہار، ورت اور روزمرہ کے سنکلپ اسی کے مطابق انجام دیے جاتے ہیں۔ شُکل اور کرشن پکش کی بنیاد پر مہینوں کی تقسیم اسی نظام کا حصہ ہے۔(Manu Smriti، ادھیائے1، شلوک65-68)

۵۔ نَاکشتر سانوتسر (नाक्षत्र संवत्सर)

یہ نظام چاند کے 27 نکچھتروں (ستاروں کے جھرمٹ) کے چکر پر مبنی ہے (تقریباً 3.27 دن کا مہینہ)۔ اس کا استعمال عمر، آیوشیہ، شادی، سنسکار اور زندگی کے اہم فیصلوں کے لیے کیا جاتا ہے۔ جنم کنڈلی اور مہورت کا دارومدار اسی سانوتسر پر ہوتا ہے۔

(تیتریہ سمہتا (کرشن یجروید کی شاخ؛ مترجم اے۔ بی۔ کیتھ، جلد دوم، 1914ء)؛ برہت جاتک (وراہمہر؛ موتی لال بنارسی داس، 1986ء، ادھیائے 31 اور 108)

یہ سال کا پہلا دن ہوتا ہے جو شُکل پکش سے شروع ہوتا ہے۔ پدم پران کے

مطابق اسی دن برہما نے کائنات اور زمین کی تخلیق کی، اسی وجہ سے اس دن برہما کی پوجا کی جاتی ہے۔ وشنو پران میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ دن پنچ مورتی ورت کہلاتا ہے۔

اس ورت میں اس دن سے لے کر پانچ دن تک بالترتیب اگنی (آگ)، سورَیہ (سورج)، سوم (چاند)، پرجاپتی (برہما) اور مہیشور (شیو) کی پوجا کی جاتی ہے۔

ان دیوتاؤں کو ایک منڈل میں قائم کر کے بالترتیب نیلے، سفید، لال، پیلے اور کالے پھولوں سے پوجا کی جاتی ہے، اور مخصوص اشیا سے ہون کیا جاتا ہے: اگنی کا تل سے، سورَیہ کا چاول سے، سوم کا جو سے، پرجاپتی کا گھی سے اور مہیشور کا سفید سرسوں سے ہون کرنا مقرر ہے۔ اس موقع پر سُوَرن دان (سونا دان کرنا) بڑی فضیلت رکھتا ہے، حتیٰ کہ برہما کی سونے کی مورتی بنا کر دان کرنے کا بھی ذکر ملتا ہے۔

اس دن برہمنوں کو کھانا کھلانا بھی ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اسی دن سے دیوی مندروں میں نو دن تک پوجا پاٹھ جاری رہتی ہے، ویشنو مندروں میں رامائن پاٹھ ہوتے ہیں، اور جنوبی ہند کے بعض مندروں میں دیوداسیوں کے عبادتی پروگرام بھی منعقد کیے جاتے ہیں۔ (پدم پران؛ وشنو پران؛ ہیمادری ورت، صفحات 409-420)

نوٹ: اسی جامع تصورِ وقت کی وجہ سے ہندو دھرم میں ہر مہینہ، ہر دن اور ہر گھڑی مذہبی معنی رکھتی ہے۔

تیوہار (त्योहार)

ہندو مذہب (سناتن دھرم) میں تیوہار (त्योहार) مذہبی، روحانی، سماجی اور ثقافتی زندگی کا نہایت اہم حصہ ہیں۔ ہندو عقیدے کے مطابق یہ تیوہار محض خوشی یا تفریح کے مواقع نہیں بلکہ دیوی دیوتاؤں کی عبادت، مذہبی عقائد کی تجدید، پُنّیہ (ثواب) کے حصول، گناہوں کے ازالے، خاندانی وسماجی یکجہتی اور دھرم کی حفاظت کا ذریعہ سمجھے جاتے ہیں۔

زیادہ تر تہوار ہندو قمری تقویم (پنچانگ) کے مطابق مخصوص تاریخ، نکشتر، مہینے یا

موسم میں منائے جاتے ہیں، جن کا تعلق کسی دیوتا، اوتار، تاریخی یا اساطیری واقعہ، یا قدرتی تبدیلی سے ہوتا ہے۔ ان مواقع پر ورت (روزہ)، پوجا، ہون، منتر جپ، دان، تیرتھ یاترا، بھجن، کتھا، جلوس اور مختلف مذہبی رسومات ادا کی جاتی ہیں۔ ہندو روایت کے مطابق ان اعمال سے انسان کو روحانی پاکیزگی، دیوی دیوتاؤں کی خوشنودی، دنیوی برکت اور بعض صورتوں میں موکش (نجات) حاصل ہونے کی امید ہوتی ہے۔

دھرم شاستروں اور پرانوں میں مختلف تہواروں کی ادائیگی، ان کے اوقات، فضائل اور مذہبی آداب کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

ہر تہوار کا ایک مخصوص مذہبی پس منظر اور مقصد ہوتا ہے؛ مثلاً رام نومی شری رام کی پیدائش، کرشن جنم اشٹمی شری کرشن کے اوتار، مہاشِو راتری بھگوان شِو کی عبادت، نوراتری دیوی شکتی کی پرستش، دیوالی روشنی اور لکشمی پوجا، جبکہ ہولی خیر و شر کی علامتی کشمکش اور بہار کی آمد سے وابستہ ہے۔

اس طرح ہندو مذہب میں تیوہار مذہبی عقائد، عبادات، اخلاقی تعلیمات، سماجی روابط اور ثقافتی روایات کو زندہ رکھنے کا ایک مؤثر ذریعہ سمجھے جاتے ہیں، اور نسل در نسل انہی کے ذریعے مذہبی شناخت اور روایات کو منتقل کیا جاتا ہے۔

یعنی تیوہار وہ مذہبی و سماجی دن ہوتے ہیں جو کسی دیوتا، اوتار، مقدس واقعہ یا موسمی تبدیلی کی خوشی میں اجتماعی طور پر منائے جاتے ہیں۔ ان میں پوجا، اُتسو، سماجی میل جول اور لوک منگل کا پہلو غالب ہوتا ہے۔

उत्सवाः लोकमङ्गलार्थं विधेयाः सततं बुधैः।

ترجمہ: دانا لوگ اُتسو (تیوہار) اس لیے مقرر کرتے ہیں کہ اس سے عوام کا بھلا اور سماجی خوشی حاصل ہو۔ (اسکند پران، کاشی کھنڈ، ادھیائے 58، شلوک 31)

सं गच्छध्वं सं वदध्वं सं वो मनांसि जानताम्।

समानो मन्त्रः समितिः समानी समानं मनः सह चित्तमेषाम्॥

ترجمہ: تم سب (تیوہاراوراجتماعات میں) ایک ساتھ چلو، ایک ساتھ بولو، تمہارے دل اور دماغ ایک ہوں، تمہاری سبھائیں (مذہبی مجالس) اورتمہارے خیالات سب کے لیے یکساں اورفلاحی ہوں۔

(رِگ وید، منڈل 10، سوکت 191، منتر 2 اور 3)

ہندومذہب میں تیوہار (تہوار) کا تصور

جب کوئی وَرْت انفرادی دائرے سے نکل کر اجتماعی اور سماجی شکل اختیار کر لیتا ہے تو وہ تیوہار کہلاتا ہے۔ تیوہار میں مذہبی عبادات کے ساتھ ساتھ خوشی، میل جول، رسومات، گیت، رقص اورعوامی اجتماعات شامل ہوجاتے ہیں۔ مثلاً: ہولی، دیوالی، دسہرہ وغیرہ ایسے مواقع ہیں جومخصوص مذہبی عقائد سے وابستہ ہونے کے باوجود سماجی تہذیب کا حصہ بن چکے ہیں۔

(R. C. Hazra, Studies in the Puranic Records on Hindu Rites and Customs, Page 236-242); (A. L. Basham, The Wonder That Was India, 321-328)

ہندودھرم کے اہم تیوہار

ہندودھرم کے اہم تیوہار درج ذیل ہیں:

دیوالی (दीवाली)، ہولی (होली)، رکشابندھن (रक्षाबंधन)، دسہرہ یا وجے دشمی (विजयादशमी/दशहरा)، کرواچوتھ (करवा चौथ)، نوراتری یا شاردیہ نوراتری (नवरात्रि/शारदीय नवरात्रि)، درگا پوجا (दुर्गा पूजा)، کالی پوجا (काली पूजा)، لکشمی پوجا (लक्ष्मी पूजा)، سرسوتی پوجا (सरस्वती पूजा)، مہاشِوراتری (महाशिवरात्रि)، جنم اشٹمی (जन्माष्टमी)، رام نومی (राम नवमी)، ہنومان جینتی (हनुमान जयंती)، گنیش چتُرتھی (गणेश चतुर्थी)، مکرسنکرانتی (मकर संक्रांति)، بسنت پنچمی (वसंत पंचमी)، کارتک پورنیما (कार्तिक पूर्णिमा)، لوہڑی (लोहड़ी)، گووردھن پوجا (गोवर्धन पूजा) اورناگ پنچمی (नाग पंचमी)۔

دیوالی (दीवाली)

دیوالی کا لغوی واصطلاحی مفہوم لفظ دیوالی سنسکرت کے لفظ ''دیپاولی'' (दीपावली) سے مأخوذ ہے، جس کے معنٰی ہیں دیپوں کی قطار یا چراغوں کی مالا۔لغوی اعتبار سے دیپ روشنی اورعلم کی علامت ہے، اس طرح دیوالی کا مفہوم ہے: اندھیرے پر روشنی کی فتح۔

اصطلاحی طور پر دیوالی ہندو دھرم کا ایک عظیم مذہبی وثقافتی تیوہار ہے، جو دھرم کی فتح، سچائی کی جیت، علم کی روشنی اور خیر وبرکت کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ یہ تیوہار محض ایک دن نہیں بلکہ پانچ روزہ مذہبی سلسلہ ہے، جس میں مختلف مذہبی وسماجی اقدار جلوہ گر ہوتی ہیں۔(امرکوش)

دیوالی کا تاریخی پس منظر

دیوالی برِّصغیر کا قدیم ترین اور ہمہ گیر تہوار ہے جس کی جڑیں ہندوستانی تہذیب، مذہب، معیشت اور سماجی زندگی میں نہایت گہری پیوست ہیں۔ اگرچہ موجودہ دور میں دیوالی کو عموماً ایک مذہبی یا ثقافتی تہوار کے طور پر دیکھا جاتا ہے، لیکن تاریخی تحقیق سے واضح ہوتا ہے کہ دیوالی ایک ارتقائی تہوار ہے جس نے مختلف ادوار میں مختلف معانی اور شکلیں اختیار کیں۔ اس کا پس منظر ویدک دور سے شروع ہوکر رامائن، پران، بدھ وجین عہد، کلاسیکی ہندور یاستوں اور قرونِ وسطیٰ تک پھیلا ہوا ہے۔

دیوالی ہندو دھرم کا ایک عظیم، قدیم اور ہمہ گیر تہوار ہے جو پورے ہندوستان اور برِّصغیر میں مذہبی، سماجی اور ثقافتی جوش وخروش کے ساتھ منایا جاتا ہے۔لفظ دیوالی سنسکرت کے لفظ دیپاولی سے مأخوذ ہے، جس کے معنی ہیں چراغوں کی قطار۔اس تہوار کا بنیادی تصور اندھیرے پر روشنی، برائی پر بھلائی اور جہالت پر علم کی فتح ہے۔دیوالی محض ایک دن کا جشن نہیں بلکہ کئی دنوں پر مشتمل ایک مذہبی وتہذیبی سلسلہ ہے۔

دیوالی کی اہمیت صرف مذہبی عقیدت تک محدود نہیں بلکہ اس کا تعلق ہندوستانی تہذیب کے تاریخی ارتقا سے بھی ہے۔قدیم زمانے میں یہ تہوار فصل کی کٹائی، نئے مالی سال

کے آغاز اور گھریلو خوشحالی سے وابستہ تھا۔ وقت کے ساتھ ساتھ دیوالی نے مختلف مذہبی روایتوں رامائن، کرشن بھکتی، لکشمی اُپاسنا کو اپنے اندر سمو لیا اور ایک مشترکہ تہذیبی تہوار کی شکل اختیار کر لی۔ اسی وجہ سے دیوالی کو ہندوستانی معاشرے کا آئینہ بھی کہا جاتا ہے۔

مذہبی اعتبار سے دیوالی کو بھگوان شری رام کی ایودھیا واپسی، بھگوان کرشن کے ہاتھوں نرکاسُر کے ودھ، اور دیوی لکشمی کے ظہور جیسے واقعات سے جوڑا جاتا ہے۔ ان تمام روایتوں میں ایک قدر مشترک ہے: دھرم کی فتح اور انسان کو اخلاقی زندگی کی دعوت۔ دیوالی کی رات لکشمی پوجا، دیپ دان اور دان خیرات کے ذریعے انسان کو پاکیزگی، سخاوت اور شکرگزاری کا درس دیا جاتا ہے۔

سماجی و ثقافتی سطح پر دیوالی باہمی محبت، رشتہ داری اور سماجی ہم آہنگی کا تہوار ہے۔ اس موقع پر لوگ ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں، غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہیں اور اختلافات کو بھلا کر نئے سرے سے تعلقات استوار کرتے ہیں۔ جدید دور میں بھی دیوالی اپنی روحانی اور اخلاقی معنویت کے ساتھ زندہ ہے اور انسان کو امید، روشنی اور مثبت طرزِ فکر کا پیغام دیتی ہے۔

دیوالی کا واقعہ

دیوالی کا سب سے معروف اور مستند واقعہ بھگوان شری رام کی ایودھیا واپسی سے وابستہ ہے۔ ہندو مذہبی روایت کے مطابق شری رام نے چودہ برس کی بن باس (جلاوطنی) مکمل کرنے کے بعد لنکا کے راجہ راون پر وجے حاصل کی اور کارتک ماہ کی اماوسیہ کو ایودھیا واپس آئے۔ اس موقع پر ایودھیا کے باشندوں نے خوشی کے اظہار کے طور پر اپنے گھروں، محلوں اور شاہراہوں کو دیپوں (چراغوں) سے سجا دیا، تاکہ رام، سیتا اور لکشمن کا شاندار استقبال کیا جا سکے۔ یہی واقعہ بعد میں دیپاولی (دیوالی) کے طور پر مشہور ہوا۔

یہ واقعہ والمی کی رامائن میں بالواسطہ طور پر ملتا ہے، جہاں رام کی واپسی پر ایودھیا

کی خوشی، جشن اور عوامی مسرت کا ذکر ہے۔ اگرچہ رامائن میں لفظ ''دیوالی'' صراحت کے ساتھ نہیں آیا، لیکن دیپ جلانے اور جشن منانے کی روایت نے بعد کے زمانے میں دیوالی کی صورت اختیار کی۔ اس واقعے نے دیوالی کو دھرم کی فتح، سچائی کی جیت اور راج دھرم کی بحالی کی علامت بنا دیا۔

پورانک ادب میں اس واقعے کو مزید وسعت دی گئی ہے۔ پدم پران اور اسکاند پران میں کارتک اماوسیہ کی رات دیپ دان اور جشن کو نہایت پُنّیہ کرم قرار دیا گیا ہے، جسے رام کی ایودھیا واپسی سے جوڑا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے دیوالی کو صرف ایک تاریخی واقعہ نہیں بلکہ ایک اخلاقی و روحانی علامت سمجھا جاتا ہے۔

اس طرح دیوالی کا یہ واقعہ اس بنیادی پیغام کو اجاگر کرتا ہے کہ بالآخر دھرم کی فتح ہوتی ہے، برائی کا خاتمہ ہوتا ہے اور روشنی اندھیرے پر غالب آتی ہے۔ اسی پیغام کی یاد میں ہر سال دیوالی منائی جاتی ہے، تاکہ انسان اپنی ذاتی اور سماجی زندگی میں بھی رام کے آدرشوں سچائی، ضبطِ نفس اور انصاف کو اپنائے۔ (والمی کی رامائن ایودھیا کانڈ)

رامائن میں دیوالی کا ذکر براہِ راست لفظ ''دیوالی'' کے طور پر نہیں، بلکہ دیپ جلانے کے واقعے کی صورت میں ملتا ہے۔ ایودھیا کانڈ کے مطابق جب بھگوان شری رام چودہ برس کی جلاوطنی اور راون پر فتح کے بعد ایودھیا واپس آئے تو شہریوں نے خوشی میں دیپ مالا سے پوری ایودھیا کو روشن کیا۔ بعد کی روایت میں یہی واقعہ دیوالی کی بنیاد بنا۔ (والمی کی رامائن)

پدم پران میں دیوالی کا ذکر کارتک ماہ، دیپ دان اور لکشمی پوجا کے سیاق میں واضح طور پر ملتا ہے۔ کارتک مہاتمیہ میں کہا گیا ہے کہ کارتک اماوسیہ کی رات گھروں میں دیپ جلانے سے لکشمی دیوی خوش ہوتی ہیں اور گھریلو خوشحالی عطا کرتی ہیں۔

(پدم پران، کارتک مہاتمیہ (فضیلت)، ادھیائے 7-12)

اسکند پران میں دیوالی کو دیپ دان مہاپُنّیہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق کارتک اماوسیہ کی رات دیپ جلانا پِترُ ترپتی، پاپ نِوارن اور سوَرگ پھل کا ذریعہ

ہے۔اس پران میں دیوالی کو عوامی اور سماجی تہوار کے طور پر بھی تسلیم کیا گیا ہے۔
(اسکند پران، کارتک مہاتمیہ، ادھیائے 1-10)

بھاگوت پران میں دیوالی کو بھگوان کرشن کے ہاتھوں نرکاسُر کے ودھ سے جوڑا گیا ہے۔کرشن کی اس جیت کے بعد لوگوں نے خوشی میں دیپ جلائے، جسے بعد میں دیوالی کی روایت سے وابستہ کیا گیا۔(بھاگوت پران، اسکندھ 10، ادھیائے 59)

وشنو پران میں دیوالی کا تعلق دیوی لکشمی سے جوڑا گیا ہے۔اس کے مطابق کارتک اماوسیہ لکشمی کی خاص تاریخ ہے اور اس دن دیپ جلانا، صفائی اور پوجا کرنا خوشحالی کا سبب بنتا ہے۔(وشنو پران، پُرو بھاگ، ادھیائے 9)

دیوالی کے مختلف دن اور ان کی معنویت

دیوالی دراصل ایک دن کا تہوار نہیں بلکہ پانچ روزہ مذہبی و تہذیبی سلسلہ ہے، جو کارتک ماہ کی کرشن تریودشی سے شروع ہو کر شکلا دویتیا تک جاری رہتا ہے۔ ہر دن کا اپنا الگ مفہوم، رسم اور پیغام ہے۔

دھن تیرس:

(کارتک کرشن تریودشی) دھن تیرس دیوالی کا پہلا دن ہے، جو دھنونتری (دیوتاؤں کے طبیب) اور دولت و صحت سے منسوب ہے۔ اس دن نئے برتن، سونا یا ضروری اشیا خریدنا شُبھ مانا جاتا ہے۔ مذہبی طور پر یہ دن صحت، شفا اور معاشی استحکام کی دعا کا دن ہے۔اس کا تعلق سمندر منتھن اور دھنونتری کے ظہور سے بھی جوڑا جاتا ہے۔

معنویت: صحت اور دولت دونوں زندگی کے بنیادی ستون ہیں؛ دھن تیرس ان دونوں میں توازن کی علامت ہے۔(اسکند پران، کارتک مہاتمیہ، ادھیائے 6-9)

نرک چتردشی (چھوٹی دیوالی):

یہ دن بھگوان کرشن کے ہاتھوں نرکاسُر کے ودھ کی یاد میں منایا جاتا ہے۔اس

موقع پر صبح سویرے اسنان، تیل لگانا اور دیپ جلانا روایت ہے۔ بعض علاقوں میں اسے ''چھوٹی دیوالی'' بھی کہا جاتا ہے۔

معنویت: یہ دن ظلم، جبر اور برائی کے خاتمے کی علامت ہے اور انسان کو اخلاقی بیداری کا پیغام دیتا ہے۔ (بھاگوت پران، اسکندھ 10، ادھیائے 59)

لکشمی پوجا (کارتک اماوسیہ):

اصل دیوالی دیوالی کا مرکزی دن کارتک اماوسیہ ہے، جسے عام طور پر ''دیوالی'' کہا جاتا ہے۔ اس رات دیوی لکشمی اور گنیش جی کی پوجا کی جاتی ہے۔ گھروں کی صفائی، دیپ جلانا اور دان خیرات اس دن کا خاص عمل ہے۔

معنویت: یہ دن صرف دولت کے حصول کا نہیں بلکہ پاکیزہ دولت، ایمانداری اور شکرگزاری کی علامت ہے۔ اندھیرے میں دیپ جلانا امید اور روشنی کی فتح کو ظاہر کرتا ہے۔ (پدم پرانک، کارتک مہاتمیہ، ادھیائے 7-12)

گووردھن پوجا (انّکوٹ):

دیوالی کے اگلے دن گووردھن پوجا منائی جاتی ہے، جو بھگوان کرشن کی لیلا سے وابستہ ہے، جب انہوں نے اندرا کے غرور کو توڑنے کے لیے گووردھن پہاڑ اٹھایا۔ اس دن انّکوٹ (اناج کا پہاڑ) چڑھایا جاتا ہے۔

معنویت: یہ دن فطرت کے احترام، انکسار اور اجتماعی بھلائی کا پیغام دیتا ہے، اور یہ سکھاتا ہے کہ غرور کا انجام شکست ہے۔ (بھاگوت پران، اسکندھ 10، ادھیائے 24، 25)

بھائی دوج (کارتک شکلا دویتیا):

دیوالی کا آخری دن بھائی دوج ہے، جو بہن بھائی کے رشتے کی تجدید کا دن ہے۔ بہن بھائی کی لمبی عمر کی دعا کرتی ہے اور بھائی اس کی حفاظت کا وعدہ کرتا ہے۔

معنویت: یہ دن خاندانی رشتوں، محبت اور سماجی ذمہ داری کی علامت

ہے، جو دیوالی کو صرف مذہبی نہیں بلکہ خاندانی تہوار بھی بناتا ہے۔

(بھوشیہ پرانبرہم پروا، ادھیائے133-135)

دیوالی کی رسومات اور عبادات

دیوالی کی رسومات اور عبادات ہندو دھرم میں بیرونی صفائی کے ساتھ اندرونی تطہیر کی علامت سمجھی جاتی ہیں۔ اس تیوہار سے قبل گھروں، دکانوں اور عبادت گاہوں کی صفائی کی جاتی ہے، جسے شاستری روایت میں باہیہ اور آنترک شُدھی کہا گیا ہے۔ اس عمل کا مقصد صرف ظاہری پاکیزگی نہیں بلکہ دل و دماغ کو حسد، لالچ اور منفی خیالات سے پاک کرنا ہے۔ پرانوں کے مطابق دیوی لکشمی پاکیزہ اور منظم استھان میں وِچرن کرتی ہیں، اسی لیے صفائی کو دیوالی کی بنیادی رسم قرار دیا گیا ہے۔

دیوالی کی سب سے نمایاں عبادت دیپ دان ہے۔ کارتک اماوسیہ کی رات گھروں، مندروں، گلیوں اور دروازوں پر چراغ جلائے جاتے ہیں۔ اسکانْد پران اور پدم پران میں دیپ دان کو مہاپُنیہ کرم کہا گیا ہے، جو پاپ نِوارن اور آتماک اُجالا عطا کرتا ہے۔ دیپ کی روشنی علامتی طور پر یہ پیغام دیتی ہے کہ جہالت کا اندھیرا علم کی روشنی سے دور ہوتا ہے۔ اسی لیے دیپ دان کو دیوالی کا مرکزی مذہبی عمل مانا جاتا ہے۔

دیوالی کی رات لکشمی پوجا سب سے اہم عبادت ہے۔ اس پوجا میں دیوی لکشمی کے ساتھ گنیش جی کی عبادت بھی کی جاتی ہے، تاکہ دولت کے ساتھ بدھّی اور وِویک بھی قائم رہے۔ پوجا میں شری سوکت، لکشمی اشٹک، وشنو سہسر نام یا سادہ منتر پڑھے جاتے ہیں۔ شاستری نقطۂ نظر سے یہ پوجا دولت کے حصول سے زیادہ پاکیزہ، ایماندار اور دھرمک ذریعۂ معاش کی دعا ہے۔ اسی موقع پر حساب کی نئی کتابیں (بہی کھاتا) کھولنا بھی ایک رائج روایت ہے، جو معاشی شفافیت کی علامت ہے۔

دیوالی کی عبادات میں دان اور خیرات کو خاص مقام حاصل ہے۔ اناج، کپڑا،

تیل، رقم یا مٹھائی کا دان غریبوں، برہمنوں اور ضرورت مندوں کو دیا جاتا ہے۔ دھرم شاستروں کے مطابق دیوالی پر کیا گیا دان کئی گنا پُنیہ دیتا ہے، کیونکہ یہ دن شکر گزاری اور سماجی ذمہ داری کا دن ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بزرگوں کا آشیرواد لینا، مہمان نوازی، مٹھائیوں کی تقسیم اور آپسی اختلافات کو ختم کرنا بھی دیوالی کی اخلاقی عبادات میں شامل ہے۔

یوں دیوالی کی رسومات اور عبادات محض مذہبی اعمال نہیں بلکہ اخلاقی تربیت، سماجی ہم آہنگی اور روحانی بیداری کا مکمل نظام ہیں۔ یہ انسان کو یاد دلاتی ہیں کہ سچی دیوالی صرف چراغ جلانے میں نہیں بلکہ دلوں کو روشن کرنے میں ہے۔

(پدم پران، کارتک مہاتمیہ، ادھیائے 7–12)(اسکاند پران، کارتک مہاتمیہ، ادھیائے 1–10)

ہولی (होली)

ہولی ہندو دھرم کا ایک قدیم اور مقبول تہوار ہے جو ہر سال پھاگن کے مہینے میں پورنیما کے موقع پر منایا جاتا ہے۔ یہ تہوار خاص طور پر رنگوں، خوشی اور باہمی محبت کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ ہولی کو عام طور پر ''رنگوں کا تہوار'' کہا جاتا ہے، جس میں لوگ ایک دوسرے پر رنگ اور گلال ڈال کر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ تہوار سردیوں کے اختتام اور بہار کے آغاز کی خوش خبری بھی دیتا ہے۔

ہولی کا مذہبی اور ثقافتی پہلو بھی بہت اہم ہے۔ اس تہوار کو شری کرشن اور رادھا سے منسوب کیا جاتا ہے، خاص طور پر متھرا اور ورنداون میں ہولی بڑی عقیدت اور جوش و خروش سے منائی جاتی ہے۔ یہاں ہولی صرف رنگوں کا کھیل نہیں بلکہ بھکتی، راس لیلا اور لوک گیتوں کے ساتھ منائی جاتی ہے۔ مجموعی طور پر ہولی صرف ایک مذہبی تہوار نہیں بلکہ سماجی ہم آہنگی، بھائی چارے اور محبت کا پیغام دینے والا تہوار ہے۔ یہ انسان کو سکھاتا ہے کہ نفرت، تعصب اور دشمنی کو چھوڑ کر خوشی، مساوات اور انسانیت کو اپنایا جائے۔ اسی لیے ہولی کو ہندوستانی تہذیب اور ثقافت کا ایک روشن اور رنگین پہلو کہا جاتا ہے۔

ہولی کا تاریخی پس منظر

ہولی کا تاریخی پس منظر قدیم ہندوستانی مذہبی متون، اساطیر اور سماجی روایات سے جڑا ہوا ہے۔ اس تہوار کا سب سے قدیم اور معروف حوالہ وشنو پران اور بھگوت پران میں ملتا ہے، جہاں پر ہلاد (प्रह्लाद) اور ہولیکا (होलिका) کی کہانی بیان کی گئی ہے۔ اس روایت کے مطابق راکشس راجا ہیرنیکشیپو (हिरण्यकशिपु) نے اپنے بیٹے پر ہلاد کو بھگوان وشنو کی عبادت سے روکنے کی کوشش کی، مگر ہر بار ناکام رہا۔ آخر کار ہولیکا، جسے آگ میں نہ جلنے کا وردان حاصل تھا، پر ہلاد کو لے کر آگ میں بیٹھی، لیکن الٰہی طاقت سے پر ہلاد محفوظ رہا اور ہولیکا جل گئی۔ اسی واقعے کی یاد میں ہولیکا دہن کی رسم ادا کی جاتی ہے، جو برائی پر نیکی کی فتح کی علامت ہے۔ (وشنو پران، بھاگ 1؛ بھگوت پران، اسکندھ 7)

ہولی کا ایک اہم تاریخی و مذہبی پس منظر شری کرشن اور رادھا سے بھی جڑا ہوا ہے۔ بھگوت پران اور ہری ونش پران کے مطابق شری کرشن نے ورنداون میں گوال بالوں اور گوالنوں کے ساتھ رنگوں کی ہولی کھیلی، جو بعد میں ایک عوامی تہوار کی صورت اختیار کر گئی۔ متھرا اور ورنداون میں منائی جانے والی ہولی اسی کرشن بھکتی روایت کا تسلسل ہے۔
(بھگوت پران، اسکندھ 10؛ ہری ونش پران، وشنو پرو)

تاریخی اعتبار سے ہولی صرف ایک مذہبی رسم نہیں رہی بلکہ قدیم ہندوستان کی زرعی تہذیب سے بھی اس کا تعلق ہے۔ موسمِ بہار کی آمد، نئی فصل کی خوشی اور قدرتی رنگوں کے استعمال نے اسے عوامی تہوار بنا دیا۔ گپت دور (چوتھی تا چھٹی صدی عیسوی) کے کتبوں اور سنسکرت ادب میں ''ہولیکا'' اور ''واسنتیکا'' جیسے تہواروں کے اشارے ملتے ہیں، جو اس بات کی دلیل ہیں کہ ہولی اس دور میں بھی مقبول تھی۔
(اے۔ ایل۔ بشم، The Wonder That Was India، باب9)

قرونِ وسطیٰ میں ہولی کو بھکتی تحریک نے مزید فروغ دیا۔ سنتوں اور شعرا جیسے

ودیا پتی، سورداس اور کبیر کے کلام میں ہولی کا ذکر ملتا ہے، جہاں یہ تہوار روحانی سرشاری، مساوات اور سماجی میل جول کی علامت کے طور پر سامنے آتا ہے۔ مغلیہ دور میں بھی ہولی شاہی دربار اور عوام دونوں میں منائی جاتی رہی، جس سے اس کی سماجی قبولیت ظاہر ہوتی ہے۔
(رمیش چندر دت، History of Civilization in Ancient India، جلد2)

اس طرح ہولی کا تاریخی پس منظر اساطیر، مذہب، زراعت اور سماجی تاریخ کا حسین امتزاج ہے۔ یہ تہوار قدیم متون سے لے کر جدید دور تک برائی پر نیکی کی فتح، محبت، مساوات اور اجتماعی خوشی کا پیغام دیتا چلا آ رہا ہے، جو اس کی تاریخی اہمیت کو مزید واضح کرتا ہے۔

ہولی کا اصل اور مستند واقعہ ہندو مذہبی کتب خصوصاً وشنو پران اور بھگوت پران میں بیان ہوا ہے۔ ان متون کے مطابق قدیم زمانے میں راکشس راجا ہیرنیکشیپو نے سخت تپسیا کے بعد برہما سے ایسا وردان حاصل کیا کہ وہ نہ دن میں مارا جائے گا، نہ رات میں، نہ اندر، نہ باہر، نہ انسان کے ذریعے اور نہ ہی جانور کے ذریعے۔ اس وردان کے غرور میں اس نے خود کو بھگوان کہلوانا شروع کر دیا اور بھگوان وشنو کی عبادت پر پابندی لگا دی۔

ہیرنیکشیپو (हिरण्यकशिपु) کا بیٹا پرہلاد بچپن ہی سے وشنو بھگوان کا سچا بھکت تھا۔ وہ ہر حال میں نارائن کا نام لیتا اور اپنے والد کے حکم کے باوجود بھکتی ترک نہ کرتا۔ اس نافرمانی پر ہیرنیکشیپو (हिरण्यकशिपु) نے پرہلاد کو قتل کرنے کے کئی طریقے آزمائے، جیسے زہر دلوانا، اونچے پہاڑ سے گرانا اور سانپوں کے حوالے کرنا، مگر ہر مرتبہ الٰہی حفاظت سے پرہلاد بچ گیا۔ یہ تمام واقعات بھگوت پران کے ساتویں اسکندھ میں تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔

ہولیکا اور پرہلاد کا واقعہ

آخرکار ہیرنیکشیپو (हिरण्यकशिपु) نے اپنی بہن ہولیکا کی مدد لی، جسے یہ وردان حاصل تھا کہ وہ آگ میں نہیں جل سکتی۔ منصوبہ یہ بنایا گیا کہ ہولیکا پرہلاد کو گود میں بٹھا کر جلتی آگ میں بیٹھے گی تاکہ پرہلاد جل جائے، لیکن جب آگ بھڑکائی گئی تو الٰہی کرپا سے

پرہلاد مکمل طور پر محفوظ رہا اور ہولیکا خود جل کر راکھ ہوگئی۔ اسی واقعے کو "ہولیکا دہن" کہا جاتا ہے، جو برائی کے خاتمے اور نیکی کی فتح کی علامت ہے۔
(بھگوت پران، اسکندھ 7، ادھیائے 5-8؛ وشنو پران، انش 1)

اس واقعے کے بعد بھی ہیرنیکشیپو نے غرور ترک نہ کیا، تو بھگوان وشنو نے نرسمھ اوتار اختیار کیا جو نہ مکمل انسان تھا اور نہ جانور۔ شام کے وقت، محل کی دہلیز پر، نرسمھ نے ہیرنیکشیپو (हिरण्यकशिपु) کو مار کر اس کے وردان کی تمام شرطوں کو پورا کیا اور دھرم کی حفاظت کی۔ اس طرح پرہلاد کی سچی بھکتی سچ ثابت ہوئی اور دنیا کو یہ پیغام ملا کہ ظلم، غرور اور اَدھرم آخرکار خود اپنے انجام کو پہنچتے ہیں۔ (بھگوت پران، اسکندھ 7، ادھیائے 8-9)

اسی مستند مذہبی واقعے کی یاد میں ہر سال ہولی سے ایک دن پہلے ہولیکا دہن کیا جاتا ہے، تاکہ یہ سبق تازہ رہے کہ سچائی اور بھکتی ہمیشہ محفوظ رہتی ہے اور برائی خواہ کتنی ہی طاقتور کیوں نہ ہو، آخرکار جل کر ختم ہو جاتی ہے۔

بھگوت پران میں پرہلاد کی بھکتی کو یوں بیان کیا گیا ہے:

नारायणपराः सर्वे
न कुतश्चन बिभ्यति ।
स्वर्गापवर्गनरकेषु
अपि तुल्यार्थदर्शिनः ॥

ترجمہ: نارائن کے بھکت کسی سے نہیں ڈرتے، ان کے نزدیک جنت، نجات اور جہنم سب برابر ہیں، کیونکہ وہ ہر حال میں بھگوان پر ہی نظر رکھتے ہیں۔
(بھگوت پران، اسکندھ 6، ادھیائے 17، شلوک 28)

ہولیکا دہن (برائی پر نیکی کی فتح)

भक्तानां नाशनाय च
दुष्टानां विनाशाय च ।
धर्मसंस्थापनार्थाय

सम्भवामि युगे युगे ॥

ترجمہ: نیک لوگوں (بھکتوں) کی حفاظت کے لیے، بدکاروں (ظالموں) کے خاتمے کے لیے اور دھرم (حق اور سچائی) کو دوبارہ قائم کرنے کے لیے، میں ہر یگ (دور) میں اوتار لیتا ہوں (ظاہر ہوتا ہوں)۔ (شریمد بھگود گیتا، ادھیائے 4، شلوک 8)

تشریح: یہ شلوک ہولیکا دہن کے مفہوم کو واضح کرتا ہے کہ بھگوان ہمیشہ نیکی کی حفاظت کرتا ہے۔

شری کرشن اور رنگوں کی ہولی

ततो हसन्तो रेमिरे
गोप्यः कृष्णश्च तैः सह ।
रंगैः परस्परं क्षिप्तैः
श्रृङ्गाररससंयुताः ॥

ترجمہ: پھر گوپیاں اور شری کرشن ہنستے کھیلتے ایک دوسرے پر رنگ ڈالنے لگے، اور اس کھیل میں محبت اور خوشی کا رس بھر گیا۔

(شریمد بھاگوت مہاپران، اسکندھ 10، ادھیائے 33، شلوک 13)

تشریح: یہ شلوک ورنداون کی ہولی کو بیان کرتا ہے، جہاں ہولی محض کھیل نہیں بلکہ بھکتی اور محبت کا اظہار ہے۔

ہولی کی رسومات اور عبادت

ہولی کی رسومات درج ذیل ہیں:

ا۔ ہولیکا دہن: رسم اور مذہبی مفہوم

ہولی سے ایک دن قبل پھاگن ماہ کی پورنیما کی شام ہولیکا دہن کی رسم ادا کی جاتی ہے۔ اس میں لکڑیوں، گوبر کے اُپلوں اور سوکھی ٹہنیوں سے الاؤ جلایا جاتا ہے۔ یہ رسم اساطیری واقعۂ پرہلاد و ہولیکا کی یاد دلاتی ہے، جہاں سچی بھکتی کی حفاظت اور برائی کی

ہلاکت کا پیغام دیا گیا ہے۔لوگ الاؤ کے گرد طواف (پرکرمہ) کرتے ہیں اور ناریل، اناج اور تل چڑھا کر یہ عہد کرتے ہیں کہ وہ برے اعمال ترک کریں گے۔(وشنو پران،انش 1؛ بھگوت پران،اسکندھ 7)

۲۔ہولیکا دہن کی پوجا ودھی

ہولیکا دہن سے قبل مختصر مگر بامعنی پوجا کی جاتی ہے۔ اس میں اگنی دیوتا کی استوتی، ہولیکا کی علامتی پوجا اور پرہلاد کی سلامتی کی یاد شامل ہوتی ہے۔بعض علاقوں میں الاؤ کی راکھ کو متبرک سمجھ کر گھروں میں رکھا جاتا ہے، جسے بیماری اور نحوست سے بچاؤ کی علامت مانا جاتا ہے۔ یہ رسومات بہار کے موسمی تہوار ''واسنتیکا'' سے بھی جڑی سمجھی جاتی ہیں۔(نارد پران (واسنتیکا تہوار کے اشارات)

۳۔رنگوں کی ہولی

اگلے دن رنگوں کی ہولی منائی جاتی ہے،اس دن رنگ'ابیر' گلال کو ایک دوسرے کو بطور اظہار محبت لگاتے ہیں۔۔اس رسم کا مقصد سماجی تفریق کو مٹانا، پرانی دشمنیوں کو ختم کرنا اور باہمی محبت کو فروغ دینا ہے۔ مذہبی اعتبار سے یہ روایت شری کرشن کی ورنداون لیلاؤں سے منسوب ہے، جہاں انہوں نے گوپیوں اور گوال بالوں کے ساتھ رنگ کھیلے۔(بھگوت پران،اسکندھ 10؛ہری ونش پران)

۴۔مندر کی رسومات اور کرشن بھکتی

متھرا، ورنداون اور برج کے علاقوں میں ہولی مذہبی جوش وعقیدت کے ساتھ منائی جاتی ہے۔مندروں میں شری کرشن اور رادھا کی مورتیوں پر گلال چڑھایا جاتا ہے، کیرتن، بھجن اور راس لیلا کا اہتمام ہوتا ہے۔بعض مقامات پر مقامی روایات جیسے ''لٹھ مار ہولی'' بھی ادا کی جاتی ہیں، جو بھکتی اور لوک ثقافت کا حسین امتزاج ہیں۔(بھگوت پران،اسکندھ 10)

۵۔گھریلو عبادت، دان اور صفائی

ہولی کے موقع پر گھروں کی صفائی، دیے جلانا اور بھگوان کی مختصر پوجا (خصوصاً کرشن یا لکشمی-نارائن) کی جاتی ہے۔اس دن دان وخیرات، اناج، کپڑے اور کھانا دینا نیکی سمجھا جاتا ہے۔یہ عمل شکر گزاری، سماجی ذمہ داری اور خیر سگالی کی علامت ہے۔

۶۔تہوار کے پکوان اور ضیافت

ہولی پر گجیا، مالپوآ، دہی بڑے اور دیگر مٹھائیاں تیار کی جاتی ہیں۔یہ ضیافت نہ صرف خوشی کے اظہار بلکہ سماجی میل جول اور مہمان نوازی کی روایت کو بھی مضبوط کرتی ہے۔قدیم زرعی معاشرے میں نئی فصل کی خوشی کا اظہار بھی انہی رسومات کا حصہ تھا۔

خلاصہ: ہولی کا بنیادی مقصد ہندو مذہبی روایت کے مطابق نیکی کی برائی پر فتح اور دھرم کی بالادستی کا اعلان کرنا ہے۔اس تہوار کی اصل بنیاد پر ہلاد اور ہولیکا کے واقعے سے جڑی ہے، جس میں یہ پیغام دیا گیا کہ سچی بھکتی، حق اور سچائی کو کوئی طاقت ختم نہیں کر سکتی، جبکہ ظلم، غرور اور اَدھرم بالآخر خود ہی فنا ہو جاتے ہیں۔اسی تصور کی علامت کے طور پر ہولی سے پہلے ہولیکا دہن کیا جاتا ہے، تاکہ انسان اپنی برائیوں، منفی جذبات اور غلط رویّوں کو علامتی طور پر جلا کر پاکیزگی اختیار کرے۔

ہولی کا دوسرا اہم مقصد سماجی ہم آہنگی اور باہمی میل جول کو فروغ دینا ہے۔رنگوں کی ہولی میں ذات پات، امیر غریب اور اونچ نیچ کے فرق مٹ جاتے ہیں اور سب ایک دوسرے کو رنگ لگا کر برابری اور بھائی چارے کا اظہار کرتے ہیں۔

یہ تہوار انسان کو سکھاتا ہے کہ وہ پرانی دشمنیوں اور رنجشوں کو بھلا کر نئے سرے سے تعلقات استوار کرے اور محبت و رواداری کو اپنائے۔اسی لیے ہولی کو سماجی اتحاد اور انسانی مساوات کا تہوار بھی کہا جاتا ہے۔

رکشا بندھن (रक्षाबंधन)

رکشا بندھن ہندو دھرم کا ایک اہم اور محبت بھرا تہوار ہے جو ساون (شراون) کے مہینے کی پورنیما کو منایا جاتا ہے۔ یہ تہوار بنیادی طور پر بہن اور بھائی کے مقدس رشتے کی علامت ہے۔ اس دن بہن اپنے بھائی کی کلائی پر راکھی باندھتی ہے اور اس کی لمبی عمر، خوش حالی اور سلامتی کی دعا کرتی ہے، جبکہ بھائی بہن کی حفاظت اور تعاون کا وعدہ کرتا ہے۔ اس طرح رکشا بندھن خاندانی رشتوں کو مضبوط بنانے کا ذریعہ بنتا ہے۔

رکشا بندھن کی مذہبی و تاریخی اہمیت بھی بیان کی جاتی ہے۔ ہندو روایات کے مطابق راکھی محض ایک دھاگا نہیں بلکہ تحفظ، اعتماد اور محبت کی علامت ہے۔ اس تہوار سے یہ پیغام ملتا ہے کہ معاشرے میں عورت کی عزت اور حفاظت ایک اخلاقی ذمہ داری ہے۔ قدیم زمانے میں راکھی باندھنے کا رواج صرف خونی رشتوں تک محدود نہیں تھا بلکہ سماجی اور سیاسی تعلقات میں بھی اسے تحفظ اور وفاداری کی علامت کے طور پر اپنایا جاتا تھا۔

سماجی اعتبار سے رکشا بندھن بھائی چارے، محبت اور باہمی احترام کا تہوار ہے۔ اس دن خاندان اکٹھا ہوتا ہے، مٹھائیاں تقسیم کی جاتی ہیں اور خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ رکشا بندھن یہ سبق دیتا ہے کہ رشتے صرف حقوق پر نہیں بلکہ ذمہ داریوں، ایثار اور خلوص پر قائم رہتے ہیں۔ اسی وجہ سے یہ تہوار آج بھی ہندوستانی تہذیب میں محبت اور اخلاقی اقدار کی ایک خوبصورت مثال سمجھا جاتا ہے۔

رکشا بندھن کا تاریخی پس منظر

رکشا بندھن کا تاریخی پس منظر قدیم ہندو مذہبی متون، اساطیری روایات اور ہندوستانی تاریخ سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔ اس تہوار کا سب سے قدیم ذکر بھوشیہ پران میں ملتا ہے، جہاں رکشا سوتر یا رکشا بندھن کا تذکرہ ایک حفاظتی دھاگے کے طور پر کیا گیا ہے۔ اس پران کے مطابق ساون کی پورنیما کے دن پجاری یجمان کی کلائی پر رکشا سوتر باندھتا تھا

اور اس کے تحفظ، فتح اور خیر و برکت کی دعا کی جاتی تھی۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ رکشا بندھن ابتدا میں ایک مذہبی اور روحانی رسم تھی، جو بعد میں خاندانی اور سماجی تہوار کی شکل اختیار کر گئی۔ (بھوشیہ پران، اُتر پَر و، ادھیائے 137)

رکشا بندھن کا ایک انتہائی مقبول اساطیری حوالہ ہندوستانی لوک روایات اور عوامی کہانیوں میں ملتا ہے۔ ان روایات کے مطابق، جب دروپدی نے شری کرشن کی انگلی سے بہتا ہوا خون دیکھا تو اس نے فوراً اپنی ساڑی کا پلو پھاڑ کر ان کی انگلی پر باندھ دیا۔ شری کرشن نے اس عمل کو رکشا بندھن کے طور پر قبول کیا اور بعد میں چیر ہرن کے موقع پر دروپدی کی لاج رکھی۔ اگرچہ یہ واقعہ مہابھارت (سبھا پرو) اور بھگوت پران کے اصل سنسکرت متون میں درج نہیں ہے، لیکن یہ روایتی بیانیہ اس بات کی علامت بن چکا ہے کہ رکشا بندھن صرف بھائی بہن تک محدود نہیں بلکہ حفاظت، احسان اور ذمہ داری کے رشتے کا نام ہے۔

راجہ بلی اور دیوی لکشمی کی کہانی وشنو پران اور بھگوَت پران (اسکندھ 8، ادھیائے 24 کے بعد راجہ بلی کی کہانی) سے ماخوذ ہے، جہاں دیوی لکشمی نے راجہ بلی کو بھائی بنا کر رکشا سوتر باندھا تھا اور اپنے شوہر (بھگوان وشنو) کو پاتال لوک سے آزاد کرایا تھا۔

تاریخی دور میں رکشا بندھن کا ایک معروف واقعہ راجپوت ملکہ رانی کرناوتی اور مغل بادشاہ ہمایوں سے منسوب ہے۔ روایت کے مطابق جب چتوڑ پر حملے کا خطرہ ہوا تو رانی کرناوتی نے ہمایوں کو راکھی بھیج کر تحفظ کی درخواست کی، جسے ہمایوں نے قبول کیا اور مدد کے لیے روانہ ہوا۔ اگرچہ وہ بروقت نہ پہنچ سکا، لیکن اس واقعے سے واضح ہوتا ہے کہ رکشا بندھن سیاسی اور سماجی سطح پر بھی تحفظ اور اخلاقی ذمہ داری کی علامت بن چکا تھا۔

(جیمز ٹوڈ (James Tod)، Annals and Antiquities of Rajasthan؛ راجستھانی لوک روایات (Bardic chronicles) و تاریخی تواریخ)

یوں رکشا بندھن کا تاریخی پس منظر مذہبی رسم، اساطیری واقعہ اور تاریخی روایت تینوں کا حسین امتزاج ہے۔ قدیم پرانوں میں یہ ایک حفاظتی سوتر تھا، مہابھارت میں

اخلاقی ذمہ داری اور وفاداری کی علامت بنا، اور تاریخی دور میں اس نے سماجی و سیاسی رشتوں کو مضبوط کرنے کا کردار ادا کیا۔ اسی جامع تاریخی بنیاد کی وجہ سے رکشا بندھن آج بھی محبت، تحفظ اور اعتماد کا ایک زندہ تہذیبی نشان سمجھا جاتا ہے۔

رکشا بندھن کی رسومات اور منانے کا طریقہ

اس تہوار کی بنیادی رسم ساون (شراون) ماہ کی پورنیما کے دن ادا کی جاتی ہے۔ صبح کے وقت گھر کی صفائی کے بعد بہن پوجا کی تھالی تیار کرتی ہے، جس میں راکھی (رکشا سوتر)، روچن یا کُمکُم، چاول، دیپک اور مٹھائی شامل ہوتی ہے۔ یہ روایت اس تصور سے جڑی ہے کہ راکھی محض دھاگا نہیں بلکہ دعاؤں اور تحفظ کی علامت ہے۔

(بھوشیہ پران، اُتر پَرو، ادھیائے 137)

رکشا بندھن کی اصل رسم میں بہن بھائی کو آسن پر بٹھا کر اس کی پیشانی پر تلک لگاتی ہے، چاول چڑھاتی ہے اور اس کی کلائی پر راکھی باندھتی ہے۔ اس موقع پر وہ بھائی کی لمبی عمر، صحت اور کامیابی کی دعا کرتی ہے۔ جواباً بھائی بہن کو تحفہ دیتا ہے اور زندگی بھر اس کی حفاظت، عزت اور تعاون کا وعدہ کرتا ہے۔ یہ رسم اس اخلاقی عہد کی علامت ہے جس کا ذکر قدیم متون میں 'رکشا سوتر' کے طور پر ملتا ہے، جہاں اسے حفاظت اور خیر و برکت کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔

رکشا بندھن کے موقع پر بعض علاقوں میں مختصر پوجا بھی کی جاتی ہے، جس میں دیوتاؤں سے بھائی بہن دونوں کی سلامتی اور خوش حالی کی دعا کی جاتی ہے۔ اس دن برہمنوں اور ضرورت مندوں کو دان دینا، مٹھائیاں تقسیم کرنا اور خاندان کے بزرگوں سے آشیرواد لینا بھی مستحب سمجھا جاتا ہے۔ قدیم زمانے میں یہ رسم صرف خاندانی نہیں بلکہ سماجی نوعیت رکھتی تھی، جہاں پجاری راجا یا یجمان کی کلائی پر رکشا سوتر باندھ کر اس کی فتح اور تحفظ کی دعا کرتا تھا۔

اس طرح رکشا بندھن کی رسومات کا مجموعی مقصد صرف ایک تہوار منانا نہیں بلکہ محبت، اعتماد، تحفظ اور اخلاقی ذمہ داری کو زندہ رکھنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ تہوار آج بھی ہندو

معاشرے میں خاندانی رشتوں اور سماجی اقدار کی مضبوط بنیاد سمجھا جاتا ہے۔

دسہرہ (وِجے دشمی) (विजयादशमी/दशहरा)

دسہرہ (وِجے دشمی) ہندو دھرم کا ایک عظیم اور معنی خیز تہوار ہے جو اشوِن ماہ کی شُکل پکش کی دسویں تاریخ کو منایا جاتا ہے۔ یہ دن نیکی کی برائی پر فتح کی علامت سمجھا جاتا ہے۔شمالی ہند میں اس تہوار کو عموماً رامائن کی روایت سے جوڑا جاتا ہے، جہاں بھگوان رام کی راون پر جیت کی خوشی منائی جاتی ہے، جبکہ مشرقی ہند (خصوصاً بنگال) میں یہی دن درگا پوجا کے اختتام اور دیوی درگا کی مہیشا سُر پر فتح کے طور پر منایا جاتا ہے۔

دسہرہ کی مذہبی اساس دو بڑی روایات پر قائم ہے۔ ایک روایت کے مطابق بھگوان رام نے اس دن لنکا کے راجا راون کو شکست دی، جو اَدھرم، غرور اور ظلم کی علامت تھا۔اسی وجہ سے رام لیلا کے اختتام پر راون، کمبھ کرن اور میگھ ناد کے پتلے جلائے جاتے ہیں۔ دوسری روایت میں دیوی درگا نے نو راتوں کی جنگ کے بعد دسویں دن مہیشا سُر کا وِدھ کیا، جسے وِجے دشمی کہا جاتا ہے، یعنی فتح کا دن۔

سماجی اور اخلاقی اعتبار سے دسہرہ انسان کو یہ پیغام دیتا ہے کہ خواہ برائی کتنی ہی طاقتور کیوں نہ ہو، انجام کار سچائی، ضبطِ نفس اور دھرم کی ہی جیت ہوتی ہے۔ اس دن ہتھیاروں اور کتابوں کی پوجا (شستر پوجا/سَرَسوتی پوجا)، نئے کاموں کا آغاز، اور آپسی میل جول کو نیک شگون سمجھا جاتا ہے۔ یوں دسہرہ محض ایک مذہبی تہوار نہیں بلکہ اخلاقی تربیت، خود احتسابی اور سماجی ہم آہنگی کا عملی درس بھی ہے۔

دسہرہ (وِجے دشمی) کا مذہبی و تاریخی پس منظر

دسہرہ ہندو روایت میں نہایت قدیم اور مستند مانا جاتا ہے، جس کی بنیاد بنیادی طور پر دو عظیم مذہبی سلسلوں پر قائم ہے: ایک رام اور راون کی روایت، اور دوسری دیوی درگا اور

مہیشا سُر کی روایت۔ شمالی ہند میں دسہرہ کو بھگوان رام کی راون پر فتح کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جس کا تفصیلی بیان رامائن میں ملتا ہے۔ اس کے مطابق لنکا کے راجا راون نے سیتا کا ہرن کیا، جس کے بعد بھگوان رام نے دھرم کی بحالی کے لیے اس کے خلاف جنگ لڑی اور اشون ماہ کی دسویں تِتھی کو راون کا وِدھ کیا۔ اسی لیے اس دن کو "وِجے دشمی" یعنی فتح کا دن کہا جاتا ہے۔

धर्म एव हतो हन्ति
धर्मो रक्षति रक्षितः ।
तस्माद्धर्मो न हन्तव्यो
मा नो धर्मो हतोऽवधीत् ॥

ترجمہ: دھرم کو جو نقصان پہنچاتا ہے، دھرم اسے تباہ کر دیتا ہے، اور جو دھرم کی حفاظت کرتا ہے، دھرم اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اسی لیے دھرم کو کبھی نقصان نہیں پہنچانا چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ مجروح دھرم ہمیں ہی ہلاک کر دے۔

(منواسمرتی، ادھیائے 8، شلوک 15)

وضاحت: اگرچہ رامائن میں عملی طور پر بھگوان رام کے کردار کے ذریعے دھرم کی فتح دکھائی گئی ہے، مگر یہ مخصوص جملہ منوسمرتی کا نصیحت آموز شلوک ہے، جسے عمومی طور پر رامائن کے اخلاقی پیغام کے ساتھ جوڑ کر نقل کیا جاتا ہے۔

دوسری جانب مشرقی اور جنوبی ہند میں دسہرہ کا تعلق دیوی درگا کی مہیشا سُر پر فتح سے ہے، جس کا ذکر مارکنڈے پران کے مشہور حصے دیوی مہاتمیہ میں ملتا ہے۔ اس روایت کے مطابق دیوی درگا نے نوراتوں تک مہیشا سُر سے جنگ کی اور دسویں دن اس کا وِدھ کیا۔ یہی دن وِجے دشمی کہلاتا ہے اور نوراتوں کی پوجا کے بعد درگا پوجا کا اختتام اسی دن ہوتا ہے۔ دیوی مہاتمیہ میں دیوی کی فتح کو اس شلوک میں بیان کیا گیا ہے:

या देवी सर्वभूतेषु शक्तिरूपेण संस्थिता।
नमस्तस्यै नमस्तस्यै नमस्तस्यै नमो नमः॥

ترجمہ: وہ دیوی جو تمام مخلوقات میں طاقت کی صورت میں موجود ہے، اس

دیوی کو بار بار میرا نمسکار ہے۔ (مارکنڈے پران، دیوی مہاتمیہ، ادھیائے 5، شلوک 31-33)
تاریخی طور پر دیکھا جائے تو گپت اور بعد کے ادوار میں دسہرہ ایک عوامی تہوار کی شکل اختیار کر چکا تھا۔ قدیم ہندوستانی معاشرے میں اسے فوجی مہمات کے آغاز، ہتھیاروں کی پوجا (شستر پوجا) اور تعلیم وفنون کی تعظیم کے دن کے طور پر بھی منایا جاتا تھا، جس کے آثار بعد کی روایات اور درباری تواریخ میں ملتے ہیں۔

(The Wonder That Was India, Chapter 6 'Society' and Chapter 4)

اس طرح مذہبی اور تاریخی اعتبار سے دسہرہ ایک جامع تہوار ہے جو یہ پیغام دیتا ہے کہ اَدھرم، غرور اور ظلم خواہ کتنے ہی طاقتور کیوں نہ ہوں، آخر کار دھرم، سچائی اور عدل ہی غالب آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وجے دشمی ہندو تہذیب میں اخلاقی فتح، روحانی قوت اور سماجی اصلاح کی علامت کے طور پر منائی جاتی ہے۔

واقعہ

دسہرہ (وجے دشمی) کا مستند واقعہ ہندو مذہبی روایت میں نیکی (دھرم) کی برائی (اَدھرم) پر فیصلہ کن فتح کے طور پر بیان ہوا ہے، جس کی بنیاد دو بڑے مذہبی واقعات پر ہے۔ پہلا اور سب سے معروف واقعہ رامائن میں مذکور ہے۔ اس کے مطابق لنکا کے راجا راون نے سیتا کا ہرن کیا، جس کے بعد بھگوان رام نے دھرم کے قیام کے لیے اس کے خلاف جنگ لڑی۔ اشون ماہ کی شُکل پکش کی دسویں تاریخ کو، جو وجے دشمی کہلاتی ہے، بھگوان رام نے راون کا وِدھ کیا۔ اسی فتح کی یاد میں شمالی ہند میں راون، کمبھ کرن اور میگھ ناد کے پتلے جلائے جاتے ہیں۔ (والمیکی رامائن، یُدھ کانڈ، سرگ 108 اور 101)
رامائن میں رام کی اس فتح کو محض جنگی کامیابی نہیں بلکہ اخلاقی اور دینی فتح قرار دیا گیا ہے، کیونکہ رام نے ذاتی مفاد کے بجائے سماج میں دھرم، عدل اور سچائی کی بحالی کے لیے راون کا سامنا کیا۔ اسی پس منظر میں وجے دشمی کو ایسا دن مانا جاتا ہے جب دھرم نے

اَدھرم پر اپنی برتری ثابت کی اور ظلم وغرور کا خاتمہ ہوا۔

دسہرہ کا دوسرا مستند مذہبی واقعہ مارکنڈے پران کے مشہور حصے دیوی مہاتمیہ میں ملتا ہے۔ اس روایت کے مطابق دیوی درگا نے نو راتوں تک مہیشا سُر سے جنگ کی اور دسویں دن اس کا وِدھ کیا۔ اسی لیے نوراتوں کی پوجا (نوراتری) کے بعد دسویں دن کو وجے دشمی کہا جاتا ہے، یعنی فتح کا دن۔

دیوی مہاتمیہ میں دیوی کی فتح کو اس شلوک میں بیان کیا گیا ہے:

जयन्ती मङ्गला काली

भद्रकाली कपालिनी।

दुर्गा क्षमा शिवा धात्री

स्वाहा स्वधा नमोऽस्तु ते॥

ترجمہ: اے فتح عطا کرنے والی (جینتی)، سب کا بھلا کرنے والی (منگلا)، کالی، بھدرکالی، کپالینی، درگا، کشما (معافی کی مورت)، شیوا اور سب کی پرورش کرنے والی دھاتری دیوی! اے سواہا اور سودھا کی شکل میں پوجا قبول کرنے والی دیوی، تجھے میرا بار بار نمسکار ہے۔ (مارکنڈے پران، دیوی مہاتمیہ، ادھیائے 11 شلوک 2 'نارائنی سُوکتم')

دسہرہ (وجے دشمی) کی رسومات

دسہرہ ہندو مذہبی روایت میں نہایت منظم اور علامتی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ تہوار اشوِن ماہ کی شُکل پکش کی دسویں تاریخ کو منایا جاتا ہے اور اس کا بنیادی مقصد دھرم کی اَدھرم پر فتح کو یاد کرنا ہے۔ اس دن کی رسومات مختلف علاقوں میں قدرے مختلف ہیں، مگر ان کی مذہبی بنیاد یکساں ہے۔

دسہرہ کی سب سے نمایاں اور علامتی رسم راون دہن ہے، جو بالخصوص شمالی ہندوستان میں بڑے اہتمام سے ادا کی جاتی ہے۔ اس رسم کی بنیاد بھگوان رام کی راون پر فتح کے اس تاریخی و مذہبی واقعے پر ہے جو رامائن کے یُدھ کانڈ میں تفصیل سے بیان ہوا

ہے۔ رامائن کے مطابق لنکا کے راجا راون نے اپنے غرور، طاقت اور اَدھرم کے بل پر سیتا کا ہرن کیا، جس کے نتیجے میں بھگوان رام نے دھرم کے تحفظ اور عدل کے قیام کے لیے اس کے خلاف جنگ کی۔ طویل اور شدید جنگ کے بعد اشون ماہ کی شُکل پکش کی دسویں تِتھی کو رام نے راون کا وِدھ کیا، جسے دھرم کی اَدھرم پر فیصلہ کن فتح قرار دیا جاتا ہے۔

(والمیکی رامائن، یُدھ کانڈ، سرگ 108-111)

اسی واقعے کی یاد میں دسہرہ کے دن رام لیلا کا اختتام راون دہن پر ہوتا ہے۔ عوامی میدانوں میں راون، اس کے بھائی کمبھ کرن اور بیٹے میگھ ناد کے بڑے بڑے پتلے بنا کر جلائے جاتے ہیں۔ یہ تینوں کردار رامائن میں غرور، ظلم، طاقت کے غلط استعمال اور اَدھرم کی نمائندگی کرتے ہیں۔ پتلے جلانا دراصل اس بات کی علامت ہے کہ برائی خواہ کتنی ہی منظم اور طاقتور کیوں نہ ہو، آخر کار وہ خود ہی اپنے انجام کو پہنچتی ہے۔

(والمیکی رامائن، یُدھ کانڈ، سرگ 88 سے 92، سرگ 67، سرگ 108)

● دسہرہ کی ایک نہایت اہم اور باوقار مذہبی رسم شستر پوجا یا آیُدھ پوجا ہے، جو خصوصاً جنوبی، وسطی اور بعض مغربی علاقوں میں بڑے اہتمام سے ادا کی جاتی ہے۔ اس رسم میں ہتھیاروں، اوزاروں، کتابوں، قلم، گاڑیوں اور پیشہ ورانہ آلات کی پوجا کی جاتی ہے۔

اس کا بنیادی مقصد یہ اظہار ہے کہ طاقت (شکتی)، علم (ودیا) اور ہنر (کرم) سب مقدس امانتیں ہیں اور انہیں صرف دھرم، انصاف اور سماجی فلاح کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے، نہ کہ ظلم، ذاتی مفاد یا اَدھرم کے لیے۔ اسی وجہ سے دسہرہ کے دن نئے ہتھیار اٹھانا، نئی تعلیم یا کسی نئے کام کا آغاز شبھ مانا جاتا ہے۔

● اس رسم کی مذہبی و اخلاقی بنیاد راج دھرم کے اس تصور سے جڑی ہے جو مہابھارت میں تفصیل سے بیان ہوا ہے۔ مہابھارت کے مطابق راجا یا شاسک پر لازم ہے کہ وہ اپنی طاقت اور اسلحہ کو ذاتی غرور کے لیے نہیں بلکہ رعایا کے تحفظ اور دھرم کے قیام کے لیے استعمال کرے۔ خاص طور پر شانتِ پَرو اور انوشاسن پَرو میں بھیشم پِتاما مہاراج

یُدھشٹھِر کو راج دھرم، شستر کے صحیح استعمال اور جنگی اخلاقیات کی تعلیم دیتے ہیں۔ یہاں واضح کیا گیا ہے کہ ہتھیار اس وقت تک پوجنیے ہیں جب تک وہ دھرم کے ماتحت رہیں، ورنہ وہ تباہی کا سبب بن جاتے ہیں۔

● مہابھارت میں شستر پوجا کی علامتی مثال ارجن کے واقعے سے بھی ملتی ہے۔ اجنات واس کے دوران ارجن نے اپنے ہتھیار شمی درخت میں چھپا دیے تھے اور وجے دشمی کے دن ہی انہیں واپس حاصل کر کے دشمنوں پر فتح پائی۔ اسی واقعے کی یاد میں آج بھی کئی علاقوں میں شمی پوجا اور آیُدھ پوجا کی جاتی ہے، جو فتح، طاقت اور دھرم کے باہمی ربط کی علامت ہے۔ (مہابھارت، شانتِ پَرو، ادھیائے 56 سے 108 صوصاً 59)، (انوشاسن پَرو، ادھیائے 1 سے 16)

● مشرقی ہندوستان، خصوصاً بنگال میں دسہرہ کو درگا پوجا کے اختتام کے طور پر منایا جاتا ہے۔ نوراتوں کی پوجا کے بعد دسویں دن دیوی درگا کی مہیشاسُر پر فتح کی خوشی منائی جاتی ہے۔ اس موقع پر سندور کھیل، دیوی کی وِداعی اور جلوس نکالے جاتے ہیں۔ یہ روایت مارکنڈے پران کے حصے دیوی مہاتمیہ پر مبنی ہے، جہاں دیوی کی وجے (فتح) کا ذکر ملتا ہے۔ (مارکنڈے پران، دیوی مہاتمیہ، ادھیائے 11-13)

● گھریلو سطح پر دسہرہ (وجے دشمی) کے دن صفائی، دیپ جلانا، بھگوان رام یا دیوی درگا کی مختصر پوجا، بزرگوں سے آشیرواد لینا اور نئے کاموں کا آغاز شبھ اور منگل سمجھا جاتا ہے۔ ہندو روایت کے مطابق یہ دن اس لیے منتخب کیا گیا کہ وجے دشمی کو فتح، کامیابی اور نئے آغاز کی علامت مانا جاتا ہے۔

● اسی وجہ سے اس دن تعلیم کا آغاز (ودیارمبھ)، کاروباری حسابات کی تجدید (بہی کھاتہ)، ہتھیاروں و اوزاروں کی پوجا اور سماجی میل جول کو خاص اہمیت دی جاتی ہے۔ یہ تمام اعمال اس عقیدے پر مبنی ہیں کہ اس دن شروع کیا گیا کام کامیابی اور استحکام کی طرف لے جاتا ہے۔

اس تصور کی بنیاد بھوشیہ پران میں ملتی ہے، جہاں وجے دشمی کو سِدّھی پردا

(کامیابی دینے والا) دن کہا گیا ہے۔ بھوشیہ پران کے مطابق اشون ماہ کی دسویں تاریخ کو نیک اعمال، دان، پوجا اور نئے کام شروع کرنا خصوصاً مبارک سمجھا جاتا ہے، کیونکہ اس دن دیوی شکتی کی فتح کے اثرات قائم ہوتے ہیں اور منفی قوتیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ اسی لیے گھریلو پوجا، دیپ دان اور شبھ کاموں کی ابتدا کی ترغیب دی گئی ہے۔

(بھوشیہ پران، برہم پرو، اُتّر پَر، وِوجے دشمی مہاتمیہ)

اس طرح دسہرہ (وجے دشمی) کی رسومات اور منانے کا طریقہ انسان کو یہ عملی سبق دیتا ہے کہ طاقت، علم اور وسائل کا صحیح استعمال دھرم کے لیے ہونا چاہیے، اور یہ کہ سچائی، ضبطِ نفس اور عدل بالآخر ہر دور میں کامیاب ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وجے دشمی ہندو تہذیب میں ایک عظیم اخلاقی اور مذہبی تہوار کی حیثیت رکھتی ہے۔

کَرواچوتھ (करवा चौथ)

کَرواچوتھ ہندو مذہب کا ایک معروف ورت (روزہ) ہے جو خصوصاً شمالی ہندوستان میں شادی شدہ عورتیں اپنے شوہر کی درازئ عمر، صحت اور خوش حالی کے لیے رکھتی ہیں۔ یہ ورت کارتک ماہ کی کرشن پکش کی چوتھی تاریخ کو رکھا جاتا ہے۔ لفظ ''کَروا'' مٹی کے گھڑے (کلس/کروہ) اور ''چوتھ'' چوتھی تاریخ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اس دن عورتیں طلوعِ آفتاب سے لے کر چاند نکلنے تک سخت ورت رکھتی ہیں اور دن بھر پوجا پاٹھ اور مذہبی نظم و ضبط کی پابندی کرتی ہیں۔

کَرواچوتھ کی رسومات میں صبح سویرے سرگی کھانا (جو سسرال کی طرف سے دیا جاتا ہے)، دن میں کرواچوتھ کی کہانی سننا، اور شام کو پوجا تھالی کے ساتھ اجتماعی عبادت شامل ہے۔ پوجا میں مٹی کے کروے، دیپ، پانی، گندم، پھول اور شوبھا کی اشیاء استعمال کی جاتی ہیں۔ رات کو چاند نکلنے پر عورتیں پہلے چاند کو ارگھ دیتی ہیں، پھر چھلنی کے ذریعے چاند اور اپنے شوہر کو دیکھ کر ورت کھولتی ہیں۔ یہ عمل عقیدت، ضبطِ نفس اور ازدواجی وفاداری کی

علامت سمجھا جاتا ہے۔

مذہبی و ثقافتی اعتبار سے کَرواچوتھ صرف ایک ورت نہیں بلکہ خاندانی استحکام، محبت اور ذمہ داری کا اظہار ہے۔ اس ورت کے ساتھ جڑی کہانیاں جیسے ستیوان-ساوتری اور ویرَوَتی -اس بات پر زور دیتی ہیں کہ سچی لگن، صبر اور عقیدت سے مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ اسی لیے کَرواچوتھ ہندوستانی تہذیب میں ازدواجی رشتے کی مضبوطی اور عورت کے عزم و ایثار کی علامت کے طور پر منایا جاتا ہے۔

مذہبی حیثیت

کَرواچوتھ کی مذہبی حیثیت ہندو ورت روایت میں سَوتر ورت (عہد وضبطِ نفس) کے طور پر سمجھی جاتی ہے، جس کا مقصد ازدواجی رشتے کا تحفظ، شوہر کی درازیٔ عمر اور گھریلو خوش حالی کی دعا ہے۔ اگرچہ ''کَرواچوتھ'' کا نام بطورِ اصطلاح براہِ راست قدیم ویدک متن میں نہیں آتا، لیکن اس ورت کی بنیاد پُرانک ورت دھرم، پتی ورتا کے تصور اور چوتھی تاریخ کے ورت سے جڑی ہوئی ہے، جن کا ذکر متعدد پرانوں میں ملتا ہے۔

پرانک روایت میں ورت اور خصوصاً چوتھی تاریخ کے ورت کو نہایت مبارک قرار دیا گیا ہے۔ بھوشیہ پران میں ورت دھرم کے تحت بیان ہوا ہے کہ کارتک ماہ میں کیے گئے ورت گھریلو سکھیہ اور آیوشیہ (درازیٔ عمر) کا سبب بنتے ہیں، اور عورتوں کے ورت خاندان کے تحفظ اور منگل کامنا کے لیے خاص طور پر مؤثر مانے گئے ہیں۔

(بھوشیہ پران، پرتی سرگ پَرو، ورت دھرم، ادھیائے 134-136)

ازدواجی وفاداری اور پتی ورتا دھرم کی مذہبی اساس اسکند پران اور مہابھارت میں ملتی ہے، جہاں عورت کے ورت، تپسیا اور عہد کو خاندان اور سماج کے تحفظ کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔ اسی تناظر میں کَرواچوتھ کو ایک کامیہ ورت سمجھا جاتا ہے، جس میں عورت اپنے ضبطِ نفس کے ذریعے شوہر کی خیر و عافیت کی دعا کرتی ہے۔

نوٹ: ویدوں، اُپنشدوں، دھرم شاستروں یا بڑے پرانوں میں ''کر وا چوتھ'' کے نام سے کوئی صریح ذکر موجود نہیں ہے۔ البتہ یہ ورت بالواسطہ طور پر بعض عام مذہبی اصولوں (چوتھی تاریخ کا ورت، کارتک ماہ کے ورت، پتی ورتا دھرم) سے جڑا ہوا ہے۔ پرانوں میں اہم پران جیسے وشنو پران، بھوشیہ پران، اسکند پران وغیرہ میں: کارتک ماہ کے ورت چوتھی تاریخ (چترُتھی) کے ورت عورتوں کے منگل ورت کا عمومی بیان ملتا ہے، مگر ''کر وا چوتھ'' نامی کوئی الگ ورت یا شلوک نہیں۔

● کر وا چوتھ کارتک ماہ میں آتا ہے، اور کارتک ماہ کے ورتوں کی فضیلت متعدد پرانوں میں بیان ہوئی ہے۔ بھوشیہ پران میں کارتک ماہ کے ورتوں کو: آیوشیہ (درازیٔ عمر)، گھریلو سکھیہ، اور منگل پھل دینے والا بتایا گیا ہے، خصوصاً گھریلو عورتوں کے ورت کے سیاق میں۔ (بھوشیہ پران، پرتی سرگ پرو، ادھیائے 134-136)

● کر وا چوتھ کی سب سے مضبوط مذہبی بنیاد پتی ورتا دھرم ہے، جس کا ذکر واضح طور پر مہابھارت میں ملتا ہے۔ مہابھارت میں عورت کے ورت، تپسیا اور عہد کو: شوہر کی رکشا، خاندان کے تحفظ، اور دھرم کی بقا کا ذریعہ بتایا گیا ہے (ساوتری-ستیاوان کی روایت وغیرہ)۔ (مہابھارت، وان پرو؛ مہابھارت، انوشاسن پرو (پتی ورتا دھرم)

● اس طرح پتی ورتا کے تصور کو مہابھارت میں یوں واضح کیا گیا ہے کہ عورت کی سچی لگن اور ورت رکشا (تحفظ) کا سبب بنتے ہیں، یہی تصور کر وا چوتھ کی روح ہے۔

کر وا چوتھ کی رسم

کر وا چوتھ کی رسومات اور منانے کا طریقہ بنیادی طور پر لوک روایت، گھریلو رسموں اور پرانک ورت دھرم کے عمومی اصولوں پر قائم ہے۔ اگرچہ اس ورت کا نام قدیم مذہبی کتب میں صراحت کے ساتھ نہیں ملتا، لیکن اس کی رسومات کارتک ماہ کے ورت، چوتھی تاریخ (چترُتھی) کے اصول اور پتی ورتا دھرم سے ہم آہنگ ہیں، جن کا ذکر پرانوں اور دھرم

شاستروں میں عمومی طور پر ملتا ہے۔

● کرواچوتھ کے دن کا آغاز صبح سویرے سَرگی سے ہوتا ہے، جو عموماً سسرال کی طرف سے دی جاتی ہے۔ اس میں پھل، مٹھائی، روٹی اور دودھ وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ اس کے بعد عورتیں سورج طلوع ہونے سے لے کر چاند نکلنے تک نِرجلا ورت (بغیر پانی) رکھتی ہیں۔ دن کے وقت گھریلو کاموں کے ساتھ ورت کی پاکیزگی، ضبطِ نفس اور ذہنی توجہ پر زور دیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ ہندو ورت روایت کے اس اصول سے جڑا ہے کہ ورت کے ذریعے جسمانی و ذہنی نظم پیدا کیا جائے۔

● شام کے وقت عورتیں اکٹھا ہو کر کرواچوتھ کی پوجا کرتی ہیں۔ پوجا میں مٹی کے کَروا (گھڑے)، دیپ، پانی، گندم، پھول اور روچن/کُمکُم استعمال کیا جاتا ہے۔ اس موقع پر کرواچوتھ ورت کتھا سنی یا سنائی جاتی ہے، جو لوک روایت میں ویرَوَتی یا ساوتری-ستیاوان جیسے مثالی کرداروں سے جڑی ہوتی ہے۔ یہ کتھائیں عورت کے عزم، صبر اور ازدواجی وفاداری کو نمایاں کرتی ہیں۔ اس نوعیت کی ورت کتھاؤں کی روایت پرانک اور لوک دھرم میں عام پائی جاتی ہے۔

● رات کو چاند نکلنے پر ورت کھولا جاتا ہے۔ عورتیں پہلے چاند کو اَرگھ دیتی ہیں، پھر چھلنی یا پانی کے ذریعے چاند اور اپنے شوہر کو دیکھتی ہیں۔ اس کے بعد شوہر پانی پلاتا ہے اور ورت مکمل ہوتا ہے۔ چاند کا یہ اہتمام ہندو تقویم اور ورت روایت میں چندرما کی تقدیس اور تاریخ کے اختتام کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

● مذہبی و سماجی طور پر کرواچوتھ کی رسومات کا مقصد ازدواجی رشتے کی مضبوطی، گھریلو استحکام اور باہمی ذمہ داری کا اظہار ہے۔ اگرچہ یہ ورت کسی ایک مخصوص شلوک پر مبنی نہیں، مگر اس کا پورا ڈھانچہ ہندو دھرم کے ورت دھرم، پتی ورتا تصور اور کارتک ماہ کی تقدیس کے عمومی اصولوں سے ہم آہنگ ہے۔ اسی لیے یہ ورت شمالی ہندوستان میں ایک

مضبوط سماجی و مذہبی روایت کے طور پر آج تک منایا جاتا ہے۔

نوراتری (شاردیہ نوراتری)(शारदीय नवरात्रि/नवरात्रि)

نوراتری (شاردیہ نوراتری) ہندو مذہب کا ایک نہایت مقدس اور قدیم تہوار ہے جو اشوِن ماہ کی شُکل پکش میں نو راتوں اور دس دنوں تک منایا جاتا ہے۔ سنسکرت میں ''نَو'' کا مطلب نو اور ''راتری'' کا مطلب رات ہے، یعنی نو راتوں کا ورت اور عبادت۔

شاردیہ نوراتری کو تمام نوراتریوں میں سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے، کیونکہ اسی کے اختتام پر وجے دشمی (دسہرہ) منایا جاتا ہے۔ اس تہوار کا مرکزی تصور دیوی شکتی کی عبادت، نفس کی پاکیزگی اور دھرم کی بحالی سے جڑا ہوا ہے۔

(مارکنڈے پران، دیوی مہاتمیہ (درگا سپت شتی)، ادھیائے 1-13)

● نوراتری کو شاردیہ نوراتری اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ شرد رِتو (خزاں/ پت جھڑ) میں منائی جاتی ہے۔ سنسکرت میں ''شاردیہ'' کا لفظ شرد (خزاں) سے ماخوذ ہے، اور ہندو پنچانگ کے مطابق شرد رِتو کا آغاز اشوِن ماہ سے ہوتا ہے۔ چونکہ یہ نوراتیں اشوِن ماہ کی شُکل پکش میں، یعنی خزاں کے موسم میں ادا کی جاتی ہیں، اس لیے قدیم شاستری روایت میں انہیں سال کی دیگر نوراتریوں (جیسے چیتر انوراتری) سے ممتاز کرنے کے لیے شاردیہ نوراتری کہا گیا ہے۔ اس موسم کو روحانی تپسیا، ورت اور دیوی پوجا کے لیے نہایت موزوں سمجھا گیا ہے۔ (دیوی بھاگوت پران، اسکندھ 3، ادھیائے 30؛ سکند پران، اشوِن ماس مہاتمیہ)

● مذہبی روایات کے مطابق شاردیہ نوراتری کا اصل پس منظر دیوی درگا اور دیو دشمن مہیشا سُر کی جنگ سے متعلق ہے۔ دیوی مہاتمیہ میں بیان ہے کہ مہیشا سُر کے ظلم سے پریشان دیوتاؤں کی دعاؤں پر دیوی درگا ظاہر ہوئیں اور نو راتوں تک اس سے جنگ کی۔ دسویں دن دیوی نے مہیشا سُر کا وِدھ کیا، جسے وجے دشمی کہا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نوراتری کی نو راتیں تپسیا، جاگرتا اور ورت کی علامت ہیں اور دسویں دن فتح، مسرت اور کامیابی کا

پیغام دیا جاتا ہے۔(مارکنڈے پران، دیوی مہاتمیہ، ادھیائے2-10)

● شاردیہ نوراتری کے دوران دیوی کی نوصورتوں (نو دُرگا) کی عبادت کی جاتی ہے: شیل پُتری، برہم چارِنی، چندر گھنٹہ، کوشمنڈا، اسکند ماتا، کاتیانی، کال راتری، مہا گوری اور سدّھی داتری۔ ہر دن مخصوص دیوی، رنگ اور روحانی وصف سے منسوب ہوتا ہے۔ گھروں اور مندروں میں کلش استھاپنا، دیپ دان، منتر جاپ اور بھجن کیرتن کیے جاتے ہیں۔ یہ ترتیب شاستری روایت میں ضبطِ نفس اور روحانی ارتقا کی علامت سمجھی جاتی ہے۔(مارکنڈے پران، درگا سپت شتی[دیوی کوچم، شلوک53]؛ دیوی بھاگوت پران، اسکندھ3)

● ثقافتی اعتبار سے شاردیہ نوراتری پورے ہندوستان میں مختلف رنگوں کے ساتھ منائی جاتی ہے۔ بنگال، آسام اور اڈیشہ میں اسے درگا پوجا کی صورت میں منایا جاتا ہے، گجرات اور مہاراشٹر میں گربا اور ڈانڈیا کی روایت ہے، جبکہ شمالی ہندوستان میں ورت، جاگرتا اور رام لیلا کا اہتمام ہوتا ہے۔ ان تمام صورتوں میں بنیادی پیغام ایک ہی ہے: شکتی کی عبادت، سماجی ہم آہنگی اور اخلاقی بیداری۔

(The Wonder That Was India, Chapter 7, 'Religion: Cult of the Goddess')
(A History of Civilization in Ancient India-R.C. Dutt, Vol.2 Chapter 4)

نوراتری اور دیوی پوجا کی تاکید

नवरात्रेषु देवेशि पूजिता सिद्धिदायिनी।

ترجمہ: اے دیوی! نوراتوں میں تیری پوجا بھکتوں کو کامیابی اور سدھی عطا کرتی ہے۔(دیوی بھاگوت پران، اسکندھ7، ادھیائے35)

تاریخی پس منظر

نوراتری کا واقعہ تاریخی پس منظر میں دیکھا جائے تو یہ تہوار اساطیری روایت، قدیم مذہبی متون اور ہندوستانی سماجی تاریخ کا امتزاج نظر آتا ہے۔ اس کا بنیادی ماخذ

مارکنڈے پران کا مشہور حصہ دیوی مہاتمیہ (درگا سپت شتی) ہے، جس میں دیوی درگا اور مہیشا سُر کی جنگ کا تفصیلی بیان ملتا ہے۔ روایت کے مطابق مہیشا سُر نے برہما سے ایسا وردان حاصل کیا تھا کہ وہ کسی مرد کے ہاتھوں قتل نہ ہو سکے، جس کے غرور میں اس نے دیوتاؤں کو شکست دے کر تینوں لوکوں پر قبضہ کر لیا۔

دیوتاؤں کی فریاد پر دیوی شکتی کا ظہور ہوا، جس نے نو راتوں تک مہیشا سُر اور اس کی فوج سے جنگ کی اور دسویں دن اس کا وِدھ کیا۔ یہی نو راتیں بعد میں نوراتری اور دسویں دن وجے دشمی کے طور پر معروف ہوئیں۔ (مارکنڈے پران، دیوی مہاتمیہ، ادھیائے 1-13)

● تاریخی اعتبار سے نوراتری کی جڑیں قدیم ہندوستان کی شکتی پوجا اور موسمی تہواروں میں بھی ملتی ہیں۔ ماہرینِ تاریخ کے مطابق خزاں (شرد رِتو) کا زمانہ قدیم زرعی معاشرے میں فصل کی تیاری اور موسمی تبدیلی کا دور تھا، جس میں اجتماعی عبادت اور دیوی پوجا کے ذریعے فطری قوتوں کو خوش کرنے کی روایت موجود تھی۔

● گپتا دور (چوتھی تا چھٹی صدی عیسوی) کے بعد شکتی مت (شاکت دھرم) کو باقاعدہ فروغ ملا اور نوراتری ایک منظم مذہبی تہوار کی شکل اختیار کر گئی، جس کے آثار مندروں، کتبوں اور سنسکرت ادب میں ملتے ہیں۔

(The Wonder That Was India, Chapter 7; History and Culture of the Indian people, Vol. 3, The Classical Age)

● ہندوستان میں نوراتری عوامی اور شاہی دونوں سطحوں پر منائی جاتی تھی۔ راجاؤں اور ریاستوں میں اس موقع پر شستر پوجا، فوجی مہمات کے آغاز اور راج دھرم کے اعادہ کی روایت پیدا ہوئی۔ بنگال میں نوراتری نے درگا پوجا کی صورت اختیار کی، جبکہ گجرات اور مغربی ہندوستان میں یہ لوک رقص اور اجتماعی عبادت سے جڑ گئی۔ اس طرح نوراتری ایک خالص اساطیری واقعے سے آگے بڑھ کر تاریخی، سماجی اور تہذیبی تہوار بن گئی۔

(برٹن اسٹائن، History of India، باب 4 [وجے نگر اور شاہی تہوار] نیز: سریکمار اچاریہ، The Cultural History of Bengal، جلد 1)

رسوم اور منانے کا طریقہ

نوراتری (شاردیہ نوراتری) کی رسومات اور منانے کا طریقہ ہندو مذہبی روایت میں باقاعدہ عبادات، ضبطِ نفس اور اجتماعی عقیدت پر مبنی ہے۔ اس تہوار کا آغاز کلش استھاپنا سے ہوتا ہے، جو اشوِن ماہ کی شُکل پکش کی پہلی تاریخ کو کی جاتی ہے۔ گھروں اور مندروں میں ایک پاک جگہ پر کلش (پانی سے بھرا گھڑا)، آم کے پتے اور ناریل رکھ کر دیوی شکتی کو آہوان کیا جاتا ہے۔ یہ رسم تخلیق، زندگی اور دیوی کی موجودگی کی علامت سمجھی جاتی ہے۔

(دیوی بھاگوت پران، اسکندھ 7، ادھیائے 35-38)

● نوراتری کے دوران نو دنوں تک ورت (روزہ)، دیوی پوجا اور جاگرتا کی جاتی ہے۔ بہت سے بھگت اناج سے پرہیز کرتے ہیں اور پھل، دودھ یا ساتوِک غذا استعمال کرتے ہیں۔ ہر دن دیوی کی ایک مخصوص شکل (نو دُرگا) کی عبادت کی جاتی ہے اور منتر جاپ، دیپ دان اور بھجن کیرتن کا اہتمام ہوتا ہے۔ یہ نو دن روحانی پاکیزگی، نفس پر قابو اور دیوی شکتی سے قربت حاصل کرنے کے دن سمجھے جاتے ہیں۔

(مارکنڈے پران، دیوی مہاتمیہ (درگا سپت شتی)، ادھیائے 1-13)

● آٹھویں یا نویں دن کنیا پوجن (کُماری پوجا) کی رسم ادا کی جاتی ہے، جس میں کم عمر لڑکیوں کو دیوی کا روپ مان کر کھانا کھلایا جاتا ہے اور تحائف دیے جاتے ہیں۔ یہ رسم اس بات کی علامت ہے کہ دیوی شکتی ہر لڑکی اور عورت میں موجود ہے۔ اس دن خیرات اور دان کو بھی خاص فضیلت دی گئی ہے۔

(دیوی بھاگوت پران، اسکندھ 3، ادھیائے 26؛ نیز: پی۔ وی۔ کانے، History of Dharmasastra، جلد5)

● ثقافتی سطح پر نوراتری مختلف علاقوں میں مختلف انداز سے منائی جاتی ہے۔ بنگال، آسام اور اڈیشہ میں اسے درگا پوجا کی صورت میں منایا جاتا ہے، جہاں نو دنوں تک دیوی کی مورتیوں کی پوجا کے بعد دسویں دن وِداعی ہوتی ہے۔ گجرات اور مہاراشٹر میں گربا

اور ڈانڈیا کے لوک رقص نوراتری کا اہم حصہ ہیں، جبکہ شمالی ہندوستان میں ورت، جاگرتا اور رام لیلا کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

(پی۔ وی۔ کانے، History of Dharmasastra، جلد 5، حصہ 1 [ورت اور اتسو کی تاریخ]؛ نیز: اے۔ ایل۔ بشم، The Wonder That Was India، باب 7)

نوراتری کے اختتام پر دسویں دن وجے دشمی (دسہرہ) منائی جاتی ہے، جو دیوی درگا کی مہیشاسُر پر فتح اور دھرم کی اَدھرم پر جیت کی علامت ہے۔ اس دن ورت کا اُدیہ پن، شستر پوجا، نئے کاموں کا آغاز اور اجتماعی خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے۔

درگا پوجا (दुर्गा पूजा)

درگا پوجا ہندو مذہب کا ایک عظیم اور نہایت مقبول تہوار ہے جو بالخصوص بنگال، آسام، اڈیشہ اور جھارکھنڈ میں پورے جوش و عقیدت کے ساتھ منایا جاتا ہے، جبکہ آج یہ پورے ہندوستان اور بیرونِ ملک ہندو برادری میں بھی رائج ہے۔ یہ تہوار اشوِن ماہ کی شُکل پکش میں منایا جاتا ہے اور بنیادی طور پر دیوی درگا کی مہیشاسُر پر فتح کی یاد میں ادا کیا جاتا ہے۔ درگا پوجا دراصل شاردیہ نوراتری کا سب سے نمایاں اور عوامی مظہر ہے، جس کا اختتام وجے دشمی پر ہوتا ہے۔

مذہبی اعتبار سے درگا پوجا کی بنیاد دیوی مہاتمیہ میں بیان کردہ اس واقعے پر ہے کہ جب دیوتا مہیشاسُر کے ظلم سے عاجز آ گئے تو ان کی مشترکہ شکتی سے دیوی درگا کا ظہور ہوا۔ دیوی نے نوراتوں تک مہیشاسُر اور اس کی فوج سے جنگ کی اور دسویں دن اس کا وِدھ کیا۔ اسی فتح کی یاد میں دیوی کی مورتی قائم کر کے ان کی پوجا، استوتی، منتر جاپ اور یجّیہ کیے جاتے ہیں۔ (مارکنڈے پران، دیوی مہاتمیہ، ادھیائے 1-13)

تاریخی پس منظر

درگا پوجا کا تاریخی پس منظر اور اس کے منانے کی وجہ ہندو مذہبی روایت میں

دھرم (نیکی) کی اَدھرم (برائی) پر فتح سے جڑی ہوئی ہے۔ اس تہوار کا بنیادی اور مستند واقعہ مارکنڈے پران کے مشہور حصے دیوی مہاتمیہ (درگا سپت شتی) میں بیان ہوا ہے۔ اس کے مطابق مہیشا سُر نامی اسُر نے برہما سے وردان پا کر یہ قوت حاصل کی کہ وہ کسی مرد کے ہاتھوں مارا نہ جا سکے۔ اس وردان کے غرور میں اس نے دیوتاؤں کو شکست دے کر تینوں لوکوں پر قبضہ کر لیا۔

دیوتاؤں کی فریاد پر ان کی مشترکہ شکتی سے دیوی درگا کا ظہور ہوا، جو تمام دیوی طاقتوں کا مجموعہ تھیں۔ دیوی نے نو راتوں تک مہیشا سُر اور اس کی فوج سے جنگ کی اور دسویں دن (وجے دشمی) اس کا وِدھ کیا۔ اسی عظیم فتح کی یاد میں درگا پوجا منائی جاتی ہے۔

(مارکنڈے پران، دیوی مہاتمیہ، ادھیائے 1-13)

● مذہبی مفہوم کے ساتھ ساتھ درگا پوجا کا پس منظر قدیم شکتی پرست روایت سے بھی جڑا ہوا ہے۔ ماہرینِ تاریخ کے مطابق ماں دیوی کی عبادت ہندوستان میں ویدک دور سے پہلے بھی موجود تھی، جو بعد میں پرانک ادب میں منظم ہوئی۔ گپتا دور (چوتھی تا چھٹی صدی عیسوی) میں شکتی مت کو باقاعدہ فروغ ملا اور درگا کو ایک طاقتور محافظ دیوی کے طور پر قبول کیا گیا۔ اسی دور سے شاردیہ نوراتری اور درگا پوجا کو مذہبی کیلنڈر میں اہم مقام حاصل ہوا۔

(اے۔ایل۔بشم، The Wonder That Was India، باب7)

● تاریخی طور پر درگا پوجا کی موجودہ عوامی شکل خصوصاً بنگال میں ابھری۔ ابتدا میں یہ پوجا راجاؤں اور زمینداروں کی نجی عبادت تھی، مگر اٹھارویں صدی میں یہ سارو جنک (عوامی) تہوار بن گئی۔ انیسویں صدی میں بنگال کی سماجی وثقافتی بیداری کے دوران درگا پوجا نے مذہب کے ساتھ ساتھ اجتماعی شناخت اور ثقافتی اظہار کی صورت اختیار کر لی۔ اسی لیے آج درگا پوجا صرف ایک مذہبی تہوار نہیں بلکہ فن، ثقافت اور سماجی اتحاد کا عظیم مظہر ہے۔

(تاپتی گوہا ٹھاکرتا، In the Name of the Goddess، باب 21؛ نیز: سُکنت چودھری، The Living City:Calcutta، جلد1)

مذہبی حیثیت

درگا پوجا کا ذکر ہندو مذہبی کتب میں نہایت واضح اور مستند انداز میں ملتا ہے۔ یہ تہوار بنیادی طور پر دیوی شکتی کی عبادت اور دیوی درگا کی مہیشا سُر پر فتح سے وابستہ ہے، جس کی تفصیل متعدد پرانوں اور شاکت متون میں موجود ہے۔

سب سے اہم اور بنیادی حوالہ مارکنڈے پران میں ملتا ہے، جس کا مشہور حصہ دیوی مہاتمیہ (جسے درگا سپت شتی یا چنڈی پاتھ بھی کہا جاتا ہے) ہے۔ اس متن میں بیان ہوا ہے کہ جب مہیشا سُر کے ظلم سے دیوتا عاجز آ گئے تو ان کی مشترکہ شکتی سے دیوی درگا کا ظہور ہوا۔ دیوی نے نو راتوں تک اسُروں سے جنگ کی اور دسویں دن مہیشا سُر کا وِدھ کیا۔ یہی واقعہ درگا پوجا اور شاردیہ نوراتری کی اصل مذہبی بنیاد ہے۔ (مارکنڈے پران، دیوی مہاتمیہ، ادھیائے 1-13)

درگا پوجا کا ذکر دیوی بھاگوت پران میں بھی ملتا ہے، جہاں دیوی کو کائنات کی اصل شکتی اور تمام دیوتاؤں کی ماں قرار دیا گیا ہے۔ اس پران میں دیوی کی پوجا، ورت اور استوتی کی خاص تاکید کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ اشوِن ماہ میں دیوی کی عبادت بھکتوں کو کامیابی، تحفظ اور روحانی طاقت عطا کرتی ہے۔ (دیوی بھاگوت پران، اسکندھ 7 اور 9)

ا۔ دیوی کا ظہور دیوتاؤں کی مشترکہ شکتی سے

तेजःसमूहसम्भूतां

तामर्चुः सुरसत्तमाः।

ترجمہ: دیوتاؤں کی جمع شدہ الوہی توانائی (تیجس) سے جس دیوی کا ظہور ہوا، تمام برتر دیوتاؤں نے اس کی عبادت کی۔

(مارکنڈے پران، دیوی مہاتمیہ (درگا سپت شتی)، ادھیائے 2، شلوک 9)

۲۔ دیوی کی اسُروں سے جنگ (نوراتوں کی جدوجہد کا بیان)

सास्त्रैः शस्त्रैश्च बहुभिः

सिंहनादेन चर्षभा।

असुरान् पातयामास
देवतानां सुखावहा॥

ترجمہ: دیوی نے گرج دار نعرے کے ساتھ، اپنے بے شمار ہتھیاروں کے ذریعے اسُروں کو پے در پے گرادیا، اور دیوتاؤں کو مسرت عطا کی۔

(مارکنڈے پران، دیوی مہاتمیہ، ادھیائے 8، شلوک 52)

۳۔ مہیشاسُر کا وِدھ (وجے دشمی کی بنیاد)

हते तस्मिन्महावीर्ये शङ्खचूडारिणा तदा।
दजहर्षुर्देवताः सर्वास्तथा मुनिगणा अपि॥

ترجمہ: جب دیوی کے ہاتھوں اس عظیم طاقتور راکشس (مہیشاسُر) کا خاتمہ ہوا، تو تمام دیوتا اور رِشی منٹ خوشی سے جھوم اٹھے۔

(مارکنڈے پران، دیوی مہاتمیہ، ادھیائے 4، شلوک 1)

اسی لیے: نو راتیں۔ نوراتری، دسویں دن کی فتح۔ وجے دشمی اور اسی واقعے کی یاد۔ درگا پوجا۔

رسوم اور پوجا کا طریقہ

درگا پوجا کی رسومات اور پوجا کا طریقہ ہندو مذہبی روایت میں نہایت منظم اور شاستری بنیاد رکھتا ہے۔ یہ رسومات بنیادی طور پر مارکنڈے پران کے مشہور حصے دیوی مہاتمیہ (درگا سپت شتی/ چنڈی پاتھ) اور دیگر شاکت پرانوں میں بیان کردہ اصولوں پر قائم ہیں۔

● درگا پوجا کا آغاز کلش استھاپنا سے ہوتا ہے، جو اشوِن ماہ کی شُکل پکش کی پہلی تاریخ کو کی جاتی ہے۔ اس میں پاک جگہ پر پانی سے بھرا گھڑا (کلش)، آم کے پتے اور ناریل رکھ کر دیوی شکتی کا آہوان کیا جاتا ہے۔ کلش تخلیق، زندگی اور دیوی کی موجودگی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ دیوی درگا کی مورتی یا کلش کے سامنے سنکلپ لیا جاتا

ہے کہ نو دنوں تک پوجا عقیدت اور پاکیزگی سے کی جائے گی۔

(دیوی بھاگوت پران، اسکندھ 7، ادھیائے 35-38؛ نیز: مارکنڈے پران، ادھیائے 92[پرادھانِک رہسیہ])

● اس کے بعد پوجا کے دنوں میں چنڈی پاتھ (دیوی مہاتمیہ کی تلاوت)، منتر جاپ، دیپ دان اور بھوگ ارپن کیا جاتا ہے۔ روزانہ پھول، بیل پتر، دھوپ، دیپ اور نیویدیہ کے ذریعے دیوی کی پوجا کی جاتی ہے۔ بنگال اور مشرقی ہندوستان میں پُشپانجلی (پھولوں کی ارپنا) خاص اہمیت رکھتی ہے، جس میں اجتماعی طور پر دیوی سے تحفظ اور منگل کی دعا کی جاتی ہے۔ (مارکنڈے پران، دیوی مہاتمیہ، ادھیائے 11-12؛ نیز: دُرگا پوجا پڑھتی)

● درگا پوجا کی سب سے مقدس رسم سَندھی پوجا ہے، جو اشٹمی اور نومی تاریخ کے سنگم (آخری اور ابتدائی 24، 24 منٹ) پر ادا کی جاتی ہے۔ اس وقت دیوی کو چنڈ اور منڈ کے وِدھ کی یاد میں دیوی چامُنڈا کے روپ میں خاص آہوتی اور پوجا پیش کی جاتی ہے۔ شاستری روایت کے مطابق یہی وہ لمحہ ہے جب دیوی نے فیصلہ کن ضرب لگا کر اَدھرم کا خاتمہ کیا۔ (مارکنڈے پران، دیوی مہاتمیہ، ادھیائے 7)

● نویں دن (نومی) کو مہا پوجا کے بعد دسویں دن وجے دشمی منائی جاتی ہے۔ اس دن دیوی کو وِداع کیا جاتا ہے، بنگال میں سندور کھیل کی رسم ادا کی جاتی ہے، اور پھر دیوی کی مورتی کا جل وسرجن (وسرجن) کیا جاتا ہے۔ یہ رسم اس بات کی علامت ہے کہ دیوی اپنا آشیرواد دے کر اپنے دھام کو لوٹتی ہیں، مگر اپنی شکتی بھکتوں کے دلوں میں چھوڑ جاتی ہیں۔ (مارکنڈے پران، دیوی مہاتمیہ، ادھیائے 12[پھل شروتی]؛ نیز: دُرگا پوجا پڑھتی، وسرجن پرکَرَن)

کالی پوجا(काली पूजा)

کالی پوجا ہندو مذہب کی ایک اہم اور عقیدت بھری عبادت ہے جو دیوی کالی کی پرستش کے لیے ادا کی جاتی ہے۔ یہ پوجا بالخصوص بنگال، آسام، اڈیشہ اور تریپورہ میں بڑی عقیدت سے منائی جاتی ہے اور عموماً کارتک ماہ کی اماوسیہ کی رات کو ہوتی ہے، اسی دن جب

شمالی ہندوستان میں دیوالی منائی جاتی ہے۔ کالی پوجا کا بنیادی مقصد دیوی کالی کو وقت، موت، اَنا اور برائی پر غالب شکتی کے طور پر یاد کرنا اور ان سے خوف، نحوست اور منفی قوتوں سے نجات کی دعا کرنا ہے۔

● مذہبی اعتبار سے کالی پوجا کی بنیاد شاکت روایت اور پرانک ادب میں ملتی ہے۔ مارکنڈے پران کے مشہور حصے دیوی مہاتمیہ میں دیوی کی مہان شکتی اور اسُروں کے خاتمے کا بیان موجود ہے، جبکہ کالیکا پران میں دیوی کالی کی شکل، صفات اور ان کی عبادت کی تفصیل ملتی ہے۔ کالی کو دراصل دیوی درگا کی ہی ایک ہیبت ناک اور طاقتور صورت مانا جاتا ہے، جو اَدھرم اور اسُری قوتوں کے مکمل خاتمے کی علامت ہے۔

(مارکنڈے پران، دیوی مہاتمیہ، ادھیائے 87؛ کالیکا پران، ادھیائے 53-58)

● تہذیبی اور سماجی سطح پر کالی پوجا صرف خوف یا تباہی کی علامت نہیں بلکہ اندرونی اَنا، جہالت اور اندھیرے کے خاتمے کی علامت ہے۔ بنگال میں اس پوجا کو خاص روحانی اہمیت حاصل ہے اور مشہور سنت رام کرشن پرمہنس نے دیوی کالی کی بھکتی کو روحانی مکتی کا ذریعہ قرار دیا۔ اس طرح کالی پوجا ہندو دھرم میں شکتی، تحفظ، اور روحانی بیداری کی ایک جامع علامت بن کر سامنے آتی ہے۔

(شری شری رام کرشن کتھامرت [The Gospel of Sri Ramakrishna]؛ نیز: اے۔ ایل۔ بشم، The Wonder That Was India، باب 7)

کالی پوجا کا تاریخی پس منظر

کالی پوجا کے پس منظر میں جو واقعہ بیان کیا جاتا ہے، وہ ہندو شاکت روایت کا ایک نہایت مرکزی، علامتی اور تفصیلی واقعہ ہے، جسے مارکنڈے پران کے مشہور حصے دیوی مہاتمیہ (درگا سپت شتی/ چنڈی پاتھ) میں بیان کیا گیا ہے۔ اس متن کے مطابق اسُروں کے راجا شُمبھ اور نشُمبھ کے ساتھ مہایدھ کے دوران ایک اسُر رَکت بیج میدانِ جنگ میں نمودار ہوا۔ رکت بیج کو برہما سے یہ وردان حاصل تھا کہ اس کے جسم سے گرنے والے خون

کے ہر قطرے سے ایک نیا رکت بیج پیدا ہو جاتا تھا۔ نتیجتاً، جب بھی دیوی درگا یا ان کی فوج اس پر وار کرتی، اس کے خون کے قطرے زمین پر گرتے اور فوراً بے شمار نئے اسُر پیدا ہو جاتے، جس سے دیوتا اور دیویاں عاجز آنے لگیں۔

● دیوی مہاتمیہ بیان کرتا ہے کہ اس خطرناک صورتحال کو دیکھ کر دیوی درگا کے چہرے سے شدید کرُودھ (غصہ) ظاہر ہوا، اور اسی غصے سے ایک ہولناک مگر الوہی شکتی نے جنم لیا، جسے دیوی کالی کہا گیا۔ متن میں کالی کے ظہور کو اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ وہ سیاہ رنگ کی، بکھرے ہوئے بالوں والی، کھلے منہ اور باہر نکلی ہوئی زبان کے ساتھ نمودار ہوئیں۔ ان کے ہاتھوں میں ہتھیار تھے اور وہ جنگی نعرے لگاتی ہوئی میدان میں اتریں۔ یہ منظر دراصل اس بات کی علامت ہے کہ اب اَدھرم کے خاتمے کے لیے بے رحم الوہی طاقت فعال ہو چکی ہے۔ (مارکنڈے پران، دیوی مہاتمیہ، ادھیائے 7-8)

● دیوی کالی نے جنگ کے دوران رکت بیج پر شدید حملے کیے، مگر ساتھ ہی اس کے خون کے ایک ایک قطرے کو زمین پر گرنے سے پہلے ہی اپنی زبان سے پی لیا۔ دیوی مہاتمیہ واضح کرتا ہے کہ کالی نے اسُروں کو نگلنا شروع کر دیا اور رکت بیج کے خون کو جذب کر کے اس کے دوبارہ پیدا ہونے کی قوت ختم کر دی۔ جب رکت بیج کا خون زمین پر گرنا بند ہوا تو وہ کمزور پڑ گیا اور آخرکار دیوی کالی نے اس کا وِدھ کر دیا۔ اس طرح رکت بیج کا خاتمہ ممکن ہوا اور دیوی درگا کی فتح کی راہ ہموار ہوئی۔ (مارکنڈے پران، دیوی مہاتمیہ، ادھیائے 8)

● اس واقعے کے بعد دیوی کالی کا غصہ اس قدر شدید ہو گیا کہ وہ مسلسل رقص کرتی رہیں اور کائنات کے توازن کو خطرہ لاحق ہونے لگا۔ تب بھگوان شیو کائنات کو بچانے کے لیے ان کے راستے میں لیٹ گئے، اور جیسے ہی کالی کا قدم شیو پر پڑا، ان کا رَودْر روپ شانت ہوا۔ دیوی مہاتمیہ کے مطابق اس کائناتی جنگ کے اختتام پر دیوتاؤں نے دیوی کی عظیم استوتی کی اور انہیں چامُنڈا اور مہا کالی کے ناموں سے پکارا۔ یہی وہ لمحہ ہے جہاں

کالی کو صرف جنگی دیوی نہیں بلکہ کائناتی توازن قائم رکھنے والی شکتی کے طور پر تسلیم کیا گیا۔
(مارکنڈے پران، دیوی مہاتمیہ، ادھیائے 7 [چامُنڈا نام کا پس منظر]؛ نیز ادھیائے 11 [دیوتاؤں کی استوتی])

● اس اساطیری واقعے کی یاد میں کالی پوجا منائی جاتی ہے۔ کالی کی عبادت دراصل اس بات کی علامت ہے کہ جب اَدھرم، ظلم اور غرور حد سے بڑھ جائیں تو الوہی شکتی اپنے سب سے سخت اور فیصلہ کن روپ میں ظاہر ہوتی ہے۔

کالی پوجا اس پیغام کی تجدید ہے کہ برائی کا مکمل خاتمہ صرف نرمی سے نہیں بلکہ کبھی کبھی شدید، بے خوف اور حتمی طاقت سے بھی ضروری ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کالی کو خوفناک ہونے کے باوجود ماں کہا جاتا ہے، کیونکہ ان کی سختی بھی بھکتوں کے تحفظ اور دھرم کی بقا کے لیے ہوتی ہے۔

کالی پوجا کا ذکر ہندو دھرم گرنتھوں میں

ا۔ دیوی کالی کا ظہور اور رکت بیج کا وِدھ

भ्रुकुटीकुटिलात्तस्या ललाटफलकाद्द्रुतम्।
सकाली करालवदना विनिष्क्रान्तासिपाशिनी॥

ترجمہ: دیوی (درگا) کی تنی ہوئی بھنوروں سے بھرے ماتھے سے اچانک ہیبت ناک چہرے والی، ہاتھ میں تلوار اور پھندا لیے ہوئے دیوی کالی کا ظہور ہوا۔ (حوالہ: مارکنڈے پران، دیوی مہاتمیہ، ادھیائے 7، شلوک 6)

उवाच कालीं चामुण्डे विस्तीर्णं वदनं कुरु।
मच्छस्त्रपातसम्भूतान् रक्तबिन्दून्महासुरान्॥
रक्तबिन्दोः समुत्पन्नाञ्जगदान्त्रैर्मुखेन ते।

ترجمہ: (دیوی چنڈِکا نے) کالی سے کہا: اے چامُنڈا! تم اپنا منہ خوب بڑا (وسیع) پھیلاؤ۔ میرے ہتھیاروں کے چلنے سے رکت بیج کے جسم سے جو خون کے قطرے گریں اور ان سے جو مہا اسُر پیدا ہوں، تم انہیں اپنے اس مہیب منہ سے

لپک کر کھاتی جاؤ۔

(حوالہ: مارکنڈے پران، دیوی مہاتمیہ، ادھیائے 8، شلوک 52-53 کے مابین کا संवाद/شلوک 54)

۲۔ کالی کا رکت بیج کا خون پینا (اَدھرم کا مکمل خاتمہ)

चर्मच्छेदात् स्रुतं रक्तं
तस्या जिह्वा समाहरेत्।
निपतत् पृथिवीं यावत्
तावत् पीत्वा न्यवारयत्॥

ترجمہ: اس کے جسم سے بہنے والے خون کو دیوی کالی اپنی زبان سے سمیٹ لیتی تھیں، اور زمین پر گرنے سے پہلے ہی پی لیتی تھیں، یوں اس کی افزائش کو روک دیا گیا۔ (مارکنڈے پران، دیوی مہاتمیہ، ادھیائے 8، شلوک 55-56)

۳۔ کالی پوجا اور دیوی کالی کی عبادت کی تاکید

कालीं तु यो नरः पूज्य
भक्त्या परमया युतः।
स सर्वभयविनिर्मुक्तः
सुखं प्राप्नोति शाश्वतम्॥

ترجمہ: جو شخص دیوی کالی کی سچی اور اعلیٰ بھکتی سے پوجا کرتا ہے، وہ ہر خوف سے آزاد ہو جاتا ہے اور دائمی سکون پاتا ہے۔ (کالیکا پران، ادھیائے 56، شلوک 12)

۴۔ اماوسیہ کی رات کالی پوجا کا اشارہ

अमावास्यां विशेषेण
कालीपूजा विधीयते।
तस्यां कृतं तु यत् कर्म
सिद्धिदं नात्र संशयः॥

ترجمہ: اماوسیہ کی رات خاص طور پر کالی کی پوجا کی جاتی ہے، اس دن کیا گیا

عمل یقیناً کامیابی عطا کرتا ہے۔(کالیکا پران، ادھیائے 57، شلوک 3)

پوجا کا طریقہ

کالی پوجا کا طریقہ ہندو شاکت روایت میں ایک منظم، علامتی اور شاستری بنیاد رکھنے والا عمل ہے، جو خصوصاً کارتک ماہ کی اماوسیہ کی رات ادا کیا جاتا ہے۔ اس پوجا کا بنیادی مقصد دیوی کالی کو اَدھرم، خوف اور منفی طاقتوں کے خاتمے والی مہاشکتی کے طور پر پوجنا اور ان سے تحفظ و منگل کی دعا کرنا ہے۔

● کالی پوجا کا آغاز شام کے وقت پاکیزگی اور سنکلپ سے ہوتا ہے۔ پوجا کرنے والا پہلے اسنان کر کے پاک لباس پہنتا ہے اور دیوی کے سامنے یہ سنکلپ لیتا ہے کہ وہ دیوی کالی کی عبادت عقیدت اور شاستری ودھی کے مطابق کرے گا۔ اس کے بعد پوجا استھان میں دیوی کالی کی مورتی یا تصویر قائم کی جاتی ہے۔ دیوی کو عموماً سیاہ یا نیلے رنگ میں، کھلی زبان اور ہتھیاروں کے ساتھ دکھایا جاتا ہے، جو اَدھرم کے خاتمے کی علامت ہے۔
(کالیکا پران، ادھیائے 53-54؛ نیز: کالی پوجا پدّھتی، سنکلپ پرکرن)

● اس کے بعد دیپ دان، دھوپ، اگربتی اور پشپ ارپن کیا جاتا ہے۔ کالی پوجا میں دیپ دان کو خاص اہمیت حاصل ہے، کیونکہ اماوسیہ کی اندھیری رات میں دیپ جلانا اس بات کی علامت ہے کہ دیوی کی شکتی اندھیرے اور خوف پر غالب آتی ہے۔ پوجا کے دوران کالی بیج منتر یا دیوی کے ناموں کا جاپ کیا جاتا ہے، جس سے ذہنی ارتکاز اور روحانی طاقت حاصل ہوتی ہے۔(کالیکا پران، ادھیائے 56)

● کالی پوجا میں نیویدیہ (بھوجن کی ارپنا) پیش کی جاتی ہے۔ عام طور پر کھیر، پھل، مٹھائی اور بعض علاقوں میں مچھلی یا دیگر روایتی اشیاء (علاقائی شاکت روایت کے مطابق) ارپن کی جاتی ہیں۔ یہ ارپنا دیوی کو ماں کے روپ میں تسلیم کرنے کی علامت ہے، جو اپنے بھکتوں کی بھوک اور ضرورت کو سمجھتی ہیں۔

● پوجا کے دوران یا بعد میں دیوی مہاتمیہ کے منتخب شلوک یا کالی استوتی کی تلاوت کی جاتی ہے، جس میں دیوی سے خوف، بیماری اور نحوست کے خاتمے کی دعا کی جاتی ہے۔ بعض مقامات پر رات بھر جاگرتا (رات جاگ کر عبادت) کی جاتی ہے، جو اس بات کی علامت ہے کہ بھکت اندھیرے میں بھی دیوی کی شکتی پر یقین رکھتا ہے۔

(مارکنڈے پران، دیوی مہاتمیہ، ادھیائے 11، نارائنی ستوتی)

● آخر میں پُرناہُتی اور آرتی کے ساتھ پوجا مکمل کی جاتی ہے۔ اگلے دن یا مناسب وقت پر دیوی کی مورتی کا وسرجن کیا جاتا ہے، جو اس بات کی علامت ہے کہ دیوی اپنا آشیرواد دے کر اپنے دھام کو لوٹتی ہیں، مگر اپنی شکتی بھکتوں کے دلوں میں چھوڑ جاتی ہیں۔

لکشمی پوجا (लक्ष्मी पूजा)

لکشمی پوجا ہندو مذہب کی ایک نہایت اہم اور مقدس عبادت ہے جو دیوی لکشمی دولت، خوش حالی، پاکیزہ رزق اور منگل کی دیوی کی پرستش کے لیے ادا کی جاتی ہے۔ یہ پوجا بالخصوص دیوالی کے مرکزی دن کارتک ماہ کی اماوسیہ کو کی جاتی ہے، جب گھروں، دکانوں اور کاروباری مقامات میں دیوی لکشمی کی کرپا کے لیے خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔ لکشمی پوجا کا بنیادی مقصد صرف مادّی دولت نہیں بلکہ پاکیزہ کمائی، ایمانداری، شکرگزاری اور گھریلو سکون کی دعا ہے۔

ہندو مذہبی کتب میں دیوی لکشمی کا ذکر نہایت قدیم اور مستند ہے۔ وشنو پران اور لکشمی پران کے مطابق دیوی لکشمی بھگوان وِشنو کی اہلیہ ہیں اور کائنات میں دولت، شانتی اور استحکام کی علامت سمجھی جاتی ہیں۔ سمندر منتھن کے واقعے میں دیوی لکشمی کا ظہور ہوا، جس کے بعد انہوں نے وشنو کو اپنا ور چنا۔ اسی نسبت سے لکشمی پوجا کو روشنی، امید اور نئی خوش حالی کے آغاز سے جوڑا جاتا ہے۔

لکشمی پوجا کی مذہبی معنویت یہ ہے کہ دیوی لکشمی صاف دل، صاف گھر اور

صاف نیت والوں پر ہی کرپا کرتی ہیں۔ اسی لیے اس دن گھروں کی صفائی، دیپ جلانا، رنگولی بنانا اور دان خیرات پر زور دیا جاتا ہے۔ پوجا میں دیوی لکشمی کے ساتھ اکثر گنیش جی کی بھی عبادت کی جاتی ہے، کیونکہ ہندو روایت میں ہر شبھ کام سے پہلے گنیش پوجا ضروری سمجھی جاتی ہے۔

اس طرح لکشمی پوجا محض دولت کے حصول کی عبادت نہیں بلکہ یہ انسان کو یہ درس دیتی ہے کہ دولت تبھی بابرکت ہوتی ہے جب وہ دھرم، ایمانداری اور شکرگزاری کے ساتھ کمائی جائے۔ اسی اخلاقی اور روحانی پیغام کی تجدید کے لیے ہر سال دیوالی کے موقع پر لکشمی پوجا عقیدت اور اہتمام کے ساتھ کی جاتی ہے۔

تاریخی پس منظر

لکشمی پوجا کا تاریخی و مذہبی پس منظر ہندو دھرم کی نہایت قدیم روایت سمندر منتھن سے جڑا ہوا ہے، جو دیوی لکشمی کے ظہور کا سب سے مستند اور بنیادی واقعہ مانا جاتا ہے۔ ہندو مذہبی متون کے مطابق لکشمی پوجا اسی واقعے کی یاد اور اس سے وابستہ روحانی و اخلاقی اقدار کی تجدید کے لیے منائی جاتی ہے۔

ہندو پرانوں کے مطابق جب دیوتا اور اسُر امرت کے حصول کے لیے سمندر منتھن میں مصروف ہوئے تو منتھن کے دوران کئی الوہی اشیاء ظاہر ہوئیں۔ انہی میں سے ایک نہایت درخشاں اور مبارک لمحہ وہ تھا جب دیوی لکشمی کمل پر جلوہ افروز ہو کر سمندر سے نمودار ہوئیں۔ یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ وشنو پران میں بیان ہوا ہے۔ متن کے مطابق دیوی لکشمی نے ظہور کے بعد بھگوان وِشنو کو اپنا ور چنا اور یوں وہ کائنات میں دولت، استحکام اور دھرم کی علامت بن گئیں۔ (وشنو پران، اَنش 1، ادھیائے 8-9 (سمندر منتھن)

اسی واقعے کا ذکر بھگوت پران میں بھی ملتا ہے، جہاں بیان ہے کہ دیوی لکشمی کے ظہور سے کائنات میں شانتی، خوش حالی اور ترتیب قائم ہوئی۔ پران کے مطابق لکشمی کا ظہور

کارتک ماہ کی اماوسیہ کے آس پاس ہوا، جسے بعد میں دیوالی اور لکشمی پوجا کے لیے مخصوص کر دیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ لکشمی پوجا دیوالی کی رات ادا کی جاتی ہے، جب روشنی اندھیرے پر غالب آتی ہے اور نئی خوش حالی کی امید کی جاتی ہے۔ (بھگوت پران، اسکندھ 8، ادھیائے 8-9)

● علاقائی روایت میں لکشمی پران (خصوصاً اڈیشہ میں) لکشمی پوجا کو سماجی و اخلاقی اصلاح سے جوڑتا ہے۔ اس متن میں دیوی لکشمی کو صرف دولت کی دیوی نہیں بلکہ سماجی مساوات، پاکیزہ کردار اور مہمان نوازی کی علامت بتایا گیا ہے۔ لکشمی پران کے مطابق دیوی وہاں داخل ہوتی ہیں جہاں صفائی، اخلاق اور دھرم کی پاسداری ہو، اور وہ غرور، گندگی اور ناانصافی سے دور رہتی ہیں۔ (سنت بلرام داس کی اوڑیا لکشمی پران)

● تاریخی اعتبار سے دیکھا جائے تو لکشمی پوجا کا رواج گپت دور (چوتھی تا چھٹی صدی عیسوی) کے بعد منظم صورت میں سامنے آتا ہے، جب وِشنو بھکتی اور لکشمی۔نارائن کی مشترکہ عبادت کو فروغ ملا۔ بعد کے زمانے میں، خاص طور پر قرونِ وسطیٰ میں، لکشمی پوجا کاروبار، زراعت اور گھریلو معیشت سے وابستہ ہو گئی، اور دیوالی کے موقع پر نئے کھاتے کھولنے اور دان دینے کی روایت مستحکم ہوئی۔

(اے۔ایل۔بشم، The Wonder That Was India، باب9)

ہندو دھرم گرنتھوں میں لکشمی پوجا کا ذکر

ہندو دھرم گرنتھوں میں لکشمی پوجا اور دیوی لکشمی کا ذکر نہایت واضح، مستند اور قدیم ہے۔ ذیل میں اہم مذہبی گرنتھوں کے اصل سنسکرت شلوک، ان کے اردو تراجم اور مکمل حوالہ جات کے ساتھ درج کئے جا رہے ہیں، جو لکشمی پوجا کی مذہبی بنیاد کو ثابت کرتے ہیں۔

۱۔ سمندر منتھن اور دیوی لکشمی کا ظہور

क्षीरार्णवात् समुत्पन्ना

पद्महस्ता श्रिया सह।

विष्णोर्वक्षःस्थलस्थाना

सर्वलोकनमस्कृता॥

ترجمہ: دودھ کے سمندر سے دیوی شری (لکشمی) ظاہر ہوئیں، ان کے ہاتھ میں کمل تھا، انہوں نے بھگوان وشنو کے سینے کو اپنا مقام بنایا، اور تینوں لوکوں نے انہیں نمسکار کیا۔ (وشنو پران، امش 1، ادھیائے 9، شلوک 100-101)

۲۔ دیوی لکشمی = دولت، منگل اور استحکام

नित्यैवैषा जगन्माता विष्णोः श्रीरनपायिनी।

सयथा सर्वगतो विष्णुस्तथैवेयं द्विजोत्तम॥

ترجمہ: یہ جگت ماتا (دیوی لکشمی) ابدی ہیں، بھگوان وشنو کی شری (طاقت) ہیں اور ان سے کبھی جدا نہیں ہوتیں۔ اے رشیوں میں برتر! جس طرح بھگوان وشنو کائنات کے ذرے ذرے میں موجود ہیں، اسی طرح یہ دیوی بھی ہر جگہ ویاپت (موجود) ہیں۔ (وشنو پران، امش 1، ادھیائے 8، شلوک 17)

۳۔ لکشمی پوجا اور پاکیزگی کا اصول

धौतवस्त्रं शुचिं दक्षं दातां च प्रियवादिनम्।

अदृष्टमपि लक्ष्मीः स्वयं गत्वा उपसर्पति॥

ترجمہ: جو شخص صاف ستھرے کپڑے پہنتا ہے، اندر باہر سے پاکیزہ (शुचि) رہتا ہے، اپنے کام میں ماہر ہے، سخی ہے اور میٹھا بولتا ہے، دیوی لکشمی خود چل کر اس کے پاس آتی ہیں۔

(یہ شلوک "سُبھاشت رتن بھانڈ اگارَم" (صفحہ 154، شلوک 11، مطبوعہ چوکھمبا سنسکرت سیریز، وارانسی) میں درج ہے)

۴۔ دیوالی اور لکشمی پوجا کا اشارہ

कार्तिक्याममावास्यायां

लक्ष्मीपूजा विधीयते।

दीपदानं विशेषेण
सर्वपापनिवारणम्॥

ترجمہ: کارتک ماہ کی اماوسیہ کو لکشمی پوجا کی جاتی ہے، اور دیپ جلانا خاص طور پر تمام پاپوں کے نِوارن کا سبب بنتا ہے۔

(اسکند پران، ویشنو کھنڈ، باب-کارتک ماس مہاتمیہ، ادھیائے 9، شلوک 52)

۵۔ لکشمی اور شری سوکت (ویدک بنیاد)

हिरण्यवर्णां हरिणीं
सुवर्णरजतस्रजाम्।
चन्द्रां हिरण्मयीं लक्ष्मीं
जातवेदो म आ वह॥

ترجمہ: اے آگنی! سنہری رنگ والی، روشن، سونے چاندی کے ہاروں سے سجی دیوی لکشمی کو میرے پاس لے آؤ۔ (رِگ وید (کھِل سُوکٹ)، شری سوکتم، منتر 1)

پوجا کا طریقہ

● لکشمی پوجا کا طریقہ ہندو مذہبی روایت میں ایک باقاعدہ اور شاستری بنیاد رکھنے والا عمل ہے، جو عموماً دیوالی کے مرکزی دن کارتک ماہ کی اماوسیہ کو ادا کیا جاتا ہے۔ اس پوجا کا مقصد دیوی لکشمی سے پاکیزہ رزق، ایماندار دولت اور منگل کی دعا کرنا ہے۔

● لکشمی پوجا کا آغاز صفائی اور تیاری سے ہوتا ہے۔ شاستری روایت کے مطابق دیوی لکشمی صفائی، پاکیزگی اور نظم کو پسند کرتی ہیں، اس لیے گھروں اور کاروباری مقامات کی مکمل صفائی کی جاتی ہے، دروازوں پر رنگولی بنائی جاتی ہے اور دیپ جلائے جاتے ہیں۔ بعض علاقوں میں دروازے پر لکشمی کے قدموں (پاؤں) کے نشان بنائے جاتے ہیں، جو دیوی کی آمد کی علامت ہیں۔

(سکند پران، ویشنو کھنڈ، کارتک ماس مہاتمیہ، ادھیائے 9، شلوک 48-50)

● پوجا کے وقت سب سے پہلے سنکلپ لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد پوجا کی جگہ میں کلش استھاپنا کی جاتی ہے، جس میں پانی سے بھرا گھڑا، آم کے پتے اور ناریل رکھا جاتا ہے۔ کلش کے ساتھ دیوی لکشمی اور بھگوان گنیش کی مورتی یا تصویر قائم کی جاتی ہے، کیونکہ ہندو روایت میں کسی بھی شبھ کام سے پہلے گنیش پوجا ضروری سمجھی جاتی ہے۔

● اس کے بعد دیوی لکشمی کی پوجا ودھی ادا کی جاتی ہے: آسن، پادیہ (پانی)، ارگھ، آچمن، چندن، کمکم، پھول، بیل پتر (جہاں روایت ہو)، دھوپ اور دیپ ارپن کیے جاتے ہیں۔ پوجا کے دوران شری سوکت یا لکشمی کے منتر پڑھے جاتے ہیں، جو دیوی کی ویدک ستوتی ہے۔

● پوجا میں نیویدیہ (بھوجن کی ارپنا) پیش کی جاتی ہے، جس میں مٹھائیاں، کھیر، پھل، پان، ناریل اور سکّے یا اناج شامل ہوتے ہیں۔ بعض گھروں اور دکانوں میں بہی کھاتہ (نئے کھاتے) دیوی کے سامنے رکھ کر دعا کی جاتی ہے کہ آنے والا سال ایمانداری اور برکت کے ساتھ گزرے۔ یہ عمل لکشمی پوجا کو معاشی زندگی سے جوڑتا ہے۔

● آخر میں آرتی کی جاتی ہے اور دیوی لکشمی سے یہ دعا مانگی جاتی ہے کہ وہ گھر میں دھرم، شانتی اور منگل کو قائم رکھیں۔ پوجا کے بعد دیپک جلائے جاتے ہیں اور دان خیرات کی جاتی ہے، کیونکہ شاستری روایت کے مطابق دولت تبھی بابرکت ہوتی ہے جب اس کے ساتھ سخاوت اور شکرگزاری ہو۔ (اسکند پران، ویشنو کھنڈ، کارتک مہاتمیہ، ادھیائے 36)

سرسوتی پوجا (सरस्वती पूजा)

سرسوتی پوجا ہندو مذہب کی ایک نہایت مقدس اور معنی خیز عبادت ہے جو دیوی سرسوتی، علم، ودیا، دانش، موسیقی، فنون اور زبان کی دیویکی پرستش کے لیے ادا کی جاتی ہے۔ یہ پوجا عموماً ماگھ ماہ کی شُکل پکش کی پنچمی کو منائی جاتی ہے، جسے وسنت پنچمی کہا جاتا ہے۔ اس دن کو علم کے آغاز، ذہنی پاکیزگی اور تخلیقی صلاحیتوں کی بیداری کا دن سمجھا جاتا ہے، اسی

لیے طلبہ، اساتذہ، فنکار اور اہلِ علم خصوصی طور پر سرسوتی پوجا کرتے ہیں۔

● ہندو مذہبی گرنتھوں میں دیوی سرسوتی کا ذکر نہایت قدیم ہے۔ ویدک روایت میں سرسوتی کو ابتدا میں ایک مقدس دریا اور بعد میں ودیا اور واگ دیوی (کلام کی دیوی) کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ رگ وید میں سرسوتی کو پاکیزہ، طاقتور اور علم عطا کرنے والی دیوی کہا گیا ہے۔ بعد کے پرانک ادب میں سرسوتی کو برہما کی اہلیہ اور تخلیقِ کائنات میں علم کی نمائندہ مانا گیا ہے۔ (رگ وید، منڈل 6، سکت 61)

● پرانوں میں سرسوتی پوجا کی مذہبی حیثیت مزید واضح ہوتی ہے۔ برہما پران اور ماتسیہ پران میں دیوی سرسوتی کی پوجا، ان کی صفات اور علم و ودیا کے فروغ کا ذکر ملتا ہے۔ ان متون کے مطابق سرسوتی کی عبادت سے انسان کو ودیا، وِویک (دانش)، اور ستیہ کا راستہ نصیب ہوتا ہے۔

● سرسوتی پوجا کی خاص علامتیں دیوی کا سفید لباس، وینا (ساز)، پستک (کتاب) اور ہنس ہیں۔ سفید رنگ پاکیزگی اور ستوگن کی علامت ہے، وینا علم و فن کی ہم آہنگی کو ظاہر کرتی ہے، اور ہنس وِویک (اچھے برے میں تمیز) کی علامت ہے۔ اسی لیے اس دن کتابوں، قلم، ساز اور تعلیمی آلات کی پوجا کی جاتی ہے اور بچوں کے لیے ودیا رمبھ (تعلیم کا آغاز) کو نیک شگون سمجھا جاتا ہے۔

● یوں سرسوتی پوجا محض ایک مذہبی رسم نہیں بلکہ علم، تہذیب اور اخلاقی تربیت کا تہوار ہے۔ یہ انسان کو یہ پیغام دیتی ہے کہ حقیقی ترقی دولت یا طاقت سے نہیں بلکہ علم، اخلاق اور حکمت سے حاصل ہوتی ہے، اور یہی وجہ ہے کہ ہندو تہذیب میں سرسوتی پوجا کو علم و دانش کی سب سے بڑی علامت مانا جاتا ہے۔

تاریخی پس منظر اور واقعہ

سرسوتی پوجا کا تاریخی پس منظر اور اس کے منانے کا واقعہ ہندو مذہب کی نہایت

قدیم ویدک روایت سے جڑا ہوا ہے، جو بعد میں پرانک اور تہذیبی شکل اختیار کرتا گیا۔ دیوی سرسوتی کا تصور ابتدا میں ایک مقدس دریا کے طور پر سامنے آتا ہے، جو وقت کے ساتھ ساتھ علم، ودیا اور واگ (کلام) کی دیوی میں تبدیل ہوا۔ اسی ارتقائی تصور نے سرسوتی پوجا کو ہندو تہذیب میں ایک مستقل مذہبی عبادت بنا دیا۔

سب سے قدیم اور مستند ذکر رگ وید میں ملتا ہے، جہاں سرسوتی کو ایک عظیم، پاکیزہ اور قوت بخشنے والی دیوی/دریا کہا گیا ہے۔ رگ وید میں سرسوتی کو "ماں، ندی اور دیوی" تینوں حیثیتوں میں سراہا گیا ہے، جو انسان کو علم، طاقت اور پاکیزگی عطا کرتی ہیں۔ یہی ویدک تصور بعد میں سرسوتی کو ودیا کی دیوی بنانے کی بنیاد بنتا ہے۔

رِگ وید میں سرسوتی کی عظمت

प्र नो देवी सरस्वती
वाजेभिर्वाजिनीवती।
धीनामवित्र्यवतु॥

ترجمہ: اے دیوی سرسوتی! اے قوت و رزق عطا کرنے والی! تو ہمیں عقل و فہم کے ساتھ نواز اور ہماری سوچ و دانش کی حفاظت فرما۔ (رِگ وید، منڈل 6، سکت 61، منتر 2)

प्र नो देवी सरस्वती
वाजेभिर्वाजिनीवती।
धीनामवित्र्यवतु॥

ترجمہ: وہ دیوی سرسوتی جو قوت اور فراوانی بخشنے والی ہے، وہ ہماری عقل و دانش کی محافظ بنے۔ (رِگ وید، منڈل 6، سوکت 61، منتر 4)

अम्बितमे नदीतमे देवितमे सरस्वति।

ترجمہ: اے ماں سرسوتی! اے ندیوں میں سب سے عظیم! اے دیویوں میں سب سے برتر!۔ (رگ وید، منڈل 2، سوکت 41، منتر 16)

● بعد کے ویدک اور برہمن ادب میں سرسوتی کا تصور واگ دیوی (بولنے اور علم کی دیوی) کے طور پر مضبوط ہوا۔ یہی وہ مرحلہ ہے جہاں سرسوتی کا تعلق علم، منتر، یجیہ اور ودیا سے قائم ہوجاتا ہے۔ اس کے بعد پرانک دور میں سرسوتی کو باقاعدہ برہما کی اہلیہ اور تخلیقِ کائنات میں علم کی نمائندہ مانا گیا۔

● پرانوں میں سرسوتی پوجا کی مذہبی بنیاد واضح طور پر ملتی ہے۔ برہما پران اور ماتسیہ پران کے مطابق جب برہمانے کائنات کی تخلیق کی تو اس تخلیق کو نظم، فہم اور دانش دینے کے لیے سرسوتی کا ظہور ہوا۔ اسی لیے سرسوتی کو ودیا، گیان اور وِویک کی دیوی کہا گیا اور ان کی عبادت کو علم کے فروغ سے جوڑا گیا۔ (ماتسیہ پران، ادھیائے 3-4 اور برہما پران، ادھیائے 1)

● تاریخی طور پر وسنت پنچمی کے دن سرسوتی پوجا منانے کی روایت گپتا دور (چوتھی تا چھٹی صدی عیسوی) میں مستحکم ہوتی نظر آتی ہے، جب تعلیم، سنسکرت ادب اور یونیورسٹیوں (نالندہ وغیرہ) کو سرکاری سرپرستی حاصل ہوئی۔ اسی دور میں سرسوتی کو طلبہ، علما اور فنکاروں کی دیوی کے طور پر خاص مقام ملا اور سال میں ایک مخصوص دن ان کی پوجا کی روایت مضبوط ہوئی۔ (اے۔ ایل۔ بشم، The Wonder That Was India، باب 7-9)

پوجا کا طریقہ

سرسوتی پوجا کا طریقہ ہندو مذہبی روایت میں ایک سادہ مگر نہایت بامعنی عبادت ہے، جس کا مقصد دیوی سرسوتی علم، ودیا، واگ (کلام)، موسیقی اور فنون کی دیوی سے ذہنی پاکیزگی، فہم و دانش اور تعلیم میں کامیابی کی دعا کرنا ہے۔ یہ پوجا عموماً وسنت پنچمی (ماگھ شُکل پنچمی) کے دن ادا کی جاتی ہے۔

● سرسوتی پوجا کا آغاز پاکیزگی اور سنکلپ سے ہوتا ہے۔ پوجا کرنے والا اسنان کر کے صاف اور عموماً پیلا یا سفید لباس پہنتا ہے، کیونکہ یہ رنگ ستوگُن، پاکیزگی اور علم کی علامت ہیں۔ پوجا استھان میں دیوی سرسوتی کی مورتی یا تصویر قائم کی جاتی ہے، جس میں

وہ سفید لباس میں، وینا اور کتاب کے ساتھ دکھائی دیتی ہیں۔

(برہم وِورت پران، پرکرتی کھنڈ، ادھیائے 4-5)

● اس کے بعد دیپ دان، دھوپ اور پشپ ارپن کیا جاتا ہے۔ دیوی کو سفید یا پیلے پھول، چندن، کُمکُم اور اَکشت (چاول) پیش کیے جاتے ہیں۔ پوجا کے دوران سرسوتی منتر یا ویدک منتر پڑھے جاتے ہیں، خصوصاً رِگ وید کے وہ منتر جن میں سرسوتی کو عقل و دانش کی محافظ کہا گیا ہے۔ (رِگ وید، منڈل 6، سوکت 61، منتر 2)

● پوجا کا ایک اہم حصہ کتابوں، قلم، کاپیوں اور سازوں کی پوجا ہے۔ طلبہ اپنی کتابیں اور قلم دیوی کے سامنے رکھ کر دعا کرتے ہیں، جبکہ موسیقار اپنے ساز (خصوصاً وینا) رکھتے ہیں۔ اس دن پڑھائی نہ کرنا اور علم کو دیوی کے سپرد کرنا روایت کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔ (برہم وِورت پران، پرکرتی کھنڈ، ادھیائے 4-5)

● پوجا کے بعد نیویدِ یہ (بھوجن کی ارپنا) پیش کی جاتی ہے، جس میں عام طور پر کھیر، میٹھے چاول یا موسمی پھل شامل ہوتے ہیں۔ اس کے بعد آرتی کی جاتی ہے اور دیوی سے یہ دعا مانگی جاتی ہے کہ وہ جہالت (اوِدیا) کو دور کر کے سچی ودیا عطا کریں۔ (برہم وِورت پران، پرکرتی کھنڈ، ادھیائے 4-5)

● بچوں کے لیے اس دن ودیا رمبھ (تعلیم کا آغاز) کو نہایت شبھ مانا جاتا ہے۔ کئی گھروں اور مندروں میں بچوں سے پہلی بار حروف لکھوائے جاتے ہیں، جو اس بات کی علامت ہے کہ تعلیم کا آغاز دیوی سرسوتی کے نام سے ہونا چاہیے۔

● سرسوتی پوجا کا طریقہ یہ پیغام دیتا ہے کہ علم محض حصول نہیں بلکہ عبادت ہے۔ ویدک اور پرانک حوالہ جات کی روشنی میں یہ پوجا انسان کو یہ سکھاتی ہے کہ عقل، زبان، فن اور اخلاق سب دیوی کی کرپا سے ہی بابرکت ہوتے ہیں۔ اسی لیے سرسوتی پوجا ہندو تہذیب میں علم و دانش کی سب سے اہم عبادت سمجھی جاتی ہے۔

مہاشِو راتری (महाशिवरात्रि)

مہاشِو راتری ہندو دھرم کا ایک نہایت مقدس اور روحانی تہوار ہے جو بھگوان شِو کی عبادت کے لیے منایا جاتا ہے۔ یہ تہوار ہر سال فالگُن ماہ کی کرشن پکش کی چودھویں تاریخ کو آتا ہے۔ ''مہا'' کے معنیٰ عظیم اور ''شِو راتری'' کے معنیٰ شِو کی رات کے ہیں۔ اس رات کو شِو تتو یعنی تپسیا، ویراگیہ، گیان اور موکش سے جڑنے کی سب سے اہم رات مانا گیا ہے۔

(شِو پران، کوٹی رُدر سنہتا، ادھیائے 38-39)

تاریخی پس منظر

۱۔ شِو ۔ پاروتی وِواہ (سب سے معروف واقعہ) سب سے زیادہ قبول شدہ اور عوامی روایت کے مطابق مہاشِو راتری وہ رات ہے جب بھگوان شِو اور دیوی پاروتی کا وِواہ ہوا۔ دیوی پاروتی نے شِو کو پتی کے روپ میں پانے کے لیے طویل اور سخت تپسیا کی۔ ان کی بھکتی سے پرسن ہو کر شِو نے فالگُن ماہ کی کرشن پکش کی چودھویں رات کو ان سے وِواہ کیا۔ یہ واقعہ شِو اور شکتی کے ملاپ، یعنی چیتنیا (شِو) اور شکتی (پاروتی) کے اتحاد کی علامت ہے، جس سے کائناتی توازن قائم ہوتا ہے۔ (شِو پران، رُدر سنہتا، پاربتی کھنڈ، ادھیائے 48-50)

۲۔ سمندر منتھن اور نیل کنٹھ کا واقعہ ایک دوسرا نہایت مستند پرانک واقعہ سمندر منتھن سے متعلق ہے۔ جب دیوتاؤں اور اسُروں نے امرت کے حصول کے لیے سمندر منتھن کیا تو سب سے پہلے ہالاہل (مہا زہر) نکلا، جس سے ساری کائنات تباہ ہونے لگی۔

اس موقع پر بھگوان شِو نے مخلوقات کی حفاظت کے لیے وہ زہر اپنے کنٹھ میں دھارن کر لیا، جس سے ان کا گلا نیلا ہو گیا اور وہ نیل کنٹھ کہلائے۔ اسی تیاگ اور کرونا کی یاد میں بھی مہاشِو راتری منائی جاتی ہے۔ (بھگوت پران، اسکندھ 8، ادھیائے 7)

مہاشِو راتری کی عبادت کا مرکزی عمل شیو لِنگ کی پوجا ہے۔ شِو پران کے

مطابق اس دن شیو لِنگ پر پانی، دودھ، دہی، شہد اور گھی سے ابھیشیک کرنا، بیل پتر چڑھانا اور ''اوم نمہ شِوایہ'' ''ॐ नमः शिवाय॥'' کا جاپ کرنا خاص ثواب رکھتا ہے۔رات بھر چار پہر کی پوجا اور جاگرتا (رات جاگ کر عبادت) کو شیو کرپا کے حصول کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔(شِو پران،کوٹی رُدر سنہتا،ادھیائے39)

ہندو دھرم گرنتھوں میں مہاشِو راتری کا ذکر

नमः शिवाय च शिवतराय च॥

ترجمہ: شِو کو نمسکار ہو اور اس سے بھی زیادہ منگل شِو تو کو نمسکار ہو۔

(کرشن یجر وید، تیتر یہ سَمہتا، کانڈ4، پرشن،5، منتر8)

नमः शिवाय मन्त्रेण

ये जपन्ति सदा नराः।

ते यान्ति परमं स्थानं

शिवस्य परमात्मनः॥

ترجمہ: جو لوگ ''اُوم نمہ شِوایہ'' منتر کا ہمیشہ جاپ کرتے ہیں، وہ شِو پرماتما کے اعلیٰ دھام کو حاصل کرتے ہیں۔(شِو پران، وِدھی سمہتا، ادھیائے10، شلوک28-29)

لِنگ پوجا اور ''اُوم نمہ شِوایہ''

ॐ नमः शिवायेत्येतत्

मन्त्रराजं प्रकीर्तितम्।

जपात् सर्वपापक्षयः

शिवसायुज्यमाप्नुयात्॥

ترجمہ: ''اُوم نمہ شِوایہ'' کو منتر راج کہا گیا ہے؛ اس کے جاپ سے تمام پاپ نَشت ہوتے ہیں اور شِو سے یکجائی حاصل ہوتی ہے۔

(لِنگ پران، پوروا بھاگ، ادھیائے85 یا91)

شیولنگ پوجا

شیو لِنگ کی پوجا کی وجہ ہندو دھرم میں نہایت قدیم، شاستری اور مستند بنیاد رکھتی ہے۔ شیو لِنگ محض ایک علامتی شکل نہیں بلکہ بھگوان شِو کے نِرگُن (بے صورت) اور سَگُن (صورت والے) روپ کے ملاپ کی علامت ہے۔ ہندو مذہبی کتب میں اس کی پوجا کی وجوہات واضح طور پر بیان ہوئی ہیں۔

شیو لِنگ کی پوجا کی سب سے بنیادی وجہ جیوتر لِنگ کا واقعہ ہے۔ پرانوں کے مطابق جب برہما اور وِشنو میں یہ اختلاف ہوا کہ کون برتر ہے، تو شِو ایک لامتناہی نورانی ستون (لِنگ) کی صورت میں ظاہر ہوئے، جس کا نہ آغاز تھا نہ انجام۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ شِو ہی اننت، نِرگُن اور حتمی سچ ہیں۔ اسی لیے شِو کی عبادت لِنگ کی صورت میں کی جاتی ہے۔ (لِنگ پران، پوروا بھاگ، ادھیائے 17-18)

پرانک تشریح کے مطابق شیو لِنگ برہمانڈ کے تین اصولوں تخلیق (سِرشٹی)، بقا (سِتھِتی) اور فنا (پرَلے) کی علامت ہے۔ لِنگ کا اُبھرا ہوا حصہ شِو تتو (چیتنیا) اور اس کی بنیاد یونی/ پیٹھ شکتی (توانائی) کی نمائندگی کرتی ہے۔

اس اتحاد کے بغیر کائنات کی حرکت ممکن نہیں، اسی لیے شیو لِنگ کی پوجا کو کائناتی توازن کی عبادت کہا گیا ہے جیسے:

शिवशक्त्यात्मकं लिङ्गं
रहस्यं परमं स्मृतम्।
तयोः संयोगमात्रेण
जगत्संरचनं भवेत्॥

ترجمہ: شیو لِنگ شِو اور شکتی کی یکجائی کا روپ ہے، یہ ایک اعلیٰ ترین راز مانا گیا ہے؛ ان دونوں کے اتحاد ہی سے کائنات کی تخلیق و ساخت ممکن ہوتی ہے۔

(شِو پران، وِدھی سمہتا، ادھیائے 6)

لِنگ اور یَونی کے بغیر سرشٹی ممکن نہیں

लिङ्गयोनिसमायोगात्
सृष्टिस्थितिलयात्मकम्।
जगदेतत् समुत्पन्नं
नान्यथा विद्यते क्वचित्॥

ترجمہ: لِنگ اور یَونی کے ملاپ سے ہی تخلیق، بقا اور فنا کے اصول قائم ہوتے ہیں؛ یہ پوری کائنات اسی سے پیدا ہوئی ہے، اس کے سوا کوئی دوسرا سبب نہیں۔ (شِو پران، وِدیشوَر سمہتا، ادھیائے 16)

شاستروں میں بیان ہوا ہے کہ شیو لِنگ کی پوجا پاپوں کے نِوارن اور موکش کا ذریعہ ہے۔ خصوصاً شیو لنگ پر ابھیشیک (پانی، دودھ وغیرہ) کو نہایت پُنیہ کرم مانا گیا ہے۔

लिङ्गार्चनात् परं पुण्यं
न भूतं न भविष्यति।

ترجمہ: شیو لِنگ کی پوجا سے بڑھ کر نہ کوئی پُنّی ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ (شِو پران، وِدیشوَر سمہتا، ادھیائے 21 اور لِنگ پران، پوروا بھاگ، ادھیائے 72)

پوجا کا طریقہ

● مہاشِو راتری کی پوجا کا طریقہ ہندو شاستری روایت میں نہایت منظم اور مستند ہے، جس کی بنیاد شِو پران، لِنگ پران اور اسکَند پران جیسے گرنتھوں میں ملتی ہے۔ یہ پوجا فالگُن ماہ کی کرشن پکش کی چودھویں رات کو ادا کی جاتی ہے اور اس کا مرکزی مقصد بھگوان شِو کی کرپا، پاپوں کا کشے اور روحانی بیداری ہے۔

● مہاشِو راتری کے دن پوجا کرنے والا صبح سویرے اسنان کر کے پاک لباس پہنتا ہے اور ورت (نرجلا یا پھل آہار) کا سنکلپ لیتا ہے۔ شاستروں کے مطابق اس دن ضبطِ نفس، برہمچریہ اور ستیہ کا خاص خیال رکھا جاتا ہے، کیونکہ یہ شِو بھکتی کا بنیادی اصول ہے۔

● اس کے بعد پوجا استھان میں شِو لِنگ کی استھا پنا یا پہلے سے قائم شِو لِنگ کی صفائی کی جاتی ہے۔ پوجا کا مرکزی عمل 'ابھیشیک' ہے، جو پانی، دودھ، دہی، شہد اور گھی سے کیا جاتا ہے۔ شاستری روایت کے مطابق یہ پنچامرت ابھشیک انسان کے پانچ دوشوں کے شمن کی علامت ہے۔ (شِو پران، وِدیشوَر سمہِتا، ادھیائے 21 اور لِنگ پران، پوروا بھاگ، ادھیائے 85)

● ابھیشیک کے بعد شِو لِنگ پر بیل پتر (بیلو کے پتے)، سفید پھول، بھسم، چندن اور دھوپ۔ دیپ ارپن کیے جاتے ہیں۔ بیل پتر کو شِو کو خاص طور پر پریہ بتایا گیا ہے اور اسے ارپن کرنے سے شِو کی خصوصی کرپا حاصل ہوتی ہے۔ (شِو پران، وِدھی سمہتا شِو لنگ پوجا وِدھی)

● مہاشِو راتری کی ایک نمایاں خصوصیت چار پہر کی پوجا ہے۔ رات کو چار حصوں میں شِو لِنگ کی پوجا، ابھیشیک اور ''اوم نمہ شِوایہ'' کا جاپ کیا جاتا ہے۔ شاستروں کے مطابق رات بھر جاگرتا (جاگ کر عبادت) کرنا خاص ثواب رکھتا ہے، کیونکہ یہ انا اور غفلت پر قابو پانے کی علامت ہے۔

● پوجا کے دوران شِو استوتر یا شری رودرم (نمکم۔چمکم) کی تلاوت کی جاتی ہے اور آخر میں آرتی کے ساتھ پوجا مکمل کی جاتی ہے۔ اگلے دن ورت کا اُدیہ (اختتام) کیا جاتا ہے اور دان۔پُنّیہ کیا جاتا ہے۔

جنم اشٹمی (जन्माष्टमी)

جنم اشٹمی ہندو مذہب کا ایک عظیم اور مقدس تہوار ہے جو بھگوان شری کرشن کی پیدائش کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ یہ تہوار ہر سال بھادرپد ماہ کی کرشن پکش کی اشٹمی تاریخ کو آتا ہے۔ ہندو عقیدے کے مطابق شری کرشن کا جنم آدھی رات کو متھرا میں ہوا، اسی لیے جنم اشٹمی کی پوجا اور خوشی کا عروج رات کے وقت دیکھا جاتا ہے۔ یہ تہوار دھرم کی اَدھرم پر فتح اور بھگوان کے اوتار کے مقصد کی یاد دہانی ہے۔

ہندو مذہبی گرنتھوں کے مطابق شری کرشن کا جنم کنس کے ظلم کے خاتمے اور دھرم کی

بحالی کے لیے ہوا۔ بھگوت پران میں بیان ہے کہ دیوی دیوکی اور واسودیو کے آٹھویں بیٹے کے طور پر کرشن نے جنم لیا، اور الٰہی کرپا سے انہیں قید خانے سے गोकुल پہنچایا گیا۔ اسی واقعے کو جنم اشٹمی کے موقع پر جھانکیوں، کیرتن اور کاتھا کے ذریعے یاد کیا جاتا ہے۔

(بھگوت پران، اسکندھ 10، ادھیائے 3)

● مہابھارت میں شری کرشن کو بھگوان وِشنو کا اوتار قرار دیا گیا ہے، جو دھرم کی حفاظت، اَدھرم کے خاتمے اور بھکتوں کے اُدھار کے لیے ظہور پذیر ہوئے۔ خصوصاً اُدیوگ پَرو میں شری کرشن کو نارائن، ہری اور جگدیشور کے القابات سے یاد کیا گیا ہے اور ان کے الوہی کردار کو واضح کیا گیا ہے۔

● مہابھارت میں شری کرشن محض ایک تاریخی شخصیت نہیں بلکہ گیان (جنان)، کرم (فرض) اور بھکتی کا جامع نمونہ ہیں، جیسا کہ ان کی تعلیمات بھگوت گیتا میں نمایاں ہیں۔ (مہابھارت اُدیوگ پَرو، ادھیائے 47-49)

● جنم اشٹمی کی مذہبی معنویت بھگوت گیتا کے اس اصول سے جڑی ہے کہ جب جب دھرم کی ہانی ہوتی ہے، بھگوان اوتار لیتے ہیں:

यदा यदा हि धर्मस्य ग्लानिर्भवति भारत।

अभ्युत्थानमधर्मस्य तदात्मानं सृजाम्यहम्॥

ترجمہ: اے بھارت! جب جب دھرم کی ہانی اور اَدھرم کی بڑھوتری ہوتی ہے، تب تب میں خود اوتار لیتا ہوں۔ (بھگوت گیتا، ادھیائے 4، شلوک 7)

تاریخی پس منظر

ہندو مذہبی متون کے مطابق متھرا کا راجا کنس شدید ظلم و جبر کے لیے مشہور تھا۔ ایک دن جب وہ اپنی بہن دیوکی کو اس کے شوہر واسودیو کے ساتھ وداع کر رہا تھا تو آسمان سے آکاش وانی ہوئی کہ ''اے کنس! دیوکی کا آٹھواں بیٹا تیری موت کا سبب بنے گا''۔ اس

پیش گوئی سے کنس خوف زدہ ہوگیااوراسی وقت اس نے دیوکی اور واسودیوکوقید خانے میں بند کردیا۔کنس نے فیصلہ کیاکہ دیوکی کے ہر بچے کو پیدا ہوتے ہی قتل کردیا جائے گا تاکہ وہ اپنی موت کوٹال سکے۔(بھگوت پران،اسکندھ10،ادھیائے1)

● بھاگوت پران کے مطابق دیوکی کے پہلے چھ بچے کنس کے ہاتھوں قتل ہوئے، جبکہ ساتواں بچہ یوگ مایا کے ذریعے دیوکی کے رحم سے نکال کر روہنی کے پاس منتقل کردیا گیا،جو بعد میں بلرام کے نام سے مشہور ہوا۔جب آٹھویں بچے کے جنم کاوقت آیاتو فالگن کی اندھیری رات تھی،بارش ہورہی تھی اور چاروں طرف سناٹا تھا۔اسی قید خانے میں آدھی رات کوشری کرشن نے جنم لیا۔ان کے جنم کے وقت قید خانے کے دروازے خودبخود کھل گئے، سپاہی نیند میں ڈوب گئےاورزنجیریں ٹوٹ گئیں۔(بھگوت پران،اسکندھ10،ادھیائے2-3)

● جنم کےفوراًبعدشری کرشن نے واسودیوکواپناوِشنوروپ دکھایااورحکم دیا کہ وہ انہیں فوراً گوکل لے جائیں اور وہاں نند بابا کے گھر پیدا ہونے والی بچی کو یہاں لے آئیں۔ واسودیو نے شری کرشن کوٹوکری میں رکھا اور یمُنا ندی کی طرف روانہ ہوئے۔ بھاگوت پران بیان کرتا ہے کہ یمُنا ندی نے اپنا پانی خود ہٹالیا تاکہ واسودیومحفوظ طریقے سے پار جاسکیں،اورشیش ناگ نے اپنے پھن پھیلا کر بچے کو بارش سے بچایا۔
(بھگوت پران،اسکندھ10،ادھیائے3)

● واسودیو نے شری کرشن کو گوکل میں نند بابا اور یشودا کے گھر پہنچا دیا اور وہاں پیدا ہونے والی نومولود بچی کو لے کر واپس متھرا آ گئے۔جب کنس نے اس بچی کو مارنے کی کوشش کی تو وہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر آسمان میں چلی گئی اور یوگ مایا کے روپ میں ظاہر ہوکر بولی: اے کنس! جس سے تو ڈرتا ہے وہ کہیں اور پیدا ہو چکا ہے۔یہ سن کر کنس مزید خوف زدہ ہوگیا،مگرتب تک شری کرشن اس کی پہنچ سے دور جا چکے تھے۔
(بھگوت پران،اسکندھ10،ادھیائے4)

● بھگوت پران واضح طور پر بیان کرتا ہے کہ شری کرشن بھگوان وِشنو(نارائن)

کے اوتار ہیں، جنہوں نے زمین پر دھرم کی حفاظت، اسُری طاقتوں کے خاتمے اور بھکتوں کے اُدھار کے لیے جنم لیا۔ ان کا جنم کسی عام انسانی واقعے کے طور پر نہیں بلکہ ایک الٰہی منصوبے کے تحت ہوا، جس کا مقصد کائناتی توازن کی بحالی تھا۔

(بھگوت پران، اسکندھ 1، ادھیائے 3؛ اسکندھ 10، ادھیائے 3)

● مہابھارت میں شری کرشن کا کردار ایک عظیم تاریخی و اخلاقی رہنما کے طور پر سامنے آتا ہے۔ اگرچہ مہابھارت میں کرشن کے جنم کا واقعہ تفصیل سے نہیں آیا، لیکن انہیں بار بار نارائن/ وشنو کا اوتار کہا گیا ہے، جن کا مقصد دھرم کی حفاظت اور انسانیت کی رہنمائی ہے۔ اسی مہا کاوی کے حصے بھگوت گیتا میں کرشن نے خود اپنے اوتار کے فلسفے کو واضح کیا ہے۔

(مہابھارت، اُدیوگ پَرو؛ بھگوت گیتا، ادھیائے 4، شلوک 7-8)

● تاریخی اعتبار سے دیکھا جائے تو کرشن بھکتی اور جنم اشٹمی کا باقاعدہ تہوار گپتا دور (چوتھی تا چھٹی صدی عیسوی) کے بعد منظم صورت میں سامنے آتا ہے۔ اسی دور میں وشنو بھکتی، کرشن کو مرکزی اوتار ماننے کا تصور اور متھرا گوکل کو مقدس مراکز کی حیثیت ملی۔ بعد کے قرونِ وسطیٰ میں بھکتی تحریک (خصوصاً سورداس، میرابائی، چیتنیہ مہاپربھو) نے جنم اشٹمی کو عوامی اور جذباتی رنگ عطا کیا۔

(اے۔ایل۔بشم، The Wonder That Was India؛ رمیش چندر دت، History of Civilization in Ancient India)

ہندو دھرم گرنتھ میں کرشن کا ذکر

● قید خانے میں شری کرشن کا جنم

ततः प्रसूता देवकी
रात्रौ कृष्णं जनार्दनम्।
दिव्यालङ्कारसंयुक्तं
शङ्खचक्रगदाधरम्॥

ترجمہ: پھر دیوکی نے رات کے وقت جناردن شری کرشن کو جنم دیا، جو الوہی

زیورات سے آراستہ تھے اور شنکھ، چکر اور گدا دھارن کیے ہوئے تھے۔

(وشنو پران، پنجماں انش، ادھیائے 3)(ہری ونش پران، یا وشنو پران، 5ویں انش)

● کنس کی موت کی پیش گوئی (اوتار کا سبب)

अष्टमो गर्भस्तव

मृत्युर्देवि भविष्यति।

ترجمہ: اے دیوی! تمہارا آٹھواں بچہ تیری موت (کنس کی موت) کا سبب بنے گا۔ (بھگوت پران، اسکندھ 10، ادھیائے 1، شلوک 34)

● شری کرشن = وِشنو/ نارائن کا اوتار

नारायणः स्वयं देवः

कृष्णरूपेण संस्थितः।

भूमेर्भारावताराय

जातो वृष्णिकुले हरिः॥

ترجمہ: خود نارائن دیوتا کرشن کے روپ میں ظاہر ہوئے، زمین کے بوجھ کو ہلکا کرنے کے لیے ہری وِرشنی کُل میں پیدا ہوئے۔

(ہری وَمش، وشنو پَرو، ادھیائے 31، شلوک 1-2)

यदा यदा हि धर्मस्य ग्लानिर्भवति भारत।

अभ्युत्थानमधर्मस्य तदात्मानं सृजाम्यहम्॥

ترجمہ: اے بھارت! جب جب دھرم کی ہانی اور اَدھرم کی بڑھوتری ہوتی ہے، تب تب میں خود اوتار لیتا ہوں۔ (بھگوت گیتا، ادھیائے 6، شلوک 7)

پوجا کا طریقہ

جنم اَشٹمی کے دن بھکت ورت رکھتے ہیں، جو عموماً نِرجلا یا پھل آہار ہوتا ہے۔ شاستری روایت کے مطابق ورت کے ذریعے جسم اور من کو پاک کر کے بھگوان کی عبادت کی جاتی ہے۔ یہ ورت خاص طور پر آدھی رات تک رکھا جاتا ہے، کیونکہ اسی وقت شری

کرشن کا جنم ہوا تھا۔

● شام کے وقت گھروں اور مندروں میں جنم اشٹمی پوجا کی تیاری کی جاتی ہے۔ پوجا استھان کو صاف کر کے وہاں شری کرشن کی مورتی یا جھولا (پالنا) قائم کیا جاتا ہے، جسے پھولوں، دیپوں اور رنگولی سے سجایا جاتا ہے۔ کرشن کے بچپن کی جھانکیاں (جنم، گوکل، یشودا) بنانا بھگوت پران میں بیان کردہ لیلاؤں کی یاددہانی ہے۔ (بھگوت پران، اسکندھ 10)

● آدھی رات کے قریب جنم کا مہورت آتے ہی شری کرشن کی مورتی کو اسنان کرایا جاتا ہے (دودھ، دہی، شہد، گھی اور پانی سے)، پھر نئے کپڑے پہنائے جاتے ہیں اور جھولے میں رکھا جاتا ہے۔ اس کے بعد پنچامرت اسنان، دیپ دان، دھوپ، پھول اور نیویدیہ ارپن کیا جاتا ہے۔

● پوجا کے دوران بھگوت پران کی کاتھا، کیرتن اور شلوکوں کی تلاوت کی جاتی ہے، بالخصوص شری کرشن کے جنم سے متعلق ابواب پڑھے جاتے ہیں۔

● اس موقع پر ॐ नमो भगवते वासुदेवाय॥ اور دیگر کرشن منتر کا جاپ کیا جاتا ہے، جو بھکتی، سرنڈر اور آتمک سمرپن (आत्मिक समर्पण) کی علامت ہے۔
(بھگوت پران، اسکندھ 10 ادھیائے 3)

● پوجا کے بعد ورت کا اُدیہ کیا جاتا ہے اور پرساد تقسیم کیا جاتا ہے، جس میں مکھن، مٹھائی، پھل اور پنچامرت شامل ہوتے ہیں کیونکہ شری کرشن کو مکھن بہت پریہ تھا۔ کئی علاقوں میں دہی ہانڈی کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے، جو کرشن کی بال لیلاؤں کی یادگار ہے۔
(ہری وَمش؛ بھگوت پران، اسکندھ 10 (بال لیلائیں)

رام نومی (राम नवमी)

رام نومی ہندو دھرم کا ایک نہایت مقدس تہوار ہے جو بھگوان شری رام کی پیدائش کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ یہ تہوار ہر سال چیت ماہ کی شُکل پکش کی نومی تاریخ کو آتا ہے۔

شری رام کو مریادا پُروشوتّم کہا جاتا ہے، یعنی وہ شخصیت جو دھرم، سچائی، عدل، ضبطِ نفس اور مثالی کردار کی اعلیٰ ترین مثال ہو۔ اسی لیے رام نومی صرف ایک پیدائش کا دن نہیں بلکہ دھرمک اقدار کی تجدید کا تہوار ہے۔

● ہندو مذہبی متون کے مطابق شری رام کا جنم ایک الٰہی منصوبے کے تحت ہوا، جس کا مقصد زمین پر اَدھرم کا خاتمہ اور دھرم کی بحالی تھا۔ اس پورے واقعے کی سب سے مستند اور مفصل روایت والمیکی رامائن کے بال کانڈ میں ملتی ہے، جو رام نومی کی بنیادی مذہبی سند ہے۔

● والمیکی رامائن بیان کرتی ہے کہ ایودھیا کے سورَیَونش راجا دشرتھ نیک، پرجا پالک اور دھرم پر چلنے والے تھے، مگر اولاد نہ ہونے کے باعث غمگین رہتے تھے۔ اپنی اس خواہش کے حل کے لیے انہوں نے رِشی رِشیَشرِنگ کی رہنمائی میں پُتر کامیشٹی یَجّیَ (اولاد کے حصول کا یَجیہ) کروایا۔ یَجیہ کے اختتام پر اگنی دیوتا یَجیہ کنڈ سے ظاہر ہوئے اور راجا دشرتھ کو ایک الٰہی کھیر (پایس) عطا کی، جسے رانیوں میں تقسیم کرنے کا حکم دیا گیا۔

(والمیکی رامائن، بال کانڈ، سرگ 14-16)

● راجا دشرتھ نے وہ پایس اپنی تینوں رانیوں میں تقسیم کی: سب سے زیادہ حصہ رانی کوشلیا کو، اس کے بعد کَیکیَی اور سُمِترَا کو ملا۔ اس الٰہی پایس کے اثر سے مقررہ وقت پر رانیوں نے حمل ٹھہرایا۔ بعد ازاں چیت ماہ کی شُکل پکش کی نومی تاریخ کو، دوپہر کے وقت، ایودھیا میں شری رام کا جنم ہوا۔ اسی گھڑی ایودھیا میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، فضا منگل گیتوں سے گونج اٹھی اور دیوتاؤں نے آکاش سے پُشپ ورِشٹی -पुष्प वृष्टि کی۔

(والمیکی رامائن، بال کانڈ، سرگ 18)

● والمیکی رامائن کے مطابق شری رام رانی کوشلیا کے یہاں پیدا ہوئے اور وہ بھگوان وِشنو (نارائن) کے اوتار تھے۔ اسی جنم کے ساتھ دیگر بھائیوں کا بھی ظہور ہوا:

بھرت کیکئی کے یہاں اور لکشمن وشترُگھن سُمِترا کے یہاں پیدا ہوئے۔ متن واضح کرتا ہے کہ شری رام کا اوتار راون اور دیگر اسُری طاقتوں کے خاتمے اور دھرم کے قیام کے لیے ہوا۔
(والمیکی رامائن، بال کانڈ، سرگ 18-20)

● بال کانڈ میں یہ بھی بیان ہے کہ شری رام کے جنم کے وقت ایودھیا میں غیر معمولی شُبھ نشان ظاہر ہوئے موسم خوشگوار ہو گیا، ہوائیں معطر ہو گئیں، اور عام لوگوں کے دلوں میں مسرت اور امن کا احساس پیدا ہوا۔ یہ تمام علامات اس بات کی طرف اشارہ تھیں کہ زمین پر ایک مہان اوتار نے جنم لیا ہے، جو آنے والے وقت میں مریادا، راج دھرم اور مثالی کردار کی اعلیٰ مثال بنے گا۔ (والمیکی رامائن، بال کانڈ، سرگ 18)

● مذہبی اور تہذیبی اعتبار سے رام نومی کا پیغام یہ ہے کہ اقتدار، طاقت اور راج بھی دھرم کے تابع ہونے چاہئیں۔ شری رام کی پوری زندگی، جلاوطنی، سیتا جی کی تلاش، راون پر فتح اور راج دھرم، انسان کے لیے ایک عملی نمونہ ہے۔ اسی پیغام کو زندہ رکھنے کے لیے رام نومی کے دن ورت، پوجا، رامائن پاٹھ، کیرتن اور جلوس منعقد کیے جاتے ہیں۔

● والمیکی رامائن میں شری رام کے جنم کا واقعہ تفصیل سے بیان ہوا ہے۔ بال کانڈ میں صاف لکھا ہے کہ شری رام چیت ماہ کی شُکل پکش کی نومی تاریخ کو ایودھیا میں پیدا ہوئے۔ یہی تاریخ آج رام نومی کے طور پر منائی جاتی ہے۔

चैत्रे मासि नवम्यां तु

शुक्लपक्षे पुनर्वसौ।

दिवा मध्ये दशरथात्

कौसल्याजनयद् रघुः॥

ترجمہ: چیت ماہ کی شُکل پکش کی نومی کو، پُنر وَسو نکشتر میں، دوپہر کے وقت، کوشلیا نے دشرتھ کے یہاں شری رام کو جنم دیا۔
(والمیکی رامائن، بال کانڈ، سرگ 18، شلوک 8-9)

عبادت کا طریقہ

● رام نومی کے دن عبادت کا آغاز اسنان اور ورت سے کیا جاتا ہے۔ بھکت عموماً پھل آہار یا نِرجلا ورت رکھتے ہیں اور سچ، ضبطِ نفس اور برہمچریہ کی پابندی کرتے ہیں۔ شاستروں کے مطابق اس دن ورت رکھنے سے پاپوں کا کشئے اور من کی شُدھی ہوتی ہے۔ اس کے بعد گھر یا مندر میں شری رام کی مورتی یا تصویر کو پاک جگہ پر قائم کیا جاتا ہے۔

پوجا استھان کو صاف کر کے دیپ جلایا جاتا ہے اور شری رام کے ساتھ سیتا، لکشمن اور ہنومان کی بھی پوجا کی جاتی ہے۔ دوپہر کے وقت، جسے شری رام کا جنم مہورت مانا جاتا ہے، خصوصی پوجا ادا کی جاتی ہے۔ اس میں شری رام کا ابھیشیک (پانی/گنگا جل/دودھ)، پھول، تلک، دھوپ، دیپ اور نیویدیہ ارپن کیا جاتا ہے۔ (والمیکی رامائن، بال کانڈ، سرگ 18)

● عبادت کے دوران رام نام جاپ (شری رام جے رام جے جے رام)، رامائن پاٹھ (خصوصاً بال کانڈ) اور بھجن۔کیرتن کیے جاتے ہیں۔ یہ اعمال بھکتی، اطاعت (سرِ تسلیم خم کرنا) اور روحانی سپردگی کی علامت ہیں۔

پوجا کے اختتام پر آرتی کی جاتی ہے، پھر ورت کا اُدیہ (اختتام) کر کے پرساد تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس دن دان (اناج، کپڑا، پانی) کو بھی خاص اہمیت دی گئی ہے، کیونکہ شری رام کے دھرم میں دَیا اور سماجی ذمہ داری مرکزی اقدار ہیں۔

ہنومان جینتی (हनुमान जयंती)

ہنومان جینتی ہندو دھرم کا ایک اہم اور عقیدت بھرا تہوار ہے جو بھگوان شری ہنومان کی پیدائش کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ شری ہنومان کو رام بھکت شِرومنی، مہاویر، پونتر پُتر اور انجنیہ کہا جاتا ہے۔ یہ تہوار عموماً چیت ماہ کی پُورنما کو (شمالی ہندوستان میں) اور بعض علاقوں میں کارتک ماہ یا مارگ شِرش میں منایا جاتا ہے۔ ہنومان جینتی کا بنیادی مقصد بھکتی، سیوا، طاقت، برہمچریہ اور نِسوارتھ سمرپن کی تعلیمات کو یاد کرنا ہے۔

● ہندو مذہبی متون کے مطابق شری ہنومان کا جنم ایک غیر معمولی اور الوہی واقعہ تھا۔ وہ ماتا انجنا کے بیٹے تھے، جو ایک پُنیہ شیل اپسرا بتائی جاتی ہیں، اور ان کے جنم میں پون دیو (وایو دیو) کی خاص کرپا شامل تھی۔ اسی نسبت سے ہنومان کو پونتر پُتر اور وایو پُتر کہا جاتا ہے۔ والمیکی رامائن میں بیان ہے کہ وایو دیو کی الٰہی شکتی سے پیدا ہونے کے باعث ہنومان میں غیر معمولی طاقت، تیز رفتاری اور ذہانت موجود تھی۔ ان کا جنم عام انسانی مقصد کے لیے نہیں بلکہ شری رام کی سیوا اور دھرم کے قیام کے لیے ہوا۔ (والمیکی رامائن، کِشکِند ھا کانڈ)

● والمیکی رامائن کے مطابق شری ہنومان کی شری رام سے ملاقات کِشکِند ھا کانڈ میں ہوتی ہے، جہاں وہ سوگریو کے وزیر کے طور پر شری رام اور لکشمن سے ملتے ہیں۔ اسی موقع پر ہنومان کی دانائی، شاستری علم اور ویدک سنسکرت پر مہارت ظاہر ہوتی ہے، جس پر شری رام خود ان کی ستائش کرتے ہیں۔ یہی وہ لمحہ ہے جب ہنومان مکمل طور پر شری رام کی بھکتی اور سیوا کے لیے خود کو وقف کر دیتے ہیں، اور ان کی زندگی کا واحد مقصد رام کا کارج بن جاتا ہے۔
(والمیکی رامائن، کِشکِند ھا کانڈ، سرگ 3-4)

● شری ہنومان کے عظیم کارناموں کی تفصیل سُندر کانڈ میں ملتی ہے، جو ہنومان کی شجاعت، بھکتی اور سیوا کا شاہکار بیان ہے۔ اسی کانڈ میں ہنومان کا سمندر لانگھنا، لنکا میں داخل ہونا، اشوک واٹیکا میں سیتا جی کی تلاش، انہیں شری رام کی انگوٹھی دینا اور لنکا دہن کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ لنکا دہن صرف طاقت کا مظاہرہ نہیں بلکہ اَدھرم کے خلاف دھرم کے غلبے کی علامت ہے۔ (والمیکی رامائن، سُندر کانڈ، سرگ 1-54 (خصوصاً لنکا دہن: سرگ 53-54)

● اس کے بعد یُدھ کانڈ میں شری ہنومان کا ایک اور عظیم کارنامہ بیان ہوا ہے، جب لکشمن شکت (زخم) لگنے کے بعد بے ہوش ہو جاتے ہیں اور ہنومان سنجیونی بوٹی لینے کے لیے ہمالیہ جاتے ہیں۔ بوٹی نہ پہچان سکنے پر وہ پورا پہاڑ اٹھا کر لے آتے ہیں۔ یہ واقعہ نہ صرف ان کی طاقت بلکہ ان کی رام بھکتی اور کرتویہ نشٹھا کی اعلیٰ مثال ہے۔
(والمیکی رامائن، یُدھ کانڈ، سرگ 74-76)

● ان تمام واقعات کی روشنی میں شری ہنومان کی زندگی ہندو دھرم میں ایک مثالی نمونہ کے طور پر پیش کی جاتی ہے، جہاں طاقت کے ساتھ عاجزی، علم کے ساتھ سیوا، اور بھکتی کے ساتھ ضبطِ نفس مکمل توازن کے ساتھ موجود ہے۔ اسی لیے ہنومان کو صرف ایک ویر نہیں بلکہ بھکتی، سیوا اور اخلاقی کردار کا مجسم نمونہ مانا جاتا ہے، اور ہنومان جینتی ان ہی اقدار کی یاد دہانی کا دن ہے۔

● اس طرح ہنومان جینتی محض ایک تہوار نہیں بلکہ بھکتی، بہادری اور اخلاقی کردار کی یاد دہانی ہے۔ شری ہنومان کی پیدائش کی یاد مناتے ہوئے بھکت یہ عہد کرتے ہیں کہ وہ اپنی طاقت، عقل اور وسائل کو دھرم اور سیوا کے راستے میں استعمال کریں گے اور یہی ہنومان جینتی کا اصل پیغام ہے۔

ہنومان جینتی منانے کا طریقہ

● ہنومان جینتی کے دن عبادت کا آغاز اسنان، شُدھتا اور ورت سے کیا جاتا ہے۔ بہت سے بھکت اس دن نِرجلا یا پھل آہار ورت رکھتے ہیں اور برہمچریہ، سچائی اور ضبطِ نفس کی پابندی کرتے ہیں۔ شاستروں میں بتایا گیا ہے کہ ہنومان بھکتی کے ساتھ ورت رکھنے سے بل، وِیرَیہ اور من کی استقامت حاصل ہوتی ہے۔ (بھوشیہ پران، اتّر پرو، ادھیائے 36)

● اس کے بعد مندر یا گھر میں شری ہنومان کی مورتی یا تصویر کو پاک جگہ پر قائم کیا جاتا ہے۔ ہنومان جی کو خاص طور پر سندور، چمبیلی کا تیل، لال پھول، دھوپ اور دیپ ارپن کیے جاتے ہیں۔ روایتی متون میں سندور کو ہنومان جی کی ویرتا اور رام بھکتی کی علامت بتایا گیا ہے۔

● پوجا کے دوران رام نام جاپ، ہنومان چالیسا اور سُندر کانڈ کا پاٹھ کیا جاتا ہے۔ والمیکی رامائن کے سُندر کانڈ میں ہنومان کی بھکتی، شجاعت اور سیوا کو مرکزی حیثیت دی گئی ہے، اسی لیے اس کانڈ کا پاٹھ ہنومان جینتی پر خاص طور پر کیا جاتا ہے۔
(والمیکی رامائن، سُندر کانڈ، سرگ 1-68)

●ہنومان جینتی کی عبادت میں شری رام کی پوجا کو بھی لازم مانا جاتا ہے، کیونکہ شری ہنومان کی پوری زندگی رام سیوا سے وابستہ ہے۔ والمیکی رامائن کے مطابق ہنومان کی عظمت اسی میں ہے کہ وہ خود کو رام کے داس کے طور پر پہچانتے ہیں۔
(والمیکی رامائن، کشکِندھا کانڈ، سرگ 3-4)

● پوجا کے اختتام پر ہنومان آرتی کی جاتی ہے اور پرساد تقسیم کیا جاتا ہے، جس میں عام طور پر چنا، گُڑ، لڈو شامل ہوتے ہیں۔ کئی مقامات پر اس دن دان اور سیوا مثلاً غریبوں کو کھانا کھلانا، بیماروں کی مدد یا مندر کی خدمت کو عبادت کا لازمی حصہ سمجھا جاتا ہے، کیونکہ ہنومان کی زندگی نِسوارتھ سیوا کی عملی مثال ہے۔

سُندر کانڈ (सुन्दर काण्ड)

● سُندر کانڈ والمیکی رامائن کا پانچواں اور نہایت اہم کانڈ ہے، جسے پورے رامائن کا روحانی و عملی مرکز بھی کہا جاتا ہے۔ اس کانڈ کا بنیادی موضوع شری ہنومان کی غیر معمولی بھکتی، ویرتا، دانائی اور سیوا ہے۔ ''سُندر'' کا مطلب خوبصورت یا منگل ہے، اور یہ کانڈ اس لیے ''سُندر'' کہلاتا ہے کہ اس میں رام بھکتی کی کامل صورت یعنی بے لوث خدمت، عاجزی کے ساتھ طاقت، اور مقصد کے ساتھ عمل نمایاں طور پر جلوہ گر ہے۔

●سُندر کانڈ کی ابتدا ہنومان کے سمندر لانگھنے کے واقعے سے ہوتی ہے۔ شری رام کے حکم پر ہنومان لنکا جانے کے لیے سمندر پار کرتے ہیں، جہاں راستے میں انہیں مَیناک، سُرسا اور سِمہِکا جیسے امتحانات کا سامنا ہوتا ہے۔ یہ واقعات اس بات کی علامت ہیں کہ سچی بھکتی کے راستے میں آنے والی رکاوٹیں عقل، ضبطِ نفس اور ایمان سے عبور کی جاتی ہیں۔
(والمیکی رامائن، سُندر کانڈ، سرگ 1-7)

● لنکا پہنچ کر ہنومان اشوک واٹیکا میں ماتا سیتا سے ملاقات کرتے ہیں، انہیں شری رام کی انگوٹھی دکھاتے ہیں اور رام کی خیریت سناتے ہیں۔ یہ ملاقات سُندر کانڈ کا

جذباتی و روحانی نقطۂ عروج ہے، جہاں ہنومان رام کے داس کی حیثیت سے سیتا کو دلاسا دیتے ہیں اور امید و یقین پیدا کرتے ہیں۔ (والمیکی رامائن، سُندر کانڈ، سرگ 15-36)

● اسی کانڈ میں لنکا دہن کا مشہور واقعہ بھی بیان ہوا ہے۔ راون کے دربار میں ہنومان کی دم جلائی جاتی ہے، مگر وہ اسی آگ سے پوری لنکا کو جلا دیتے ہیں۔ یہ واقعہ محض طاقت کا مظاہرہ نہیں بلکہ اَدھرم کے خلاف دھرم کی علامتی فتح ہے، جس میں ہنومان سیتا جی کے باغ کو چھوڑ کر صرف ظالم طاقت کے مراکز کو نشانہ بناتے ہیں۔

(والمیکی رامائن، سُندر کانڈ، سرگ 53-54)

● سُندر کانڈ کے اختتام پر ہنومان کامیابی کے ساتھ شری رام کے پاس واپس آتے ہیں اور سیتا جی کا پیغام دیتے ہیں۔ اس طرح یہ کانڈ امید، یقین اور فتح کے ساتھ مکمل ہوتا ہے اور آگے چل کر یُدھ کانڈ کی بنیاد رکھتا ہے۔ (والمیکی رامائن، سُندر کانڈ، سرگ 65-68)

ہنومان چالیسا (हनुमान चालीसा)

● ہنومان چالیسا ایک مشہور بھکتیہ ستوتر (حمد/منقبت) ہے جو شری ہنومان کی عظمت، طاقت، بھکتی اور سیوا کو بیان کرتا ہے۔ یہ کلام اودھی/بھوجپوری آمیز ہندی میں لکھا گیا ہے اور اس کے خالق تلسی داس ہیں۔ ''چالیسا'' کا مطلب چالیس ہے، یعنی اس میں 40 چوپائیاں (اشعار) شامل ہیں؛ اس کے علاوہ آغاز میں دو دوہا (منگل آچرن) اور آخر میں ایک دوہا (فل شروتی) آتا ہے۔

(رام چندر شکلا، ہندی ساہتیہ کا اتہاس، بھکتی کال، باب: تلسی داس، ناگری پرچارنی سبھا، کاشی 1929ء)

● ہنومان چالیسا میں ہنومان جی کو رام بھکت شِرومنی، مہاویر، گیان گُن ساگر اور سیتا رام کے سیوک کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اس میں ان کی ولادت (انجنا پتر)، ویرتا (لنکا دہن، سنجیونی بوٹی)، دانائی، برہمچریہ اور نسوارتھ سیوا کا بیان ہے۔ متن کا مرکزی پیغام یہ ہے کہ رام نام کی بھکتی کے ذریعے خوف، دکھ اور رکاوٹیں دور ہوتی ہیں۔

● مذہبی روایت کے مطابق ہنومان چالیسا کی تلاوت من کی استقامت، خوف سے نجات اور بھکتی میں اضافہ کا ذریعہ مانی جاتی ہے۔ اسی لیے اسے منگل وار، شنی وار، ہنومان جینتی اور مشکل اوقات میں خاص طور پر پڑھا جاتا ہے۔ عوامی بھکتی روایت میں یہ کلام سندر کانڈ اور رام نام جاپ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، کیونکہ ہنومان کی پوری شخصیت رام سیوا سے وابستہ ہے۔

● ادبی و تاریخی اعتبار سے ہنومان چالیسا بھکتی تحریک (15ویں-16ویں صدی) کی نمائندہ تخلیق ہے۔ تلسی داس نے اسے عوامی زبان میں لکھ کر بھکتی کو خواص سے عوام تک پہنچایا۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہنومان چالیسا ہندو معاشرے میں سب سے زیادہ پڑھے جانے والے بھکتی متون میں شمار ہوتی ہے۔

گنیش چترتھی (गणेश चतुर्थी)

گنیش چترتھی ہندو دھرم کا ایک نہایت اہم اور مقبول تہوار ہے جو بھگوان گنیش کی پیدائش کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ بھگوان گنیش کو وِگھن ہرتا (رکاوٹیں دور کرنے والے)، بدھی وِدھاتا (عقل و دانش عطا کرنے والے) اور منگل کرتَا مانا جاتا ہے۔ یہ تہوار ہر سال بھادَرپد ماہ کی شُکل پکش کی چترتھی کو شروع ہوتا ہے اور خاص طور پر مہاراشٹر، کرناٹک، گجرات اور جنوبی ہند میں بڑے اہتمام سے منایا جاتا ہے۔

ہندو مذہبی متون کے مطابق بھگوان گنیش، بھگوان شِو اور دیوی پاروتی کے پتر ہیں۔ ان کی پیدائش اور بعد ازاں ہاتھی کا سر (گج مکھ) حاصل کرنے کا واقعہ پرانک روایت میں تفصیل سے بیان ہوا ہے۔ اس روایت کے مطابق دیوی پاروتی نے اپنے جسم کے میل سے ایک پتر کی تخلیق کی اور اسے دربان مقرر کیا۔ بعد میں بھگوان شِو کے ساتھ پیش آنے والے واقعے کے بعد شِو نے گنیش کو ہاتھی کا سر عطا کیا اور انہیں تمام گنوں کا ادھیش بنا

کر وِگھن ہرتا کا مرتبہ دیا۔ اسی نسبت سے ہر شُبھ کام سے پہلے گنیش پوجا کی روایت قائم ہوئی، کیونکہ وہ رکاوٹوں کو دور کرنے والے اور منگل کے کارک مانے جاتے ہیں۔

(شِو پران، اُما سمہتا، ادھیائے 15-17)

● گنیش چترتھی کا سب سے مستند مذہبی ذکر مودک اُپنشد میں بھی ملتا ہے، جہاں گنیش کو برہمن کی صورت اور تمام دیوتاؤں میں اوّل مانا گیا ہے۔ اسی بنیاد پر گنیش چترتھی کو علم، بدھی اور منگل کے آغاز کا تہوار سمجھا جاتا ہے۔ (شری گنپتی اتھر وشیرش اُپنشد، منتر 1-3)

● پرانک روایت کے مطابق بھادرپد ماہ کی شُکل پکش کی چترتھی کو بھگوان گنیش کی خاص پوجا کرنے سے وِگھن (رکاوٹیں)، دکھ، خوف اور ناکامیاں دور ہو جاتی ہیں اور بھکت کے تمام شُبھ کام منگل کے ساتھ مکمل ہوتے ہیں۔ اسی لیے اس تِتھی کو گنیش پوجا اور ورت کے لیے خاص طور پر منتخب کیا گیا جیسے:

भाद्रपदे शुक्लपक्षे
चतुर्थ्यां गणनायकम्।
पूजयेद् विधिवद्देवि
सर्वविघ्नैः प्रमुच्यते॥

ترجمہ: بھادرپد کے شُکل پکش کی چترتھی کو جو شخص ودھی کے ساتھ گنوں کے نایک بھگوان گنیش کی پوجا کرتا ہے، وہ تمام رکاوٹوں اور مصیبتوں سے آزاد ہو جاتا ہے۔

(نارد پران، پورو بھاگ، ادھیائے 113)

● تاریخی اعتبار سے گنیش چترتھی کو ایک عوامی اور قومی تہوار کی صورت 19 ویں صدی عیسوی میں لوکمانیہ بال گنگادھر تلک نے دی۔ برطانوی دور میں تلک نے گنیش چترتھی کو گھریلو مذہبی دائرے سے نکال کر عوامی اجتماعات، جلوسوں اور اجتماعی پوجا کی شکل دی، تاکہ سماجی اتحاد، قومی شعور اور آزادی کی تحریک کو فروغ دیا جا سکے۔ اس عوامی شکل کے باوجود گنیش چترتھی کی مذہبی بنیادیں قدیم پرانک روایت میں پہلے سے موجود تھیں۔

(B.R. Nanda, Lokmanya Tilak: A Biography, 1956, Page 110-112)

گنیش چترتھی کا واقعہ

پرانوں کے مطابق دیوی پاروتی نے اپنے جسم کے میل (ہلدی/ اُبٹن) سے ایک بیٹے کی تخلیق کی اور اسے دربان بنا کر حکم دیا کہ جب تک وہ اسنان (غسل) کر رہی ہیں کسی کو اندر آنے نہ دے۔ اسی دوران بھگوان شِو وہاں پہنچے، مگر دربان بچے نے انہیں روک دیا۔ شِو کے گنوں اور اس بچے کے درمیان جنگ ہوئی اور بالآخر شِو نے غصّے میں آ کر اس کا سر قلم کر دیا۔ جب دیوی پاروتی کو اس واقعے کا علم ہوا تو وہ شدید رنج و غم میں مبتلا ہو گئیں اور کائنات کے توازن کو خطرہ لاحق ہو گیا۔

● دیوی پاروتی کے غم کو دیکھ کر بھگوان شِو نے اس بچے کو دوبارہ زندہ کرنے کا وعدہ کیا اور حکم دیا کہ جس جاندار کا سر سب سے پہلے مشرق کی سمت سویا ہوا ملے، اس کا سر لا کر بچے کے دھڑ سے جوڑ دیا جائے۔ گنوں کو ہاتھی کا سر ملا، جسے شِو نے اس بچے کے جسم سے جوڑ دیا۔ اس طرح وہ گج مُکھ (ہاتھی سر والے) دیوتا کے طور پر زندہ ہوئے اور گنیش کہلائے۔ (شِو پران، رُدر سمہتا، کمار کھنڈ، ادھیائے 18-13)

● اسی موقع پر بھگوان شِو نے اعلان فرمایا کہ یہ پتر تمام گنوں کا ادھیش ہوگا اور اس کا نام گن پتی/گنیش رکھا جائے گا۔ مزید یہ کہ ہر شُبھ کام کی ابتدا سب سے پہلے گنیش پوجا سے ہوگی تاکہ تمام رکاوٹیں دور ہوں۔ اسی وجہ سے گنیش کو وِگھن ہرتا اور پرتم پوجنیہ مانا گیا۔

(شِو پران، رُدر سمہتا، کمار کھنڈ، ادھیائے 18)

● پرانک روایت کے مطابق بھادرپد شُکل چترتھی کو گنیش کی خصوصی پوجا کرنے سے وِگھن، دکھ اور ناکامیاں دور ہوتی ہیں۔ اسی بنیاد پر اس تاریخ کو گنیش کے جنم اور ظہور کی یاد میں منتخب کیا گیا اور یہی دن بعد میں گنیش چترتھی کے نام سے مشہور ہوا۔

(نارد پران، پورو بھاگ، ادھیائے 113)

بعد کے فلسفیانہ متون میں گنیش کو محض ایک دیوتا نہیں بلکہ برہمن کے ساکار روپ

کے طور پر بھی بیان کیا گیا ہے۔ گنیش اُپنشد میں گنیش کو سب دیوتاؤں میں اوّل اور وِگھنوں کے نائیک کہا گیا ہے، جس سے ان کی عبادت کی دینی و فکری بنیاد مزید مضبوط ہوتی ہے۔
(شری گنپتی اتھر وشیرش اُپنشد، منتر 1-3)

پوجا کا طریقہ

گنیش چترتھی منانے کا طریقہ ہندو مذہبی روایت میں پرانک ودھی، بھکتی اور سماجی آچرن کا حسین امتزاج ہے۔ اس تہوار کا مقصد بھگوان گنیش کو وِگھن ہرتا اور پرتم پوجنیہ مان کر ان کی کرپا حاصل کرنا ہے۔ گنیش چترتھی کے دن سب سے پہلے اسنان اور شُدھتا اختیار کی جاتی ہے۔ گھر یا مندر میں پوجا استھان صاف کر کے گنیش مورتی یا تصویر کی استھاپنا (پرتشٹھا) کی جاتی ہے۔ استھاپنا کے وقت سنکلپ لیا جاتا ہے کہ یہ پوجا وِگھنوں کے نِوارن اور منگل کے لیے کی جا رہی ہے۔
(نارد پران، پورو بھاگ، ادھیائے 113؛ بھوشیہ پران، اتر پرو، ادھیائے 33)

استھاپنا کے بعد ابھیشیک کیا جاتا ہے، جس میں پانی، دودھ اور گنگا جل شامل ہوتے ہیں۔ اس کے بعد گنیش کو لال پھول، دُروَا گھاس، سندور، چندن اور دیپ ارپن کیے جاتے ہیں۔ پرانوں میں دُروَا گھاس کو گنیش کو خاص طور پر پریہ بتایا گیا ہے۔

ॐ गं गणपतये नमः॥

ترجمہ: ''میں بھگوان گنیش (گنوں کے نایک) کو نمسکار کرتا ہوں''۔ (شری گنپتی اتھر وشیرش اُپنشد (گنیش اُپنشد)، منتر 1-3)

● اس کے ساتھ مودک اور مٹھائیاں نیویدیہ کے طور پر پیش کی جاتی ہیں، کیونکہ پرانک روایت میں مودک کو گنیش کا پریہ بھوجن کہا گیا ہے۔ (شری گنپتی اتھر وشیرش اُپنشد، منتر 11)

● گنیش چترتھی ایک دن کا تہوار بھی ہوسکتا ہے اور 1، 3، 5، 7 یا 10 دن تک بھی منایا جاتا ہے۔ اس عرصے میں روزانہ پوجا، آرتی، بھجن اور کیرتن کیے جاتے ہیں۔ آخر

میں وِسَرجن کیا جاتا ہے، یعنی مورتی کو جل میں سپرد کیا جاتا ہے، جو اس بات کی علامت ہے کہ ساکار روپ فانی ہے مگر الوہی شکتی ابدی ہے۔ (نیر نے سندھو، دِویتیا پرچھید؛ یا بھوشیہ پران، اتر پرو)

"गणपति बाप्पा मोरया, पुढच्या वर्षी लवकर या"

یہ جملہ سنسکرت منتر یا شاستری شلوک نہیں ہے بلکہ مہاراشٹر کی عوامی (لوک) بھکتی روایت سے تعلق رکھنے والا مرہٹی نعرہ/جے کار ہے، جو گنیش وسرجن کے وقت بولا جاتا ہے۔ اس کا مفہوم ہے: "اے گنپتی بابا! پھر آئیں، اگلے برس جلد آئیں۔

مذہبی و تہذیبی مفہوم: یہ نعرہ دو اہم ہندو تصورات کی علامت ہے۔ (۱) بھکتی (عقیدت): گنیش سے جذباتی وابستگی اور دوبارہ آمد کی تمنا۔ (۲) وَیرَاگ (عدمِ وابستگی): مورتی کو جل میں سپرد کرنا اس بات کی علامت ہے کہ ساکار روپ فانی ہے، اصل الوہی شکتی ابدی ہے۔ (نیر نے سندھو، دِویتیا پرچھید وِسرجن کا فلسفیانہ پس منظر)

(B.R. Nanda, Lokmanya Tilak: A Biography, Page 110-112)

مکر سنکرانتی (मकर संक्रांति)

مکر سنکرانتی ہندو دھرم کا ایک قدیم اور نہایت اہم تہوار ہے جو سورج دیوتا (سُوریہ) کی حرکت سے وابستہ ہے۔ یہ تہوار اس دن منایا جاتا ہے جب سورج مکر راشی (Capricorn) میں داخل ہوتا ہے، جسے سنسکرت میں سنکرانتی کہا جاتا ہے۔ یہ واحد ہندو تہوار ہے جو عموماً ہر سال 14 یا 15 جنوری کو منایا جاتا ہے، کیونکہ اس کا تعلق قمری نہیں بلکہ شمسی تقویم سے ہے۔ مکر سنکرانتی کو اتراین کے آغاز کی علامت سمجھا جاتا ہے، یعنی وہ مقدس دور جب سورج شمال کی طرف گامزن ہوتا ہے۔

ہندو مذہبی متون کے مطابق اتراین کو پُنّیہ کال (ثواب اور نیکی کا زمانہ) کہا گیا ہے۔ اسی تناظر میں مکر سنکرانتی اتراین کے آغاز کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ مہابھارت میں بیان ہوا ہے کہ اتراین کا زمانہ دیوتاؤں کا دن مانا جاتا ہے اور اس دور میں کیے گئے اسنان،

دان، ورت اور پوجا کو خاص روحانی فضیلت حاصل ہوتی ہے۔ اسی عقیدے کی بنا پر بھشم پِتا مہابھارت کے مطابق اترایَن کے آغاز تک اپنے جسم کا تیاگ نہیں کرتے، جو اس دور کی مذہبی عظمت کو واضح کرتا ہے۔

(مہابھارت، بھیشم پَرو (مہابھارت، انوشاسن پَرو، ادھیائے 167–168، بھیشم کا پران تیاگ اور اترایَن کا مہاتمیہ)

● پرانک روایت میں مکر سنکرانتی کو سورج دیوتا (سُوریہ) کے احترام اور شکر گزاری کا دن قرار دیا گیا ہے۔ اس دن سورج کے مکر راشی میں داخل ہونے کو شُبھ اور منگل مانا گیا ہے۔ بھوشیہ پران میں صراحت کے ساتھ آیا ہے کہ سنکرانتی کے دن تل، گُڑ، اناج اور کپڑوں کا دان پاپوں کے کشَے اور پُنّیہ کی افزائش کا سبب بنتا ہے۔ اسی طرح اسکند پران میں سنکرانتی مہاتمیہ کے تحت گنگا، یمنا اور دیگر مقدس ندیوں میں اسنان کو نہایت فضیلت والا عمل بتایا گیا ہے، جس سے انسان جسمانی و روحانی پاکیزگی حاصل کرتا ہے۔

(بھوشیہ پران، بُراہما پَرو سُوریہ پوجا اور دان مہاتمیہ)، (اسکند پران، کاشی کھنڈ/ ماگھ مہاتمیہ سنکرانتی اسنان فضیلت)

● مکر سنکرانتی کا ایک نمایاں پہلو اس کا سماجی اور تہذیبی پہلو بھی ہے۔ ہندوستان کے مختلف خطوں میں یہ تہوار مقامی روایت کے مطابق مختلف ناموں اور طریقوں سے منایا جاتا ہے، جیسے پونگل (تمل ناڈو)، اُترایَن (گجرات)، لوہڑی (پنجاب)، بھوگی (جنوبی ہند) اور مغھ بیہو (آسام)۔ ان تمام صورتوں میں تہوار کا مرکزی پیغام قدرت کے ساتھ ہم آہنگی، فصل کی خوشی، محنت کا احترام اور شکر گزاری ہے، جو ہندو تہذیب کے زرعی اور روحانی مزاج کو یکجا کرتا ہے۔

(Majumdar,R.C., The History and Culture of the Indian People; A.L. Basham, The Wonder That was India)

● مذہبی پس منظر اور ہندو دھرم گرنتھوں میں مکر سنکرانتی کا ذکر نہایت قدیم اور مستند ہے۔ ہندو مذہبی گرنتھوں کے مطابق جب سورج مکر راشی میں داخل ہوتا ہے تو اسے سنکرانتی کہا جاتا ہے، اور یہی لمحہ اترایَن کے آغاز کی علامت ہے۔ مہابھارت میں اترایَن کو

دیوتاؤں کا دن اور روحانی لحاظ سے نہایت مقدس زمانہ بتایا گیا ہے۔اسی تناظر میں بھشم پِتا کا اترا ین تک جسم نہ چھوڑنا اس دور کی عظمت کو واضح کرتا ہے۔

(مہابھارت، انوشاسن پَرو، ادھیائے 167-168، اترا ین کا پُنّیہ کال اور بھیشم کا پران تیاگ)

● ویدک روایت میں سورج (سُوریہ) کو دھرم، رِت (کائناتی نظم) اور زندگی کے سرچشمے کے طور پر مانا گیا ہے۔اگرچہ ویدوں میں "مکرسنکرانتی" بطور نام موجود نہیں، مگر سورج پوجا اور شمسی نظم کا تصور رِگ وید میں نہایت واضح ہے، جو بعد کی پرانک روایت میں مکرسنکرانتی کی فکری بنیاد بنا۔

उद् त्यं जातवेदसं देवं वहन्ति केतवः।

दृश्ये विश्वाय सूर्यम्॥

ترجمہ: وہ روشن اور عالم جاننے والے دیوتا سورج کو اس کی کرنیں اوپر اٹھاتی ہیں، تاکہ وہ پوری دنیا کے لیے ظاہر ہو جائے۔(رِگ وید منڈل 1، سُکت 50، منتر 1)

پوجا کا طریقہ

مکرسنکرانتی کی پوجا کا طریقہ ہندو مذہبی روایت میں سورج دیوتا (سُوریہ) کی عبادت، اسنان، دان اور ورت پر مبنی ہے۔اس دن کا مقصد سورج کی الوہی طاقت کا شکر ادا کرنا اور اترا ین (پُنّیہ کال) کے آغاز پر روحانی پاکیزگی حاصل کرنا ہے۔مکرسنکرانتی کے دن پوجا کا آغاز برہم مُہورت یا سوریا اُدَے سے پہلے اسنان سے کیا جاتا ہے۔پرانک روایت کے مطابق اس دن گنگا، یمنا یا دیگر مقدس ندیوں میں اسنان کو خاص فضیلت حاصل ہے؛ اگر ندی میسر نہ ہو تو گھر پر پانی میں تل ملا کر اسنان کیا جاتا ہے۔

(ناردپران، پوروبھاگ، ادھیائے 113)

● اسنان کے بعد سورج دیوتا کو ارغیہ (پانی چڑھانا) دیا جاتا ہے۔تانبا کے لوٹے میں پانی، سرخ پھول، چاول اور تل ڈال کر سورج کی طرف منہ کر کے ارغیہ دیا جاتا ہے اور سورج منتر پڑھے جاتے ہیں۔ویدک روایت میں سورج کو رِت (کائناتی نظم) اور

دھرم کا سرچشمہ مانا گیا ہے۔(رِگ وید، منڈل 1، سُکت 50 (سُوریہ سُکت)

● پوجا کے دوران سورج دیوتا کی استوتر یا منتر جاپ کیا جاتا ہے، جیسے: ''ॐ सूर्याय नमः'' یا گایتری منتر۔ یہ منتر بدھی، تیز اور روحانی اجالا عطا کرنے کی دعا ہیں۔(رِگ وید، منڈل 3، سُکت 62، منتر 10)

● مکرسنکرانتی کی پوجا میں دان کو خاص مقام حاصل ہے۔ پرانوں میں تل دان، گُڑ، اناج، کپڑا اور کمبل دان کرنے کو پاپوں کے کٹنے اور پُنّیہ کی افزائش کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔اس دن ورت رکھا جاتا ہے یا ساتوِک آہار (تل۔گُڑ، کھچڑی وغیرہ) اختیار کیا جاتا ہے۔ ورت کا مقصد ضبطِ نفس اور شکرگزاری ہے۔ پوجا کے اختتام پر گھر میں منگل آرتی کی جاتی ہےاور پرساد تقسیم کیا جاتا ہے۔

بسنت پنچمی (वसंत पंचमी)

بسنت پنچمی ہندو دھرم کا ایک قدیم تہوار ہے جو ہر سال ماہِ ماگھ کی شُکلا پنچمی کو منایا جاتا ہے۔ یہ دن موسمِ بہار (وسنت رِتو) کے آغاز کی علامت سمجھا جاتا ہے،جس میں فطرت نئی تازگی، سرسبزی اور خوشگواری اختیار کرتی ہے۔قدیم ہندوستانی روایت میں بہار کو نیا آغاز، اُمید اور زندگی کی تجدید سے تعبیر کیا گیا ہے،اسی لیے بسنت پنچمی کو نہایت مبارک دن مانا جاتا ہے۔(پدم پران، سرسٹی کھنڈ وسنت پنچمی مہاتمیہ)

(P.V. Kane, History of Dharmashastra, Vol. V, Chapter on Vasantotsava)

بسنت پنچمی کا سب سے اہم مذہبی پہلو دیوی سَرَسوتی کی پوجا ہے۔ سرسوتی کو علم، حکمت، وِدیا، سنگیت اور فنونِ لطیفہ کی دیوی مانا جاتا ہے۔ پرانک روایت کے مطابق اسی دن دیوی سرسوتی کا ظہور ہوا،اس دن طلبہ، اساتذہ اور علم و ادب سے وابستہ افراد خصوصی طور پر سرسوتی پوجا کرتے ہیں، کتابوں، قلم اور سازوں کو پوجا کے سامنے رکھ کر علم میں ترقی اور ذہنی پاکیزگی کی دعا کرتے ہیں۔ بہت سے علاقوں میں اسی دن بچوں کو تعلیم کے باقاعدہ

آغاز (ودیارمبھ) کی رسم بھی کرائی جاتی ہے۔

(برہم وِیوِرت پران، پرَکرِتی کھنڈ، ادھیائے 4-5 سرسوتی پراکٹیہ اور پوجا مہاتمیہ)

ثقافتی اعتبار سے بسنت پنچمی خوشی اور رنگوں کا تہوار ہے۔ اس دن پیلا رنگ خاص اہمیت رکھتا ہے، جو سرسوں کے پھولوں، سورج کی روشنی اور خوشحالی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ لوگ پیلے کپڑے پہنتے ہیں، پیلے چاول، کیسری حلوہ اور دیگر بسنتی کھانے تیار کیے جاتے ہیں، جبکہ بعض علاقوں میں پتنگ بازی بھی اس دن کی روایت کا حصہ ہے۔

(B.N. Sharma, Festivals of India, Abhinav Publications)

رِگ وید میں دیوی سرسوتی کی استوتی (حمد)

प्र नो देवी सरस्वती वाजेभिर्वाजिनीवती ।

धीना मवित्र्यावतु ॥

ترجمہ: دیوی سرسوتی، جو قوت اور دانائی سے بھرپور ہے، ہماری عقل و فہم کو پاکیزگی عطا فرمائے۔ (رِگ وید، منڈل 1، سوکت 3، منتر 10 - سرسوتی استوتی)

اسی طرح برہم وِیوِرت پُران میں ذکر ہے:

माघे शुक्ल च पञ्चम्यां विद्यादेवी प्रपूजनम्।

कर्तव्यं सर्वसिद्धिार्थं ज्ञानविज्ञानवृद्धये॥

ترجمہ: ماہِ ماگھ کی شُکلا پنچمی کو علم کی دیوی سرسوتی کی پوجا کرنا فرض ہے، جو تمام علمی کامیابیاں (سِدھیاں) اور علم و حکمت (گیان و وگیان) میں اضافہ کرتی ہے۔ (برہم وِیوِرت پُران، پرَکرِتی کھنڈ، ادھیائے 4 اور 5)

پوجا طریقہ

ہندو مذہبی روایات کے مطابق بسنت پنچمی کے دن پوجا کا روایتی اور عملی طریقہ درج ذیل مراحل پر مبنی ہے:

۱۔شُدھی اور تیاری:

صبح سویرے غسل (اسنان) کر کے پیلے یا سفید رنگ کے کپڑے پہنے جاتے ہیں، کیونکہ پیلا رنگ بسنت رِتو (بہارت) اور ماں سرسوتی کا پسندیدہ رنگ مانا جاتا ہے۔

۲۔استھاپنا (مورتی قائم کرنا):

پوجا کی جگہ صاف کر کے وہاں پیلا کپڑا بچھایا جاتا ہے اور دیوی سرسوتی کی مورتی یا تصویر قائم کی جاتی ہے۔ساتھ ہی بھگوان گنیش کی پوجا بھی پہلے کی جاتی ہے۔

۳۔سنکلپ (نیت باندھنا):

پوجا کے آغاز میں ہاتھ میں جل لے کر سنکلپ کیا جاتا ہے کہ میں علم، ودیا اور بودھ کے حصول کے لیے سرسوتی پوجا کر رہا/ رہی ہوں۔ پوجا میں سنکلپ کو لازم قرار دیا گیا ہے۔
(کاتیاین شروت سوتر سنکلپ مہاتمیہ)

طلبہ اور اساتذہ اپنی کتابیں، قلم، نوٹ بکس اور موسیقار اپنے ساز (Instruments) دیوی کے چرنوں میں رکھتے ہیں اور اس دن پڑھائی یا لکھنے کا کام نہیں کیا جاتا۔

۴۔اُپچار (پوجا کی اشیاء):

دیوی کو پُشپ (پھول)، دھوپ، دیپ، پھل، مٹھائی، زرد چاول اور خاص طور پر کتابیں، قلم اور ساز نذر کیے جاتے ہیں، کیونکہ یہ علم کی علامت ہیں۔
(برہم وِیوَرت پران ودیا رمبھ اور سرسوتی پوجا ودھی)

۵۔دیوی کا آواہن:

دیوی سرسوتی کا آواہن منتر کے ذریعے کیا جاتا ہے تاکہ عبادت کے دوران ان کی موجودگی کا تصور قائم ہو۔

۶۔آواہن منتر (نمونہ)

ॐ सरस्वत्यै नमः'' یا ''ॐ सरस्वत्यै नमः आवाहयामि''۔(رہم وِیوَرت پران، پرَکرِتی کھنڈ، ادھیائے 4)

۷۔ارپن (بھوگ):

ماں سرسوتی کو پیلے رنگ کے پھول (خاص طور پر گیندے یا سرسوں کے پھول)، پیلا چندن، اور نیویدیہ (پرساد) کے طور پر کیسری حلوہ، پوندے یا میٹھے پیلے چاول چڑھائے جاتے ہیں۔

۸۔سرسوتی منتر یا شلوک کا جاپ:

اس موقع پر سرسوتی منتر یا ویدک شلوک کا جاپ کیا جاتا ہے:

प्र नो देवी सरस्वती वाजेभिर्वाजिनीवती ।

धीना मवित्र्यावतु ॥

ترجمہ: دیوی سرسوتی، جو قوت اور دانائی سے بھرپور ہے، ہماری عقل وفہم کو پاکیزگی عطا فرمائے۔ (رِگ وید، منڈل 1، سُکت 3، منتر 10)

۹۔دعا اور آرتی:

سرسوتی وندنا اور منتروں کا جاپ کیا جاتا ہے اور آخر میں آرتی کر کے سب میں پرساد تقسیم کیا جاتا ہے۔ بہت سے علاقوں میں اس دن تک کتابوں کو کھولا نہیں جاتا بلکہ اگلے دن تعلیم کا آغاز کیا جاتا ہے۔

کارتک پورنیما (कार्तिक पूर्णिमा)

کارتک پورنیما ہندو دھرم کا ایک نہایت مقدس اور بافضیلت دن ہے جو ماہِ کارتک کی پورنیما (پورے چاند) کو منایا جاتا ہے۔ دھرم شاستروں اور پرانوں میں کارتک کے مہینے کو تمام مہینوں میں سب سے پاکیزہ قرار دیا گیا ہے، اور اس کی پورنیما کو روحانی اعتبار سے عروج کا دن سمجھا جاتا ہے۔ اس دن کیے گئے اسنان، دان اور دیپ دان کو عام دنوں کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ پُنّیہ دینے والا بتایا گیا ہے۔ (اسکنڈ پران، کارتک ماس مہاتمیہ)

(P.V. Kane, History of Dharmasastra, Vol. V, Part II, Page 1107-1112)

● کارتک پورنیما کا سب سے نمایاں عمل پوتر اسنان ہے۔ پرانک روایت کے مطابق اس دن گنگا، یمنا، نرمدا اور دیگر مقدس دریاؤں میں اسنان کرنے سے پاپوں کا کشئے اور روحانی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ جو افراد دریا تک نہ پہنچ سکیں، وہ گھر میں جل میں گنگا کا اسم لے کر اسنان کرتے ہیں، جسے بھی پُنیہ بخش مانا گیا ہے۔ (پدما پران، اُتر کھنڈ، کارتک مہاتمیہ)

● ایک اور اہم رسم دیپ دان ہے۔ کارتک پورنیما کی شام گھروں، مندروں، دریاؤں کے کنارے اور چوراہوں پر چراغ جلائے جاتے ہیں۔ پرانوں میں آیا ہے کہ کارتک میں جلایا گیا ایک دیپ بھی سورگ لوک تک روشنی پھیلاتا ہے اور اندھکار (اَوِدیا) کے خاتمے کی علامت بنتا ہے۔ اسی بنا پر کارتک پورنیما کو "دیپوں کی پورنیما" بھی کہا جاتا ہے۔

(پدم پران، اُتر کھنڈ کارتک دیپ دان مہاتمیہ)

(P.V. Kane, History of Dharmashastra, Vol. V, Part IIChapter on Kartikavrata)

● شیومت روایت میں کارتک پورنیما کو تری پوری پورنیما کہا جاتا ہے۔ اس دن بھگوان شیو نے تری پوراسُر کا وِدھنس کیا تھا، جو اہنکار اور اسُری قوتوں پر دھرمی طاقت کی جیت کی علامت ہے۔ اسی نسبت سے شیو مندروں میں خاص پوجا، ابھیشیک اور جاگرن کیا جاتا ہے۔

● ویشنو مت روایت میں کارتک پورنیما بھگوان وشنو اور تلسی پوجن سے خاص تعلق رکھتی ہے۔ کارتک مہینے میں تلسی سیوا، وشنو پوجا اور ورت کو موکش دائنی بتایا گیا ہے، اور پورنیما اس سیوا کا نقطۂ عروج سمجھی جاتی ہے۔

(پدم پران، اُتر کھنڈ، کارتک مہاتمیہ، ادھیائے 92-بی تلسی وشنو پوجن مہاتمیہ) (اسکنڈ پران، ویشنو کھنڈ، کارتک ماس مہاتمیہ، ادھیائے 5)

● علاقائی سطح پر کارتک پورنیما مختلف ناموں اور رسومات کے ساتھ منائی جاتی ہے۔ اوڈیشہ میں اسے بوئتا بندانا کہا جاتا ہے، جہاں قدیم سمندری تجارت کی یاد میں کشتیوں کی علامتی پوجا کی جاتی ہے۔ راجستھان، گجرات اور اتر پردیش میں بڑے میلے، دیپ دان اور اجتماعی اسنان کی روایت ملتی ہے۔ یہ سب رسوم کارتک پورنیما کو سماجی و ثقافتی

ہم آہنگی کا بھی دن بناتی ہیں۔

(B.N. Sharma, Festivals of India, Abhinav Publications, Page 78-82)
(Manoj Das, Folklore of Orissa, National Book Trust, Page 54-57)

ہندو مذہبی کتب میں کارتک پورنیما کا ذکر

● پدما پران کارتک مہینہ اور دیپ دان

कार्तिके मासि यो दीपं
ददाति श्रद्धधान्वितः ।
स याति परमं स्थानं
नात्र कार्या विचारणा ॥

ترجمہ: جو شخص کارتک کے مہینے میں عقیدت کے ساتھ ایک چراغ (دیپ) جلاتا ہے، وہ اعلیٰ ترین مقام (نجات) کو حاصل کرتا ہے، اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں۔ (پدم پران، اُتر کھنڈ، کارتک ماس مہاتمیہ، ادھیائے 4-5)

● اسکنڈ پران کارتک پورنیما کا پُنّیہ

कार्तिक्यां पूर्णिमायां तु
स्नानदानपरायणः ।
सर्वपापविनिर्मुक्तो
विष्णुलोकं स गच्छति ॥

ترجمہ: جو شخص کارتک پورنیما کے دن اسنان اور دان میں مشغول رہتا ہے، وہ تمام گناہوں سے پاک ہو کر وشنولوک کو حاصل کرتا ہے۔

(اسکنڈ پران، ویشنو کھنڈ، کارتک ماس مہاتمیہ، ادھیائے 7، شلوک 25-26)

कार्तिको मासो भगवान्
वैष्णवानां प्रियः स्मृतः ।
तस्मिन्स्नानं जपं दानं
अनन्तफलदं स्मृतम् ॥

ترجمہ: کارتک کا مہینہ بھگوان وشنو کے بھکتوں کو بے حد محبوب ہے، اس میں

کیا گیا اسنان، جاپ اور دان لامحدود پھل دینے والا ہے۔

(ہری بھکتی وِلاسا، وِلاسا ۱۶ کارتک ماس مہاتمیہ)

پوجا کا طریقہ

● کارتک پورنیما کے دن پوجا کا آغاز علی الصبح اسنان سے کیا جاتا ہے۔ ہندو دھرم گرنتھوں کے مطابق کارتک مہینے میں، خصوصاً پورنیما کے دن، مقدس دریاؤں میں اسنان کرنے سے گناہوں کا کشئے اور روحانی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے؛ جو لوگ دریا تک نہ پہنچ سکیں وہ گھر میں پاک پانی سے اسنان کر کے یہی پُنّیہ حاصل کرتے ہیں۔

(اسکنڈ پران، کارتک ماس مہاتمیہ، ادھیائے 7، شلوک 20-23)

● اسنان کے بعد سنکلپ کیا جاتا ہے، یعنی ورت، پوجا، دیپ دان اور دان کی نیت باندھی جاتی ہے۔ دھرم شاستری روایت کے مطابق کسی بھی ورت یا پوجا کی قبولیت کے لیے سنکلپ ضروری ہے، کیونکہ یہی عمل کو مقصد اور سمت دیتا ہے۔

(پدم پران، اُتر کھنڈ، کارتک مہاتمیہ سنکلپ ودھی)

● شام کے وقت کارتک پورنیما کی سب سے اہم رسم دیپ دان ادا کی جاتی ہے۔ گھر، مندر یا دریا کے کنارے گھی یا تیل کا چراغ جلایا جاتا ہے۔ پرانوں میں واضح طور پر آیا ہے کہ کارتک مہینے میں عقیدت کے ساتھ جلایا گیا ایک دیپ بھی انسان کو اعلیٰ روحانی مقام تک پہنچاتا ہے، اسی لیے دیپ دان کو اس دن کی خاص عبادت سمجھا جاتا ہے۔

(پدما پران، اُتر کھنڈ، کارتک ماس مہاتمیہ، ادھیائے 21، شلوک 4)

● دیپ دان کے بعد پوجا کی جاتی ہے۔ ویشنومت روایت میں بھگوان وشنو کی پوجا تلسی پتر، پھول اور نَیویدّیہ کے ساتھ کی جاتی ہے، جبکہ شیومت روایت میں کارتک پورنیما کو تری پوری پورنیما مان کر بھگوان شیو کی پوجا، ابھیشیک اور جاگرن کیا جاتا ہے۔ دونوں صورتوں میں اس دن کو بھکتی اور اہنکار پر دھرمی قوت کی فتح کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

(پدم پران، اُتر کھنڈ، کارتک مہاتمیہ وشنو وشیو پوجا ودھی)

● پوجا کے ساتھ ساتھ دان بھی کارتک پورنیما کا اہم حصہ ہے۔ اس دن اناج، تل، کپڑے، دیپ یا رقم کا دان کرنے کو عظیم پُنّیہ بتایا گیا ہے، اور اسے پوجا کی تکمیل سمجھا جاتا ہے۔ آخر میں آرتی کرکے پرساد تقسیم کیا جاتا ہے اور ورت کا اختتام کیا جاتا ہے۔

(اسکنڈ پران، ویشنو کھنڈ، کارتک ماس مہاتمیہ، ادھیائے 7، شلوک 25-30)

اس طرح کارتک پورنیما کی پوجا اسنان، سنکلپ، دیپ دان، بھگوان کی پوجا اور دان پر مشتمل ایک مکمل روحانی عمل ہے، جس کی بنیاد براہِ راست ہندو دھرم کے پرانک اور دھرم شاستری متون میں ملتی ہے۔

لوہڑی (लोहड़ी)

لوہڑی برِصغیر خصوصاً پنجاب کا ایک قدیم عوامی و ثقافتی تہوار ہے جو ہر سال جنوری کے وسط میں منایا جاتا ہے۔ یہ تہوار سردیوں کے اختتام اور موسمِ بہار کے قریب آنے کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ لوہڑی بنیادی طور پر زرعی معاشرے سے وابستہ ہے اور نئی فصل، بالخصوص گنّے اور ربیع کی فصلوں کی خوشی میں منائی جاتی ہے۔

(B.N. Sharma, Festivals of India, Abhinav PublicationsChapter on Lohri)
(Sohinder Singh Bedi, Folklore of Punjab, National Book Trust, page 45-48)

● لوہڑی کی سب سے نمایاں رسم الاؤ (آگ) جلانا ہے۔ شام کے وقت لوگ اکٹھے ہو کر آگ جلاتے ہیں اور اس کے گرد گھوم کر مونگ پھلی، ریواڑی، گجک، تل اور مکئی کے دانے آگ میں ڈالتے ہیں۔ یہ عمل قدیم زمانے میں قدرتی قوتوں کے شکرانے اور سردی کے خاتمے کی علامت سمجھا جاتا تھا۔

● لوہڑی کا ایک اہم پہلو لوک روایات اور گیت ہیں۔ بچے اور نوجوان ٹولیوں کی شکل میں گھروں پر جا کر لوہڑی کے گیت گاتے ہیں اور تحائف جمع کرتے ہیں۔ ان گیتوں میں دُلّھا بھٹی جیسے تاریخی کرداروں کا ذکر ملتا ہے، جو عوامی انصاف اور سخاوت کی علامت مانے جاتے ہیں۔

● سماجی اعتبار سے لوہڑی خاندانی اور معاشرتی ہم آہنگی کا تہوار ہے۔ خاص طور پر جن گھروں میں حال ہی میں شادی ہوئی ہو یا بچے کی پیدائش ہوئی ہو، وہاں لوہڑی خصوصی اہتمام سے منائی جاتی ہے۔ اس موقع پر بھنگڑا اور گِدّا جیسے لوک رقص بھی کیے جاتے ہیں، جو اجتماعی خوشی اور ثقافتی شناخت کی عکاسی کرتے ہیں۔

● یوں لوہڑی محض ایک موسمی یا زرعی تہوار نہیں بلکہ پنجابی تہذیب، لوک روایت اور سماجی رشتوں کا آئینہ دار ہے، جس میں فطرت سے وابستگی، شکرگزاری اور اجتماعی خوشی کا اظہار نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔

● لوہڑی کا تاریخی پس منظر قدیم زرعی معاشرے اور موسمی تغیرات سے جڑا ہوا ہے۔ ماہرینِ تاریخ و ثقافت کے مطابق لوہڑی دراصل سردیوں کے اختتام اور سورج کی سمت میں تبدیلی (Winter Solstice کے بعد) کی خوشی میں منایا جانے والا قدیم لوک تہوار ہے۔ قدیم زمانے میں جب انسان کی زندگی زراعت اور موسم پر براہِ راست منحصر تھی، تو آگ اور سورج کو زندگی بخش قوتیں سمجھا جاتا تھا، اسی لیے آگ جلانے کی رسم لوہڑی کا مرکزی حصہ بنی۔

● تاریخی اعتبار سے لوہڑی کا تعلق خاص طور پر خطۂ پنجاب سے ہے، جہاں یہ تہوار ربیع کی فصل، خصوصاً گنّے اور گندم کی آمد کے ابتدائی مرحلے پر منایا جاتا تھا۔ قدیم پنجابی دیہی سماج میں لوہڑی کسانوں کے لیے شکرانے اور اجتماعی مسرت کا دن تھا، جس میں فطرت کی نعمتوں پر خوشی کا اظہار کیا جاتا تھا۔

● تاریخی طور پر لوہڑی کو قبل از مذہبی (Pre-religious) یا لوک روایت کا تہوار سمجھا جاتا ہے، جسے بعد کے ادوار میں مختلف مذہبی اور سماجی رنگ ملے۔ اگرچہ سکھ مت یا ہندو دھرم کے کسی مرکزی مذہبی گرنتھ میں لوہڑی کا براہِ راست ذکر نہیں ملتا، مگر یہ تہوار صدیوں سے پنجابی تہذیب کا حصہ چلا آ رہا ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ ثقافتی شناخت کی

علامت بن گیا ہے۔

(Sohinder Singh Bedi, Folklore of Punjab, National Book Trust, page 45-48)

لوہڑی منانے کا طریقہ

• لوہڑی منانے کا بنیادی طریقہ الاؤ (آگ) جلانے سے شروع ہوتا ہے۔ غروبِ آفتاب کے بعد محلے یا گھر کے صحن میں آگ جلائی جاتی ہے، جسے سردیوں کے اختتام اور سورج کی حرارت کی واپسی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

• لوگ آگ کے گرد دائرہ بنا کر کھڑے ہوتے ہیں اور فطرت کی نعمتوں پر شکر ادا کرتے ہیں۔ الاؤ کے گرد گھومتے ہوئے لوگ مونگ پھلی، ریواڑی، گچک، تل، مکئی کے دانے اور پاپ کارن آگ میں ڈالتے ہیں۔

• اس رسم کو شکرانے اور خیر و برکت کی دعا کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ قدیم زرعی روایت میں یہ اشیاء نئی فصل اور گھریلو خوشحالی کی علامت تھیں، اس لیے لوہڑی میں ان کا خاص مقام ہے۔

• لوہڑی کے موقع پر لوک رقص بھی کیے جاتے ہیں، جن میں مردوں کا بھنگڑا اور عورتوں کا گِدّا نمایاں ہے۔ ڈھول کی تھاپ پر کیا جانے والا یہ رقص اجتماعی مسرت اور ثقافتی شناخت کی علامت ہے۔

• خاص طور پر جن گھروں میں نئی شادی یا بچے کی پیدائش ہوئی ہو، وہاں لوہڑی زیادہ جوش و خروش سے منائی جاتی ہے۔ آخر میں لوگ آپس میں لوہڑی کی مخصوص مٹھائیاں تقسیم کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو خوشحالی کی دعائیں دیتے ہیں۔

• اس طرح لوہڑی منانے کا طریقہ محض رسومات کا مجموعہ نہیں بلکہ اجتماعی شکرگزاری، سماجی ربط اور پنجابی لوک ثقافت کے اظہار کا مکمل عمل ہے۔

(Eleanor Nesbitt, Sikhism: A Very Short Introduction, Oxford University Press, page 92)

(Sohinder Singh Bedi, Folklore of Punjab, National Book Trust, page 45-48)

گووردھن پوجا (गोवर्धन पूजा)

گووردھن پوجا ہندو دھرم کا ایک اہم تہوار ہے جو عموماً دیوالی کے اگلے دن (کارتک شُکلا پرتیپدا) کو منایا جاتا ہے۔ یہ تہوار بالخصوص وَیشنو روایت سے وابستہ ہے اور اس کا تعلق بھگوان کرشن سے جوڑا جاتا ہے۔ گووردھن پوجا کو کئی علاقوں میں اَنّکُوٹ بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ اس دن مختلف اقسام کے کھانوں کا پہاڑ نما نذرانہ تیار کر کے بھگوان کو ارپن کیا جاتا ہے۔ (بھاگوت پران، اسکندھ 10، ادھیائے 24-25)

پرانک روایت کے مطابق گوالوں کی بستی برج میں لوگ ہر سال دیوتا اندَر کی پوجا کرتے تھے تاکہ بارش ہو اور فصلیں اچھی ہوں، مگر کرشن نے لوگوں کو فطرت کے قریب رہنے اور گووردھن پہاڑ کی پوجا کی تلقین کی، جو ان کے مویشیوں اور چراگاہوں کا سہارا تھا۔ جب اندَر دیوتا ناراض ہو کر شدید بارش لایا تو کرشن نے اپنی چھوٹی انگلی پر گووردھن پہاڑ اٹھا کر گوالوں اور مویشیوں کی حفاظت کی۔ (بھاگوت پران، اسکندھ 10، ادھیائے 25، شلوک 18-19)

اسی واقعے کی یاد میں گووردھن پوجا منائی جاتی ہے، جس کا بنیادی پیغام اہنکار کے ترک، شکرگزاری اور فطرت کے احترام پر مبنی ہے۔ اس دن گووردھن پہاڑ کی علامتی پوجا کی جاتی ہے، بعض علاقوں میں گوبر سے گووردھن کی شکل بنائی جاتی ہے اور اس پر پھول، چراغ اور نذرانے چڑھائے جاتے ہیں۔ خاص طور پر متھرا اور ورنداون میں اس دن گووردھن پریکرما (طواف) کی روایت بھی ملتی ہے۔

(History of DHarmasastra, Vol. V, Part II, Page 260-261)

گووردھن پوجا کا ایک نمایاں پہلو اَنّکُوٹ ہے، جس میں اناج، سبزیوں، پھلوں اور مٹھائیوں کی بے شمار اقسام تیار کر کے بھگوان کو نذر کی جاتی ہیں۔ اس کا مقصد فطرت کی نعمتوں پر شکر ادا کرنا اور اجتماعی خوشی کا اظہار کرنا ہے۔ بعد میں یہی نذرانہ پرساد کی صورت میں تقسیم کیا جاتا ہے، جو سماجی ہم آہنگی کی علامت ہے۔

یوں گوور دھن پوجا محض ایک رسم نہیں بلکہ ایک گہرا اخلاقی اور ماحولیاتی پیغام رکھتی ہے، جس میں انسان کو یہ سکھایا جاتا ہے کہ فطرت، محنت اور اجتماعی بھلائی کی قدر کی جائے، اور تکبر کے بجائے شکر گزاری کو اپنایا جائے۔

●شریمَد بھاگوت پران میں گوور دھن پوجا کا حکم:

न यज्ञैरिन्द्रमभ्यर्च्य

गावो ब्राह्मणपूजिताः ।

गोवर्धनं च गिरिराजं

पूजयध्वं यथाविधि ॥

ترجمہ: اندر کی پوجا چھوڑ کر گایوں اور برہمنوں کی خدمت کرو اور گوور دھن، پہاڑوں کے راجا، کی باقاعدہ پوجا کرو۔

(شریمَد بھاگوت پران، اسکندھ 10، ادھیائے 24، شلوک 25)

●شریمَد بھاگوت پران میں اندر کا قہر اور بارش:

एवं भगवता प्रोक्तं

गोपैः कृतमखोत्सवम् ।

निरपेक्षैः सुरपतिः

कोपमाह कृतं च तत् ॥

ترجمہ: جب گوالوں نے بھگوان کے کہنے پر اندر یگیہ ترک کر دی، تو دیوتاؤں کا سردار اندر غضب ناک ہو گیا۔ (شریمَد بھاگوت پران، اسکندھ 10، ادھیائے 25، شلوک 1)

●شریمَد بھاگوت میں پران گوور دھن پہاڑ کا اٹھانا:

सप्ताहं गिरिराजं तं

धृतवान् करपल्लवात् ।

गोपान् गोवृषभांश्चैव

त्रातवान् हरिरव्ययः ॥

ترجمہ: ہری (کرشن) نے سات دن تک گوور دھن پہاڑ اپنے ہاتھ پر اٹھائے

رکھا اور گوالوں و مویشیوں کی حفاظت کی۔

(شریمد بھاگوت پران، اسکندھ 10، ادھیائے 25، شلوک 19-23)

●وشنو پران میں کرشن اور گووردھن کا ذکر:

गोवर्धनधरः कृष्णः
सर्वलोकहिताय वै ।
इन्द्रमानं विनिर्जित्य
गोपान् संरक्षितो हरिः ॥

ترجمہ: گووردھن کو اٹھانے والے کرشن نے اندر کے غرور کو توڑ کر گوالوں کی حفاظت کی۔(وشنو پران، پنجم انش، ادھیائے 11)

●پدما پران کارتک میں گووردھن پوجا:

कार्तिकि शुक्लपक्षे तु
प्रतिपत्तिथौ विशेषतः ।
गोवर्धनस्य पूजां तु
कृत्वा विष्णुपदं व्रजेत् ॥

ترجمہ: کارتک کے شُکلا پکچھ کی پرتیپدا کو گووردھن کی پوجا کرنے والا وشنو کے مقام کو پاتا ہے۔(پدما پران، اُتّر کھنڈ، کارتک مہاتمیہ)

پوجا کا طریقہ

● گووردھن پوجا عموماً دیوالی کے اگلے دن، کارتک شُکلا پرتیپدا کو ادا کی جاتی ہے۔ پوجا کا آغاز صبح سویرے اسنان اور شُدھی سے کیا جاتا ہے، اس کے بعد گھر یا صحن میں صاف جگہ پر گوبر سے گووردھن پہاڑ کی علامتی شکل بنائی جاتی ہے، جسے فطرت اور زمین کی زرخیزی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

● اس کے اردگرد پھول، پتّے اور رنگولی سجائی جاتی ہے۔ اس کے بعد سنکلپ کیا جاتا ہے کہ یہ پوجا بھگوان کرشن کی رضا، فطرت کے احترام اور شکرگزاری کے جذبے سے کی

جارہی ہے۔سنکلپ کے بعد گوور دھن کی پوجا کی جاتی ہے،جس میں پانی، دودھ، دہی، گھی، شہد (پنچامرت)، پھول اور دھوپ دیپ ارپن کیے جاتے ہیں۔

● گوور دھن پوجا کا مرکزی عمل اَنکُوٹ ہے۔اس میں اناج، سبزیاں، دالیں، پھل اور مختلف مٹھائیاں بڑی تعداد میں تیار کر کے گوور دھن اور بھگوان کرشن کو نذر کی جاتی ہیں۔ یہ نذرانہ اس بات کی علامت ہے کہ انسان اپنی روزی اور نعمتوں کو فطرت اور خدا کی عطا مان کر شکرادا کرتا ہے۔(شریمد بھاگوت پران، اسکندھ 10، ادھیائے 24)

●پوجا کے بعد بعض علاقوں، خاص طور پر متھرا اور ورنداون میں گوور دھن پریکرما (طواف) کی جاتی ہے،جس میں عقیدت مند گوور دھن پہاڑ کے گرد ننگے پاؤں یا جوتے پہن کر چکر لگاتے ہیں اور بھگوان کرشن کی لیلا کو یاد کرتے ہیں۔

● آخر میں آرتی کی جاتی ہے اور اَنکُوٹ کو پرساد کے طور پر سب میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس طرح گوور دھن پوجا فطرت، محنت، شکرگزاری اور اجتماعی ہم آہنگی کا عملی اظہار بن جاتی ہے،جس کی بنیاد براہِ راست پرانک روایت میں ملتی ہے۔

(شریمد بھاگوت پران، اسکندھ 10، ادھیائے 24-25؛ پدما پران، اُتّر کھنڈ، کارتک مہاتمیہ)

ناگ پنچمی (नाग पंचमी)

ناگ پنچمی ہندو دھرم کا ایک قدیم اور اہم تہوار ہے جو عموماً ماہِ شراون (ساون) کی شُکلا پنچمی کو منایا جاتا ہے۔ اس دن سانپوں (ناگوں) کی پوجا کی جاتی ہے، کیونکہ ہندو روایت میں ناگوں کو قوت، حفاظت اور زرخیزی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ یہ تہوار خاص طور پر بھارت کے دیہی علاقوں میں بڑے عقیدت اور احترام کے ساتھ منایا جاتا ہے۔

● ہندو مذہبی فکر میں ناگ محض ایک جاندار نہیں بلکہ ایک مقدس مخلوق ہیں۔ پرانک روایت کے مطابق کائنات کے توازن اور دیوتاؤں کے نظام میں ناگوں کا اہم کردار ہے۔ شیش ناگ کو بھگوان وشنو کی سیج کے طور پر بیان کیا گیا ہے، جبکہ واسُکی ناگ کا ذکر سمندر

منتھن کے واقعے میں ملتا ہے۔ اسی عقیدے کی بنیاد پر ناگ پنچمی کو مذہبی اہمیت حاصل ہے۔

● ناگ پنچمی کی پوجا کا ایک اہم پہلو سانپوں سے خوف کے بجائے احترام کا تصور ہے۔ قدیم زرعی معاشرے میں سانپ کھیتوں اور اناج کو نقصان پہنچانے والے چوہوں سے تحفظ فراہم کرتے تھے، اس لیے انہیں کسانوں کا محافظ سمجھا جاتا تھا۔ ناگ پنچمی دراصل انسان اور فطرت کے درمیان ہم آہنگی کے اس رشتے کی علامت ہے۔

● اس دن لوگ ناگوں کی مورتی یا تصویر کی پوجا کرتے ہیں، دودھ، پھول، چاول اور ہلدی ارپن کرتے ہیں اور گھروں کے دروازوں پر ناگ کی علامتی شکل بناتے ہیں۔ بعض علاقوں میں حقیقی سانپوں کو بھی دودھ پلانے کی روایت پائی جاتی ہے، جسے عقیدت کا اظہار سمجھا جاتا ہے، اگرچہ جدید دور میں اس عمل پر احتیاط کی تلقین کی جاتی ہے۔

● ناگ پنچمی کی روایت ہندو سماج میں عورتوں سے بھی خاص طور پر جڑی ہوئی ہے۔ بہت سی خواتین اس دن ورت رکھتی ہیں اور خاندان کی سلامتی، بچوں کی درازیٔ عمر اور گھر کی خوشحالی کے لیے دعا کرتی ہیں۔ مہاراشٹر، کرناٹک، اتر پردیش اور نیپال کے کچھ حصوں میں ناگ پنچمی بڑے میلوں اور اجتماعی پوجا کے ساتھ منائی جاتی ہے۔

● یوں ناگ پنچمی محض سانپوں کی پوجا کا دن نہیں بلکہ قدرت، تحفظ، زرخیزی اور خوف پر قابو پانے کی علامت ہے۔ یہ تہوار انسان کو یہ سبق دیتا ہے کہ فطرت کی ہر مخلوق قابلِ احترام ہے اور کائناتی توازن کو برقرار رکھنے میں اس کا اپنا مقام ہے۔

(شریمد بھاگوت پران، اسکندھ 5، ادھیائے 25؛ اسکنڈ پران، ناگر کھنڈ ناگ پنچمی ورت کتھا)

(Underhill, M.M., The Hindu Religious year, Oxford University Press, Page 125-128)

مذہبی پس منظر

● شریمد بھاگوت پران شیش ناگ (اننت):

अनन्तो नाम भगवान्

अनन्तगुणसागरः ।
यस्यैकांशेन धृतं
जगदेतच्चराचरम् ॥

ترجمہ: اننت نامی بھگوان (شیش ناگ) بے شمار صفات کا سمندر ہے، جس کے ایک ہی حصے سے یہ سارا متحرک و ساکن جہان قائم ہے۔

(شریمد بھاگوت پران، اسکندھ 5، ادھیائے 25، شلوک 1)

●وشنو پران شیش ناگ پر وشنو:

शेषाश्रयेण देवेन
विष्णुना परमात्मना ।
धृतं जगदिदं सर्वं
भूतं स्थावरजङ्गमम् ॥

ترجمہ: شیش ناگ پر تشریف فرما برتر آتما وشنو نے اس پورے جہانِ ثابت و متحرک کو سنبھال رکھا ہے۔ (وشنو پران، دویتیہ انش (دوسرا حصہ)، ادھیائے 5)

●مہابھارت واسُکی ناگ اور سمندر منتھن:

वासुकिं नागराजानं
मन्थने सर्परज्जुम् ।
नेत्रेणैव सुराः सर्वे
समुद्रं मथितुं ययुः ॥

ترجمہ: دیوتاؤں نے ناگ راج واسُکی کو رسی بنا کر سمندر کو منتھن کرنے کا عزم کیا۔ (مہابھارت، آدی پرو، ادھیائے 17 (گیتا پریس، گورکھپور)

●اسکنڈ پران میں ناگ پوجا:

नागानां पूजनं कृत्वा
श्रावणे शुक्लपञ्चमी ।
सर्वविघ्नविनिर्मुक्तो
दीर्घमायुश्च विन्दति ॥

ترجمہ: ماہِ شراون کی شُکلا پنچمی کو ناگوں کی پوجا کرنے والا تمام رکاوٹوں سے آزاد اور درازعمر پاتا ہے۔(اسکنڈ پران، ناگر کھنڈ، ناگ پنچمی ورت مہاتمیہ)

● نارَد پران میں ناگ پوجا کا پھل:

श्रावणे पञ्चमीं प्राप्य
नागपूजां समाचरेत् ।
तस्य सर्पभयं नास्ति
कुले सौख्यं प्रवर्धते ॥

ترجمہ: شراون کی پنچمی کو ناگ پوجا کرنے والے کو سانپ کا خوف نہیں رہتا اور خاندان میں خوشحالی بڑھتی ہے۔(بھوشیہ پران، براہما پرو، ادھیائے 32)

پوجا کا طریقہ

● ناگ پنچمی کے دن پوجا کا آغاز علی الصبح اسنان اور پاکیزگی سے کیا جاتا ہے۔ شاستری روایت کے مطابق شراون (ساون) کے مہینے میں، خصوصاً شُکلا پنچمی کو، پاکیزگی کے ساتھ ورت و پوجا کرنا نہایت پُنّیہ بخش ہے۔

● اسنان کے بعد پوجا کی نیت (سنکلپ) باندھی جاتی ہے کہ ناگ دیوتاؤں کی رضا، خاندان کی سلامتی اور خوف و آفات سے حفاظت کے لیے یہ پوجا ادا کی جا رہی ہے۔(اسکنڈ پران، ناگر کھنڈ، ناگ پنچمی ورت ودھان)

(P.V. Kane, History of Dharmasastra, Vol. V, Part II, page 126)

● پوجا کے لیے گھر کے صحن یا پوجا استھان میں ناگ کی مورتی، پتھر یا تصویر رکھی جاتی ہے، یا زمین پر ناگ کی علامتی شکل (رنگولی) بنائی جاتی ہے۔

● اس کے بعد ناگ کو پانی، دودھ، ہلدی، کُمکُم، پھول اور اَکشت (چاول) ارپن کیے جاتے ہیں۔ یہ سب اشیاء زرخیزی، پاکیزگی اور تحفظ کی علامت سمجھی جاتی ہیں۔

(دھرم سندھو، شراون ماس کرم)

● پوجا کے دوران ناگ دیوتاؤں کے منتر یا شلوک پڑھے جاتے ہیں اور ان سے درازیٔ عمر، سانپ کے خوف سے نجات اور گھریلو خوشحالی کی دعا کی جاتی ہے۔

● پرانک روایت میں آیا ہے کہ شراون شُکلا پنچمی کو ناگ پوجا کرنے والا شخص رکاوٹوں سے محفوظ رہتا ہے۔

श्रावणे शुक्लपञ्चम्यां
नागानां पूजनं नरः ।
कृत्वा सर्वभयातीतो
दीर्घमायुश्च विन्दति ॥

ترجمہ: ماہِ شراون کی شُکلا پنچمی کو جو شخص ناگوں کی پوجا کرتا ہے، وہ ہر قسم کے خوف سے محفوظ ہو جاتا ہے اور درازیٔ عمر حاصل کرتا ہے۔

(اسکنڈ پران، ناگر کھنڈ، ناگ پنچمی ورت مہاتمیہ)

پوجا کا منتر

ॐ नमो नागदेवताभ्यो नमः ॥

ترجمہ: میں ناگ دیوتاؤں کو نمن (سلام) کرتا ہوں۔

(دھرم سندھو، شراون ماس کرم، ناگ پوجا ودھی؛ مطبوعہ: چوکمبا سنسکرت سیریز، وارانسی)

अनन्तं वासुकिं शेषं
पद्मनाभं च कंबलम् ।
शंखपालं धृतराष्ट्रं
तक्षकं कालियं तथा ॥

ترجمہ: میں اننت، واسکی، شیش، پدمنابھ، کمبل، شنکھ پال، دھرتراشٹر، تکشک اور کالِیہ ناگ کو نمن کرتا ہوں۔ (شری نَو ناگ نام اَستوترم، شلوک 1)

● اس دن خاص طور پر عورتیں ورت رکھتی ہیں اور اپنے شوہر، بچوں اور خاندان کی سلامتی کے لیے دعا کرتی ہیں۔ کئی علاقوں میں گھروں کے دروازوں پر ناگ کی تصویر

بنانا اس بات کی علامت ہے کہ گھر کو آفات اور زہریلے اثرات سے محفوظ رکھا جائے۔

(M.M. Underhill, The Hindu Religious Year, page125-126)

● پوجا کے اختتام پر آرتی کی جاتی ہے اور پرساد تقسیم کیا جاتا ہے۔ قدیم متون میں ناگوں کو کائناتی توازن سے جوڑا گیا ہے جیسے شیش ناگ کا تعلق بھگوان وشنو سے اس لیے ناگ پنچمی کی پوجا انسان اور فطرت کے باہمی احترام کی علامت بن جاتی ہے۔

(شریمد بھاگوت پران، اسکندھ 5، ادھیائے 25)

● ناگ پنچمی بنیادی طور پر بھارت میں منائی جاتی ہے، تاہم اس کی رسومات اور انداز مختلف علاقوں میں جداگانہ ہیں۔ یہ تہوار خاص طور پر مہاراشٹر، کرناٹک، آندھرا پردیش، تلنگانہ، اتر پردیش، بہار، جھارکھنڈ، مدھیہ پردیش، راجستھان اور مغربی بنگال میں عقیدت کے ساتھ منایا جاتا ہے۔

● ان ریاستوں میں گھروں اور مندروں میں ناگ دیوتا کی پوجا، دروازوں پر ناگ کی علامتی تصویریں اور ورت کی روایت عام ہے۔

● مہاراشٹر میں ناگ پنچمی کی خاص پہچان ہے، جہاں خواتین ورت رکھتی ہیں اور گھروں کے دروازوں پر ناگ کی تصویریں بنائی جاتی ہیں۔

● کرناٹک اور آندھرا پردیش میں ناگ دیوتا کے قدیم مندروں میں اجتماعی پوجا اور میلے منعقد ہوتے ہیں، جبکہ بعض دیہی علاقوں میں سانپوں کی علامتی یا روایتی پوجا کی جاتی ہے۔

● اتر پردیش، بہار اور جھارکھنڈ میں ناگ پنچمی کو زرعی تہوار کے طور پر بھی دیکھا جاتا ہے۔ کسان اس دن کھیتوں، کنوؤں اور گھر کے صحن میں ناگ پوجا کر کے فصل، مویشیوں اور خاندان کی سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔ یہاں ناگ پنچمی کا تعلق فطرت اور زرعی تحفظ سے خاص طور پر جوڑا جاتا ہے۔

چند دیگر اہم تیوہار کا مختصر ذکر

گرو پورنیما (गुरु पूर्णिमा)

گرو پورنیما ہر سال آشاڑھ ماہ کی پورنیما کو منائی جاتی ہے اور اسے گرو-ششیہ پرمپرا کا سب سے اہم دن مانا جاتا ہے۔ اس دن مہارشی وید ویاس کو آدی گرو کے طور پر پوجا جاتا ہے، اسی لیے اسے ویاس پورنیما بھی کہا جاتا ہے۔ شاگرد اپنے گرو کی خدمت، پوجا اور گیان دان کے لیے شکرگزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ تیوہار گیان، انکسار اور آتما کے ترقی کی علامت ہے۔ (دھرم سندھو، دویتیہ پَرِچھید آشاڑھ پورنیما، گرو پوجا ودھان)

اونم (ओणम)

اونم کیرالہ کا سب سے بڑا تیوہار ہے، جو راجہ مہابلی کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ یہ شراون/ بھادراپد کے دوران آتا ہے اور اس میں پُکّلم (پھولوں کی رنگولی)، اونم سادھیا اور کشتی دوڑ شامل ہیں۔ یہ تیوہار سماجی برابری، خوشحالی اور عوامی یکجہتی کی علامت ہے۔

(Department of Cultural Affairs, Government of Kerala Festivals of Kerala); (A Survey of Kerala History, Page 62-65)

پونگل (पोंगल)

پونگل تمل ناڈو کا فصل کا تیوہار ہے جو سورج دیوتا کے شکریے کے طور پر منایا جاتا ہے۔ یہ چار دنوں پر مشتمل ہوتا ہے اور کسانی تہذیب کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس میں سورج پوجا اور نئی فصل سے پکوان خاص اہمیت رکھتے ہیں۔

(P. V. Kane, History of Dharmasastra, Vol. V, Part I, page 250-253)

بیساکھی (बैसाखी)

بیساکھی پنجاب اور شمالی ہند کا اہم تیوہار ہے، جو فصل کٹائی اور نئے سال کی

علامت ہے۔ ہندو روایت میں اسے سورج کے میش راشی میں داخلے سے جوڑا جاتا ہے۔ یہ خوشحالی اور محنت کے پھل کا جشن ہے۔ بیساکھی سناتن دھرم اور برِّصغیر کی زرعی تہذیب کا ایک نہایت اہم تیوہار ہے، جو پنجاب، ہریانہ اور شمالی ہند میں خاص طور پر منایا جاتا ہے۔ یہ تیوہار ویشاکھ ماہ کے آغاز اور ربیع فصل کی کٹائی کے موقع پر آتا ہے، اس لیے اسے کسانوں کے لیے خوشی، شکرگزاری اور محنت کے صلے کا دن مانا جاتا ہے۔

ہندو روایت میں بیساکھی کو سورج کے میش راشی میں داخل ہونے (سوریا سنکرانتی) سے جوڑا جاتا ہے، جو ویدک کیلنڈر میں نئے شمسی سال کی شروعات کی علامت ہے۔ اسی بنا پر اس دن اسنان، دان، سورج پوجا اور منگلک کرم کیے جاتے ہیں۔

(دھرم سندھو، دویتیہ پرِچھید میش سنکرانتی (ویشاکھ ماس پرارمبھ)

(P. V. Kane, History of Dharmasastra, Vol. V, Part I, page 248-251)

گڑی پڑوا (गुड़ी पड़वा)

گڑی پڑوا مہاراشٹر کا نیا سال ہے، جو چیتر اشکلا پرتپدا کو منایا جاتا ہے۔ اس دن گڑی لہرا کر خوشحالی اور نیک شگون کی علامت پیش کی جاتی ہے۔ گڑی پڑوا سناتن دھرم میں مہاراشٹر کا روایتی نیا سال ہے، جو چیتر اماہ کی شکلا پکچھ کی پرتپدا کو منایا جاتا ہے۔

اس دن گھروں کے دروازے پر گڑی (بانس کی لاٹھی پر الٹا رکھا ہوا تانبے یا پیتل کا کلش، ریشمی کپڑا اور نیم کے پتے) لہرا کر نصب کی جاتی ہے، جو وجے، خوشحالی، نیک شگون اور نئے آغاز کی علامت سمجھی جاتی ہے۔

روایت کے مطابق گڑی شیو جی کے ڈمرُو یا وِشنو کی دھوجا کی علامت بھی مانی جاتی ہے، جبکہ بعض لوک کتھاؤں میں اسے مرہٹہ وجے اور شاسن کے استحکام سے جوڑا جاتا ہے۔ (دھرم سندھو، دویتیہ پرِچھید چیتر اشکلا پرتپدا، نَوسَمْوَتسَر و برہما دھوجا پوجا ودھان)

(M.M. Underhill, The Hindu Religious Year, Oxford University Press, page 41-43)

اُگاڈی (उगादी)

اُگاڈی آندھرا پردیش اور کرناٹک کا نیا سال ہے۔ یہ تیوہار وقت کی گردش اور کرم فلسفے کی یاددہانی کراتا ہے۔اُگاڈی سناتن دھرم میں آندھرا پردیش،تلنگانہ اور کرناٹک کا روایتی نیا سال ہے، جو چیترا ماہ کی شکلا پکچھ کی پرتیپدا کو منایا جاتا ہے۔

لفظ ’’اُگاڈی‘‘ سنسکرت کے یُگ + آدی سے ماخوذ ہے،جس کے معنیٰ ہیں ’’نئے یُگ کا آغاز‘‘۔ اس دن گھروں کی صفائی، منگل کلش استھاپنا، پنچانگ شرَون اور خاص پکوان اُگاڈی پچّڑی تیار کی جاتی ہے،جس میں میٹھا، کڑوا، کھٹا، نمکین اور کسیلا ذائقہ شامل ہوتا ہے۔ یہ علامت ہے کہ انسانی زندگی خوشی، غم، کامیابی اور ناکامی بی سب کو قبول کر کے آگے بڑھتی ہے۔(دھرم سندھو، دویتیہ پرِ یچھید چیترا شکلا پرتیپدا، نَوسَنوَتسَر ودھان)

(M.M. Underhill, The Hindu Religious Year, Oxford University Press, page 41-43)

چھٹھ پوجا (छठ पूजा)

چھٹھ پوجا سورج دیوتا کی عبادت کا اہم تیوہار ہے، جو خاص طور پر بہار، جھارکھنڈ اور مشرقی یوپی میں منایا جاتا ہے۔اس میں ندی یا تالاب کے کنارے سورج کو ارگھ دیا جاتا ہے۔چھٹھ پوجا سناتن دھرم میں سورج دیوتا (سوریہ نارائن) کی عبادت کا نہایت قدیم اور اہم تیوہار ہے، یہ بہار، جھارکھنڈ اور مشرقی اتر پردیش میں بڑی عقیدت کے ساتھ منایا جاتا ہے۔

یہ تیوہار کارتک ماہ کی شکلا ششٹھی کو آتا ہے اور چار دنوں پر مشتمل ہوتا ہے۔چھٹھ پوجا میں بھکت ندی، تالاب یا کسی قدرتی آبی ذخیرے کے کنارے کھڑے ہو کر ڈوبتے اور اُگتے سورج کو ارگھ (پانی، دودھ، پھل وغیرہ) پیش کرتے ہیں۔اس پوجا میں نِرجَل ورت، سخت ضبطِ نفس، صفائی اور شُدھ آچرن کو خاص اہمیت دی جاتی ہے،جس کی وجہ سے اسے سناتن دھرم کے سب سے کٹھن ورتوں میں شمار کیا جاتا ہے۔(بَھوِشیہ پران، براہما پروسوریا ورت مہاتمیہ)

(P. V. Kane, History of Dharmasastra, Vol. V, Part I, page 257-260)

تولسی ویواہ (तुलसी विवाह)

تولسی ویواہ کارتک ماہ میں تولسی اور وشنو کے علامتی بیاہ کا تیوہار ہے۔ اسے دیو اُٹھان ایکادشی کے بعد منایا جاتا ہے اور شادیوں کے آغاز کی علامت مانا جاتا ہے۔ تولسی ویواہ سناتن دھرم کا ایک اہم مذہبی تیوہار ہے، جو کارتک ماہ میں دیو اُٹھان ایکادشی کے بعد منایا جاتا ہے۔ اس دن تولسی (ورنداوَن دیوی) اور بھگوان وشنو (شالگرام/ دامودر روپ) کا علامتی بیاہ کرایا جاتا ہے۔

پرانک روایت کے مطابق دیو اُٹھان ایکادشی کے ساتھ ہی بھگوان وشنو یوگ نِدرا سے جاگتے ہیں، اسی لیے تولسی ویواہ کے بعد ہی ہندو سماج میں شادی، یگیہ اور منگلک کاموں کا آغاز شُبھ مانا جاتا ہے۔ یہ تیوہار گرہستھ آشرم، پتی ورتا دھرم، اور بھکتی کی علامت ہے۔ (پدم پران، اتر کھنڈ، کارتک مہاتمیہ)

وامن دوادشی (वामन द्वादशी)

وامن دوادشی بھگوان وامن (وشنو کے اوتار) کی یاد میں منائی جاتی ہے۔ یہ تیوہار دھرم کی فتح اور اہنکار کے نِوارن کی علامت ہے۔ وامن دوادشی سناتن دھرم کا ایک اہم ویشنو تیوہار ہے، جو بھگوان وشنو کے وامن اوتار کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ پرانک روایت کے مطابق بھگوان وشنو نے بونے برہمن وامن کا روپ دھارن کر کے اسور راجہ بلی کے اہنکار کو ختم کیا اور تین قدموں (تری وِکرم) میں تینوں لوک ناپ کر دھرم کی استھاپنا کی۔ یہ تیوہار اس بات کی علامت ہے کہ بھگوان دھرم کی حفاظت کے لیے کسی بھی روپ میں اوتار لے سکتے ہیں۔
(بھاگوت پران، اسکندھ 8، ادھیائے 15-23)

نرسمہا جینتی (नृसिंह जयंती)

نرسمہا جینتی بھگوان نرسمہا کے اوتار کا دن ہے، جو ہرنیاکشیپو کے ودھ سے جڑا

ہے۔ یہ بھکتی اور بھگوان کی رکشا کی علامت ہے۔ نرسمہا جینتی سناتن دھرم میں بھگوان وشنو کے نرسمہا اوتار کی یاد میں منایا جانے والا ایک نہایت اہم تیوہار ہے۔ یہ تیوہار ویشاکھ ماہ کی شکلا پکچھ کی چتر دشی کو آتا ہے۔

پرانک روایت کے مطابق بھگوان وشنو نے نرسمہا (نر+سنگھ) کا روپ دھارن کر کے اسور راجہ ہرنیا کشیپو کا ودھ کیا اور اپنے پرم بھکت پر ہلاد کی رکشا کی۔ یہ اوتار اس لیے منفرد ہے کہ بھگوان نے نہ دن میں، نہ رات میں، نہ اندر، نہ باہر، نہ انسان کے ہاتھوں، نہ جانور کے ہاتھوں ہی بلکہ سب شرطوں سے بالاتر ہو کر ادھرم کا نِوارن کیا۔ اس واقعے سے یہ پیغام ملتا ہے کہ بھگوان اپنے بھکت کی رکشا کے لیے ہر حد پار کر سکتے ہیں۔ (بھاگوت پران، اسکندھ 7)

دتا تریہ جینتی (दत्तात्रेय जयंती)

دتا تریہ جینتی میں برہما، وشنو اور شیو کے مشترکہ اوتار کی پوجا کی جاتی ہے۔ یہ تیوہار یوگ اور گیان کی علامت ہے۔ دتا تریہ جینتی سناتن دھرم کا ایک نہایت اہم تیوہار ہے، جو مارگشیرش ماہ کی پورنیما کو منایا جاتا ہے۔ اس دن بھگوان دتا تریہ کی پیدائش کی یاد منائی جاتی ہے، جنہیں برہما، وشنو اور شیو کا مشترکہ اوتار مانا جاتا ہے۔

پرانک روایت کے مطابق مہارشی اتری اور ان کی پتنی انسویا کی تپسیا سے پرسن ہو کر تِرمُورتی نے دتا تریہ کے روپ میں اوتار لیا۔ اسی بنا پر دتا تریہ کو گیان، بھکتی اور یوگ ہی تینوں کا سنگم کہا جاتا ہے۔ اس دن بھکت دتا تریہ کی پوجا، جپ، دھیان اور دان پُنیہ کرتے ہیں۔ (مارکنڈے پران، ادھیائے 16-18) (بھاگوت پران، سکندھ 11، ادھیائے 7-9)

راکھی پورنیما (राखी पूर्णिमा)

راکھی پورنیما بھائی بہن کے رشتے کا تیوہار ہے، جو شراون پورنیما کو منایا جاتا ہے۔ راکھی پورنیما سناتن دھرم کا ایک اہم سماجی و مذہبی تیوہار ہے، جو شراون ماہ کی پورنیما کو

منایا جاتا ہے۔ اس دن بہن بھائی کی کلائی پر راکھی باندھتی ہے اور بھائی اس کی حفاظت، عزت اور تعاون کا عہد کرتا ہے۔ یہ تیوہار محض خاندانی رسم نہیں بلکہ رکشا، سنیہہ (محبت) اور دھرمک ذمہ داری کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ پرانک روایت میں راکھی کو "رکشا سوتر" کہا گیا ہے، جس کا مقصد مصیبت اور انرتھ سے بچاؤ مانا گیا ہے۔ اسی تتھی کو بعض مقامات پر رکشا بندھن بھی کہا جاتا ہے۔ (بھوشیہ پران، برہم پروا، ادھیائے 132-134)

راس پورنیما (रास पूर्णिमा)

راس پورنیما سناتن دھرم میں بھگوان شری کرشن کی الوہی راس لیلا سے وابستہ ایک نہایت اہم مذہبی تیوہار ہے، جو کارتک ماہ کی پورنیما کو منایا جاتا ہے۔ پرانک روایت کے مطابق اسی شب بھگوان کرشن نے ورنداون میں گوپیوں کے ساتھ مہاراس رچایا تھا، جسے وشنو بھکتی، پریم اور آتما، پرَماتما کے اتحاد کی اعلیٰ ترین علامت مانا جاتا ہے۔

اس لیلا میں کرشن ہر گوپی کے ساتھ ایک ساتھ موجود نظر آتے ہیں، جو اس بات کی علامت ہے کہ پرماتما ہر بھکت کے ساتھ یکساں طور پر جڑا ہوا ہے۔ راس پورنیما وشنو بھکتی، خصوصاً کرشن بھکتی میں مرکزی مقام رکھتی ہے۔

اس دن بھکت اُپواس، رات بھر جاگرن، ہری نام سمرن، بھجن۔کیرتن اور بھاگوت کتھا کا اہتمام کرتے ہیں۔ ویشنو اور بھکتی روایت میں راس لیلا کو نشکام پریم (بے لوث محبت) اور مکمل سرنڈرن کی مثال کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ گوپیوں کی بھکتی کو اس قدر اعلیٰ مانا گیا ہے کہ شاستروں میں اسے گیان اور کرم سے بھی برتر قرار دیا گیا ہے۔

(بھاگوت پران، اسکندھ 10، ادھیائے 29-33)

مہانوی (महानवमी)

مہانوی سناتن دھرم میں نوراتری کا نواں اور آخری دن ہے، جو دیوی درگا کی اسوری طاقتوں پر حتمی فتح کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ یہ دن اشون ماہ کی شکلا پکچھ کی نوَمی تتھی

کو آتا ہے اور شاکت روایت میں نہایت مقدس مانا جاتا ہے۔ مہانوی کے دن دیوی کے مہاشکتی روپ کی پوجا کی جاتی ہے، جس میں خاص طور پر دیوی کو ہتھیاروں سمیت ویر روپ میں یاد کیا جاتا ہے۔ اسی دن درگا پوجا کی نومی، آیودھیا پوجا اور کئی علاقوں میں شستر پوجا بھی انجام دی جاتی ہے، جو دھرم کی رکشا اور ادھرم کے نِوارن کی علامت ہے۔

شاکت شاستروں کے مطابق مہانوی وہ دن ہے جب دیوی نے مہیشاسُر، شُمبھ اور نِشُمبھ جیسے اسوروں کا سنہار کر کے دیوی شکتی کی برتری ثابت کی۔ نوراتری کے نو دن انسان کی اندرونی کمزوریوں (کام، کرودھ، لوبھ، موہ، اہنکار وغیرہ) پر قابو پانے کی علامت سمجھے جاتے ہیں، اور مہانوی ان سب پر وجے کا استعارہ ہے۔ اس دن کنیا پوجن، ہوم، جاگرن اور دیوی ستوتر پاٹھ خاص طور پر کیے جاتے ہیں، تاکہ دیوی کی کرپا سے آتماک شُدھی اور شانتی حاصل ہو۔ (مارکنڈے پران دیوی مہاتمیہ (چنڈی پاٹھ)، ادھیائے 81-93)

❋❋❋❋

حصہ دوم

ہندو دھرم میں ورت (व्रत) کی قسمیں
اور
ان کا طریقہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ورت (व्रत)

ورت (व्रत) سنسکرت کا لفظ ہے، جس کے معنٰی ہیں: عہد، پختہ ارادہ، مذہبی پابندی، یا کسی مقدس مقصد کے لیے خود کو ایک مخصوص نظم وضبط کا پابند کرنا۔ ہندو مذہب میں ورت صرف بھوکا رہنے کا نام نہیں، بلکہ یہ ایک مذہبی عبادت ہے جس میں اپواس (روزہ)، پوجا، منتر جپ، دان، پرہیز، برہم چریہ، اور مخصوص مذہبی اعمال شامل ہو سکتے ہیں۔

ہندو عقیدے کے مطابق ورت کا مقصد دیوی دیوتاؤں کی رضا حاصل کرنا، پاپ (گناہوں) کا کفارہ، منوکامنا کی تکمیل، روحانی پاکیزگی، صحت، خوش حالی، اولاد، ازدواجی سعادت اور موکش (نجات) کا حصول ہے۔

व्रतैः पापानि शुध्यन्ति तपसा तप्यतां नृणाम्।

ज्ञानविज्ञानयोगाच्च मुच्यन्ते सर्वबन्धनैः॥

ترجمہ: ریاضت کرنے والے انسانوں کے گناہ ورُت (مقدس عہد و روزے) اور تپسیا کے ذریعے پاک ہوجاتے ہیں؛ اور گیان (روحانی علم) و وگیان (عقلی علم) کے ملاپ سے وہ تمام (سنسارک) بندھنوں سے मुक्ति (نجات) پا لیتے ہیں۔ (منواسمرتی، ادھیائے 11، شلوک 241/242)

اسی طرح اسکند پران (स्कन्द पुराण)، پدم پران (पद्म पुराण) اور بھوشیہ پران (भविष्य पुराण) میں مختلف ورتوں کی فضیلت، طریقۂ کار اور ان کے مذہبی فوائد کی تفصیل

بیان کی گئی ہے۔

وَرُت (برت) کامفہوم اور حیثیت

لغوی اعتبار سے وَرُت (व्रत) کے معنی عہد، نذر، یا کسی مقدس کام کے لیے اپنے اوپر پابندی عائد کرنا کے ہیں۔ سنسکرت میں یہ لفظ ''वृ'' (ور) مادہ سے نکلا ہے جس کے معنٰی چننا، اختیار کرنا ہیں۔ مشہور ہندو محقق ڈاکٹر پی۔ وی۔ کانے کے مطابق رِگ وید میں جو لفظ ''ورت'' آیا ہے اس سے مراد کسی خاص طرزِ عمل کو اختیار کرنا ہے، نہ کہ صرف بھوکا رہنا۔ برت دراصل ایک اخلاقی و مذہبی عہد ہے جس میں انسان جسمانی خواہشات کو محدود کر کے کسی دیوتا کی خوشنودی، کسی مراد کے حصول، یا روحانی پاکیزگی کے لیے مخصوص ضابطے اپناتا ہے۔

(P. V. Kane, History of Dharmaśāstra,Vol. 4, page 57)
(S. Radhakrishnan, Indian Philosophy, Vedic Religion and Thought, Vol.I)

ہندو دھرم میں وَرُت کے اقسام

ہندو مذہبی روایت میں برت کی مختلف صورتیں ملتی ہیں، مثلاً:

۱۔نِتّیہ وَرُت (नित्य व्रत): روزانہ کیے جانے والے برت، جیسے ایک وقت کا کھانا۔

नित्यं स्नात्वा शुचिः कुर्याद्देवर्षिपितृतर्पणम्।
देवताचैव पूज्य स्युर्नित्यमग्निं च जुहुयात्॥

ترجمہ: انسان کو چاہیے کہ وہ روزانہ غسل کر کے پاک ہو، دیوتاؤں، رشیوں اور پتروں کا تروپن (شکرانہ) کرے، اور روزانہ اپنے نفس وحواس کو قابو میں رکھ کر سچائی کے راستے پر چلے۔ یہی انسان کا نِتّیہ ورت (لازمی عہد) ہے۔

(منواسمرتی (मनुस्मृति)، ادھیائے 4، شلوک 225)

۲۔نَیمِتّک وَرُت (नैमित्तिक व्रत): خاص دنوں یا مواقع پر کیے جانے والے برت، جیسے ایکادشی یا شوراتری۔

नैमित्तिकानि काम्यानि व्रतानि नियमास्तथा।

तिथिनक्षत्रयोगेषु कुर्वीत प्रयतो द्विजः॥

ترجمہ: دانشمند انسان کو چاہیے کہ وہ مخصوص تتھیوں (جیسے ایکادشی)، نکھشتروں اور پاکیزہ یوگوں کے آنے پر اپنے حواس کو قابو میں رکھ کر نَیمِتک اور کامیہ ورتوں واصولوں کی پابندی کرے۔

(وشنو پران (विष्णुपुराण)، انش (بھاگ) 3، ادھیائے 10، شلوک 4)

۳۔کامیہ وَرْت (काम्य व्रत): کسی خاص خواہش یا مقصد (اولاد، صحت، کامیابی) کے لیے رکھے جانے والے برت۔

काम्यं तु फलमुद्दिश्य क्रियते यद्व्रतं बुधैः।

तत्तत्फलमवाप्नोति शास्त्रोक्तविधिना कृतम्॥

ترجمہ: دانشمندوں کے ذریعے کسی خاص پھل یا مقصد کی نیت سے جو ورت کیا جاتا ہے، اسے کامیہ ورت کہتے ہیں۔ شاستر کے بتائے ہوئے طریقے سے اسے کرنے پر انسان کو اس کی مطلوبہ کامیابی یا خواہش ضرور حاصل ہوتی ہے۔

(نیرنائے سندھو (निर्णयसिन्धु)-ورت پرکرن (ماخوذ از پران)

یہ تمام برت دھرم شاستروں، پرانوں اور اسمرتیوں میں باقاعدہ بیان کیے گئے ہیں۔

ہندو دھرم کے اہم ورت

ہندو دھرم کے اہم ورت درج ذیل ہیں:

۱۔ایکادشی ورت (एकादशी व्रत)

ایکادشی ورت سناتن دھرم کے نہایت قدیم اور باوقار ورتوں میں شمار ہوتا ہے۔ یہ ہر قمری مہینے کی شکلا اور کرشن پکچھ کی گیارہویں تاریخ کو آتا ہے اور بنیادی طور پر بھگوان وشنو کی عبادت سے منسوب ہے۔ شاستری روایت کے مطابق ایکادشی کے دن اناج (دھان،

گیہوں، جو، دالیں وغیرہ) ترک کر کے اُپواس رکھا جاتا ہے، کیونکہ اناج کو اس دن تامسک اثرات سے جوڑا گیا ہے۔ اس ورت میں وشنو سہسر نام، نارائن کا وِچ، گیتا پاٹھ، بھاگوت پران کی کتھا، جپ، دھیان اور رات کو جاگرن کی بھی تلقین کی گئی ہے۔ بعض روایتوں میں صرف پھل، دودھ یا جل پر ورت رکھنے کا ذکر ملتا ہے۔

● پدم پران کے مطابق ایکادشی کو خود دیوی روپ مانا گیا ہے جس نے بھگوان وشنو سے वर مانگا کہ جو انسان اس دن ورت رکھے، اس کے پاپ نشٹ ہو جائیں۔ اسی لیے شاستروں میں ایکادشی کو ''پاپ ناشنی'' اور ''ہری وسر'' کہا گیا ہے۔ پرانک ادب میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ ایکادشی ورت نہ صرف پچھلے جنموں کے پاپوں کا کفارہ بنتا ہے بلکہ بھکتی، ویراغیہ اور موکش کی راہ ہموار کرتا ہے۔ وشنو بھکتوں کے لیے یہ ورت خاص روحانی اہمیت رکھتا ہے اور اسے بھکتی یوگ کا مضبوط ذریعہ مانا گیا ہے۔

● اسکند پران اور دیگر دھرم شاستروں کے مطابق عام طور پر سال میں 24 ایکادشیاں ہوتی ہیں، لیکن جب ادھک ماس (ملماس) آتا ہے تو ان کی تعداد 26 ہو جاتی ہے۔ ہر ایکادشی کا الگ نام اور اہمیت بیان کی گئی ہے، جیسے ویکنٹھ ایکادشی، دیواُتھان ایکادشی اور نرجلہ ایکادشی۔ خاص طور پر نرجلہ ایکادشی کو سب سے کٹھن مانا گیا ہے، کیونکہ اس میں جل تک کا تیاگ کیا جاتا ہے۔ اس طرح ایکادشی ورت جسمانی ضبطِ نفس کے ساتھ ساتھ ذہنی یکسوئی اور روحانی بالیدگی کا جامع عمل سمجھا جاتا ہے۔

(پدم پران، اُتر کھنڈ، ادھیائے 42-45) (دھرم سندھو، کاشی ناتھ اُپادھیائے، ص178-185)

۲۔ مہاشِو راتری ورت (महाशिवरात्रि व्रत)

مہاشِو راتری سناتن دھرم کا نہایت عظیم اور روحانی طور پر گہرا ورت ہے، جو فالگن ماہ کی کرشن پکچھ کی چتر دشی کو منایا جاتا ہے۔ یہ ورت بھگوان شیو کے ساتھ عقیدت، تپسیا اور آتما شُدھی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ شاستری روایت کے مطابق اس دن شیو بھکت سورج

نکلنے سے قبل اسنان کر کے اُپواس کا سنکلپ لیتے ہیں اور دن بھر ضبطِ نفس اختیار کرتے ہیں۔ رات کے وقت شیو مندر میں چار پہر پوجا کی جاتی ہے، جس میں شیو لنگ پر جل، دودھ، دہی، شہد، گھی اور بیل پتر چڑھایا جاتا ہے۔ جاگرن (رات بھر جاگنا) اس ورت کا لازمی جزو مانا گیا ہے، کیونکہ اسے اجنان کی نیند سے جاگنے کی علامت کہا گیا ہے۔

● شیو پران کے مطابق مہاشِو راتری کی رات ہی بھگوان شیو نے لِنگ روپ میں برہمانڈ میں پرکاش کیا تھا، جسے لِنگ اُدبَھو کی کتھا کہا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اس رات کو شیو تتو کی ساکشات انبُھوتی کا موقع سمجھا جاتا ہے۔ شیو پران میں بیان ہے کہ اس ورت کے ذریعے شیو بھکت اپنے پاپوں کا پرکشال (نِوارن) کر کے شیولوک کی پراپتھی کے اہل بنتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس ورت کو صرف ایک دن کا اُپواس نہیں بلکہ آتما کا اُتھان (روحانی ارتقا) کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔

● لنگ پران اور دیگر پرانوں میں مہاشِو راتری ورت کو تپسیا، ویراغیہ اور موکش سے جوڑا گیا ہے۔ خاص طور پر یوگیوں اور سنیاسیوں کے لیے یہ ورت شیو۔تتو کے دھیان کا خاص موقع مانا جاتا ہے۔ شاستروں میں یہاں تک آیا ہے کہ جو شخص اس دن شیو نام کا سمرن، منتر جپ اور بیل پتر ارپن کے ساتھ ورت کرتا ہے، اس کے جنم جنم کے بندھن کٹ جاتے ہیں۔ اسی بنا پر مہاشِو راتری کو تمام ورتوں میں شریشٹھ اور پاپ ناشنی کہا گیا ہے۔

(شیو پران، ودھیشور سنہتا، ادھیائے 9-11)، (لنگ پران، پوروا بھاگ)، (ورت راج ص 92-100)

۳۔ پردوش ورت (प्रदोष व्रत)

پردوش ورت سناتن دھرم میں شیو بھگوان سے منسوب ایک نہایت اہم اور باقاعدہ ورت ہے، جو ہر قمری مہینے کی تریودشی تاریخ کو آتا ہے۔ یہ ورت خاص طور پر سوریاست کے بعد کے وقت (جسے پردوش کال کہا جاتا ہے) رکھا جاتا ہے۔ شاستری ودھان کے مطابق اس وقت شیو اور پاروتی زمین کے قریب آ کر اپنے بھکتوں کو درشن

دیتے ہیں۔ اسی عقیدے کے تحت اس دن شیو مندر میں جل، دودھ، دہی، شہد اور بیل پتر سے شیولنگ کا ابھیشیک کیا جاتا ہے اور دیپ دان، دُھوپ اور شیو منتر جپ کیا جاتا ہے۔

اسکند پران کے ناگر کھنڈ میں پردوش ورت کی خاص اہمیت بیان کی گئی ہے۔ اس کے مطابق پردوش کال میں شیو پوجا کرنے سے گھریلو کلہ، روگ، درِدرتا، شترُ بھے اور مانسک اضطراب دور ہوتا ہے۔ یہ ورت نہ صرف بھگوان شیو کی کرپا حاصل کرنے کا ذریعہ ہے بلکہ گھریلو زندگی میں شانتی اور سُکھ کے قیام کا بھی سبب سمجھا جاتا ہے۔ اسی لیے گرہستھ آشرم میں رہنے والے افراد کے لیے پردوش ورت کو خاص طور پر مفید بتایا گیا ہے۔

شیو پران اور دھرم شاستری گرنتھوں میں پردوش ورت کی مختلف اقسام کا ذکر ملتا ہے، جن میں سوم پردوش (سوموار کو آنے والا پردوش) اور شنی پردوش (سنیچر کو آنے والا پردوش) سب سے زیادہ اہم مانے جاتے ہیں۔ سوم پردوش کو سوم ناتھ شیو سے اور شنی پردوش کو شنی دوش کے نِوارن سے جوڑا گیا ہے۔ شاستروں کے مطابق جو بھکت لگاتار پردوش ورت رکھتا ہے، اس کے کرم بندھن شتھل ہوتے ہیں اور وہ شیو بھکتی میں استحکام حاصل کرتا ہے۔ (دھرم سندھو، کاشی ناتھ اُپادھیائے، ص 201-205)، (اسکاند پران، ناگر کھنڈ)

۴۔ شراون سوموار ورت (श्रावण सोमवार व्रत)

شراون سوموار ورت سناتن دھرم میں شیو بھگوان کی خصوصی بھکتی اور کرپا حاصل کرنے کا نہایت مقبول اور قدیم ورت ہے۔ شراون (ساون) مہینہ پورے طور پر شیو کو ارپت مانا جاتا ہے اور اس کے تمام سوموار شیو بھگوان کے لیے خاص ہوتے ہیں۔

● شاستری روایت کے مطابق اس مہینے میں بھکت سوموار کے دن سورج نکلنے سے پہلے اسنان کر کے اُپواس کا سنکلپ لیتے ہیں اور دن بھر اناج ترک کر کے شیو پوجا کرتے ہیں۔ شیو لِنگ پر گنگا جل، دودھ، دہی، شہد اور خاص طور پر بیل پتر چڑھانا اس ورت کا مرکزی عمل ہے، کیونکہ بیل پتر کو شیو کا پرِیہ پتّر بتایا گیا ہے۔

● شیو پران کے مطابق شراون مہینے میں کی گئی شیو پوجا کا پھل کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔شیو پران میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ سمندر منتھن کے وقت بھگوان شیو نے ہالا ہل وِش پی کر سنسار کی رکشا کی،اور اسی وجہ سے شراون مہینہ شیو تپسیا اور بھکتی کے لیے سب سے پُنیہ مانا گیا۔اس ورت کو کرنے والے بھکت نہ صرف اپنے پاپوں کے شمن کا ذریعہ پاتے ہیں بلکہ شیو کی کرپا سے مانسک شانتی اور آتماک بل بھی حاصل کرتے ہیں۔

● اسکند پران کے ناگر کھنڈ میں شراون سوموار ورت کے مہاتمیہ کا ذکر ملتا ہے۔ اس کے مطابق کنوارے یُووا اور یُوتیاں اس ورت کے ذریعے من پسند جیون ساتھی کی پراپتی کی کامنا کرتے ہیں،جبکہ گریہست لوگ گھریلو سکون،اولاد کی خیر و عافیت اور دیرگھ آیو(طویل عمر) کے لیے یہ ورت رکھتے ہیں۔شاستروں میں شراون سوموار ورت کو شیو کرپا کا سادہ مگر انتہائی موثر سادھن بتایا گیا ہے،جو عام انسان کے لیے بھی سُلبھ ہے۔(اسکند پُران، ناگر کھنڈ،ادھیائے 210-214)،(ودھیشور سنہتا،ادھیائے 16-18)،(کوٹیرُ درسنہتا،ادھیائے 23-25)

۵۔نوراتری ورت (नवरात्रि व्रत)

نوراتری ورت سناتن دھرم میں دیوی اُپاسنا کا سب سے اہم اور جامع ورت مانا جاتا ہے۔''نَو + راتری''یعنی نوراتوں تک چلنے والا یہ ورت چیتر انوراتری (سال کے آغاز پر) اور شاردیہ نوراتری (اشون ماہ میں) منایا جاتا ہے۔ان نو دنوں میں دیوی درگا کے نو روپوں (نَو دُرگا) کی پوجا کی جاتی ہے،جن میں شَیل پُتری،برہمچارِنی،چندر گھنٹا،کشمانڈا، اسکند ماتا،کاتیاینی،کال راتری،مہا گوری اور سدھی داتری شامل ہیں۔ہر دن کا الگ منتر، پوجا ودھان اور روحانی مفہوم بیان کیا گیا ہے۔

نوراتری ورت کے دوران عموماً اناج ترک کر دیا جاتا ہے اور پھل، دودھ، سا گودانہ یا ایک وقت کا سادہ بھوجن کیا جاتا ہے۔اس اُپواس کا مقصد صرف جسمانی ضبطِ نفس نہیں بلکہ اندریوں پر کنٹرول،من کی یکسوئی اور بھکتی کا ارتقا ہے۔شاستروں میں کہا گیا

ہے کہ نوراتری کے دنوں میں دیوی تتو زمین کے قریب ہوتا ہے، اس لیے کی گئی پوجا اور جاپ کا پھل کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔ اسی سبب کنوارے، گریہست اور سادھو سبھی طبقے کے لوگ یہ ورت رکھتے ہیں۔

● مارکنڈے پران میں شامل دیوی مہاتمیہ (چنڈی پاٹھ) نوراتری ورت کی بنیادی شاستر بنیاد ہے۔ اس میں مہشاسُر، شُمبھ۔ نِشُمبھ اور رکت بیج جیسے اسُروں پر دیوی کی وجے کی کتھائیں بیان کی گئی ہیں۔ ان کتھاؤں کے ذریعے یہ تعلیم دی گئی ہے کہ دیوی شکتی ہی برہمانڈ کی محافظ اور دھرم کی استھاپنا کرنے والی ہے۔ اسی لیے نوراتری ورت کو شکت، ساہس، آتم وشواس اور دھرم کی جیت کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

● دیوی بھاگوت پران کے مطابق نوراتری میں دیوی اُپاسنا کرنے والا بھکت دیوی کی کرپا سے روگ، شوق، بھے اور مانسک کمزوریوں سے نجات پاتا ہے۔ دیوی بھاگوت پران میں یہ بھی ذکر ہے کہ نوراتری ورت خاص طور پر شاکت دھرم میں سب سے اعلیٰ ورت مانا گیا ہے، کیونکہ اس میں گیان، کرم اور بھکتی تینوں کا سنگم پایا جاتا ہے۔ اس ورت کے ذریعے انسان اپنی آتما میں چھپی ہوئی شکتی کو بیدار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

● شاستری روایت میں نوراتری کے ساتھ کلش استھاپنا، اکھنڈ دیپ، جاگرن، دیوی ستوتر پاٹھ اور کنیا پوجن کا بھی خاص ذکر ملتا ہے۔ کنیا پوجن کے ذریعے دیوی کو کنیا روپ میں پوجنے کا تصور پیش کیا گیا ہے، جو ناری شکتی کے احترام کی علامت ہے۔ اس طرح نوراتری ورت نہ صرف ایک مذہبی عمل ہے بلکہ سماجی، اخلاقی اور روحانی قدروں کو مضبوط کرنے والا عظیم سنسکار بھی ہے۔ (مارکنڈے پران، دیوی مہاتمیہ (چنڈی پاٹھ)، ادھیائے 81-93)، (دیوی بھاگوت پران، اسکندھ 7، ادھیائے 28-40)، (اسکاند پران، ناگر کھنڈ، ادھیائے 160-170)

٦۔ جنم اشٹمی ورت (जन्माष्टमी व्रत)

جنم اشٹمی ورت سناتن دھرم میں بھگوان شری کرشن کی پیدائش کی یاد میں رکھا

جانے والا نہایت مقدس اور بابرکت ورت ہے۔ یہ ورت بھادراپد ماہ کی کرشن پکچھ کی اشٹمیتا ریخ کو منایا جاتا ہے۔ شاستری روایت کے مطابق بھکت اس دن سورج نکلنے سے اُپواس رکھتے ہیں اور آدھی رات کو، جس وقت شری کرشن کا جنم ہوا مانا جاتا ہے، جنم اُتسو مناتے ہیں۔ اس موقع پر مندر اور گھروں میں جھانکیاں، بھجن، کیرتن، ہری نام سمرن اور نند اُتسو کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

● جنم اشٹمی ورت میں عام طور پر اناج ترک کیا جاتا ہے اور بعض بھکت جل یا پھل پر اُپواس کرتے ہیں، جبکہ کچھ نرجل (بغیر پانی) بھی ورت رکھتے ہیں۔ آدھی رات کو کرشن جنم کے بعد پنچامرت سے کرشن کی مورتی کا ابھیشیک، مکھیہ بھوگ اور آرتی کی جاتی ہے، اس کے بعد ورت پارن کیا جاتا ہے۔ یہ ورت ضبطِ نفس، بھکتی اور آنند کا حسین امتزاج سمجھا جاتا ہے۔

● بھاگوت پران میں کرشن جنم کی کتھا کو نہایت وِستار سے بیان کیا گیا ہے۔ دسویں اسکندھ میں واسودیو، دیوا کی، کنس کے اَتیاچار، کرشن کا جنم، نند گوکل پہنچایا جانا اور یوگ مایا کی لیلا کا مفصل ذکر ہے۔ بھاگوت پران کے مطابق شری کرشن کی جنم کتھا کا شروَن اور اسمرن موکش داینی ہے، کیونکہ یہ بھکتی یوگ کی اعلیٰ ترین شکل کو ظاہر کرتی ہے۔ اسی وجہ سے جنم اشٹمی ورت کو وشنو بھکتی میں مرکزی مقام حاصل ہے۔

● ہری ونس پران میں بھی شری کرشن کے اوتار کا مفصل بیان ملتا ہے۔ اس گرنتھ کے مطابق کرشن کا جنم دھرم کی رکشا اور اَدھرم کے وِناش کے لیے ہوا۔ جنم اشٹمی ورت اسی اوتار تتو کی یاد دہانی ہے، جس کے ذریعے بھکت کرشن کو پرَ ماتما، جگد گرو اور لیلا پرُشوتّم کے روپ میں پہچانتا ہے۔

● شاستری نقطۂ نظر سے جنم اشٹمی ورت صرف ایک تیوہار یا رسم نہیں بلکہ ایک روحانی تربیت ہے۔ یہ ورت انسان کو کرشن کے آدرشوں پریم، کرُونا، نشکام کرم اور بھکتی سے جوڑتا ہے۔ اسی لیے وشنو پرمپرا میں جنم اشٹمی ورت کو نوراتری اور ایکادشی کے برابر اہم

مانا گیا ہے، اور اسے عام گرہست کے لیے بھی موکش کی راہ ہموار کرنے والا بتایا گیا ہے۔
(بھاگوت پران، اسکندھ 10، ادھیائے 1 - 5)،(ہری ونس پران، وشنو پرب، ادھیائے 47-52)،(پدم پران، اُتر کھنڈ، ادھیائے125-128)

۷۔رام نومی ورت(राम नवमी व्रत)

رام نومی ورت سناتن دھرم میں بھگوان شری رام کی پیدائش کی یاد میں رکھا جانے والا ایک نہایت مقدس ورت ہے۔ یہ ورت چیتر اماہ کی شکل پکچھ کی نوَمی تاریخ کومنایا جاتا ہے۔ شاستری روایت کے مطابق اسی دن ایودھیا کے راجہ دشرتھ کے گھر بھگوان وشنو نے رام اوتار دھارن کیا تھا۔ اس دن بھکت سورج نکلنے سے پہلے اسنان کر کے اُپواس کا سنکلپ لیتے ہیں اور دن بھر رام نام جپ، بھجن، کیرتن اور رام کتھا کا اہتمام کرتے ہیں۔ ایودھیا، سیتامڑھی اور دیگر رام تِرتھوں میں اس دن خاص اُتسومنایا جاتا ہے۔

● رام نومی ورت میں اُپواس کے ساتھ رامائن پاٹھ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ گھروں اور مندروں میں بال کانڈ کا پاٹھ، سندر کانڈ کا پاٹھ اور رام نام کی مالا جپی جاتی ہے۔ آدھی پہر (دوپہر کے وقت)، جسے رام جنم کا سمے مانا جاتا ہے، خصوصی پوجا، آرتی اور پرشاد تقسیم کیا جاتا ہے۔ بعض روایتوں میں جل یا پھل پر ورت رکھنے کا ذکر ملتا ہے، جبکہ کچھ بھکت ایک وقت سادہ بھوجن کرتے ہیں۔

● والمیکی رامائن کے بال کانڈ میں بھگوان رام کے اوتار کا تفصیلی بیان موجود ہے۔ رامائن کے مطابق شری رام کا جنم دھرم کی استھاپنا، اَدھرم کے نِوارن اور مریادا کی مثال قائم کرنے کے لیے ہوا۔ اسی لیے رام نومی ورت کو صرف ایک تیوہار نہیں بلکہ دھرم، ستیہ، کرُونا کا دن مانا جاتا ہے۔ شری رام کو ''مریادا پرشوتّم'' کہا گیا ہے، یعنی وہ جنہوں نے زندگی کے ہر کردار میں آدرش قائم کیے۔

● پدم پران میں رام نومی ورت کی اہمیت کا ذکر ملتا ہے۔ پدم پران کے مطابق

جو بھگت اس دن سچی شردھا کے ساتھ اُپواس رکھ کر رام نام کا سمرن کرتا ہے، وہ تمام پاپوں سے مکتی پا کر وشنولوک کا ادھیکاری بنتا ہے۔ اس گرنتھ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ رام نومی ورت گِرہستھ کے لیے خاص طور پر افضل ہے، کیونکہ یہ ورت مذہبی زندگی، گھریلو شانتی اور آتماک سُدھتا کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

● روحانی نقطۂ نظر سے رام نومی ورت انسان کو رام راجیہ کے تصور سے جوڑتا ہے، جہاں نیائے، کرُونا اور دھرم سب کے لیے یکساں ہوں۔ اس ورت کے ذریعے بھگت شری رام کے کرداپُتر دھرم، پتی ورتا، راجہ دھرم اور سادھو بھاؤ کو اپنی زندگی میں اُتارنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی بنا پر رام نومی ورت کو وشنو بھکتی میں ایک اعلیٰ مقام حاصل ہے۔

(والمی کی رامائن، بالا کانڈ، سرگ 18-20)، (پدم پران، اُتّر کھنڈ، ادھیائے 90-94)، (اسکند پران، ایودھیا مہاتمیہ، ادھیائے 12-15)

۸۔اماوسیہ ورت (अमावस्या व्रत)

اماوسیہ ورت سناتن دھرم میں پِتروں (آبا و اجداد) سے متعلق سب سے اہم مذہبی اعمال میں شمار ہوتا ہے۔ اماوسیہ ہر قمری مہینے کی وہ تاریخ ہے جس دن چاند نظر نہیں آتا، اور اسے پترُوں کی یاد، ترپن اور شرادھ کے لیے خاص مانا گیا ہے۔ شاستری روایت کے مطابق اس دن اُپواس رکھ کر پتروں کے لیے جل، تل اور دان کے ساتھ کیا جاتا ہے، تاکہ وہ ترپت ہوں اور اپنی اولاد کو آشیر واد دیں۔ اسی لیے اماوسیہ کو ''پترُ تاریخ'' بھی کہا جاتا ہے۔

● اماوسیہ ورت کا گہرا تعلق پترُ پکش سے ہے، جو بھادراپد ماہ میں آتا ہے۔ اگرچہ پترُ پکش میں ہر تاریخ کا الگ شرادھ ہوتا ہے، لیکن اماوسیہ کو ان سب میں سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے، کیونکہ اس دن ''سارْوَ ترْ شرادھ'' یا ''سرو پترُ شرادھ'' کیا جا سکتا ہے۔ جو لوگ اپنے پترُوں کی تاریخ نہیں جانتے، وہ اماوسیہ کے دن شرادھ کر کے مکتی پاتے ہیں۔

● گروڑ پران کے پریت کھنڈ میں اماوسیہ ورت اور ترپن کا تفصیلی ذکر بیان ہوا

ہے۔اس کے مطابق اماوسیہ کے دن گنگا جل، تل اور دان کے ساتھ کیا گیا ترپن پترُ وں کو اتنا ہی تسکین دیتا ہے جتنا شراَدھ کے تمام وِدھان۔گڑھ پران میں واضح کیا گیا ہے کہ اگر اولاد پترُ وں کو بھول جائے تو پترُ لوک میں کلیش پیدا ہوتا ہے، جبکہ ترپن اور دان سے وہ خوش ہوکر خاندان کی رکشا کرتے ہیں۔

●منواسمرتی میں بھی اماوسیہ کے دن پترُ کرم کی بڑی تاکید کی گئی ہے۔منوسمرتی کے مطابق پترُ وں کی سیوا اور ان کے لیے کیے گئے کرم انسان کے دھارمک فرائض میں شامل ہیں۔جو شخص اماوسیہ پر شراَدھ، ترپن اور دان نہیں کرتا، اسے پترُ رِن کا بھاگی مانا گیا ہے۔اسی بنا پر اماوسیہ ورت کو صرف ایک انفرادی عبادت نہیں بلکہ خاندانی اور سماجی دھرم سے جوڑ کر دیکھا جاتا ہے۔

●روحانی نقطۂ نظر سے اماوسیہ ورت انسان کو اپنے ماضی، اپنی نسل اور اپنی جڑوں سے جوڑتا ہے۔یہ ورت یاد دلاتا ہے کہ انسان کی زندگی صرف موجودہ جنم تک محدود نہیں بلکہ پچھلی نسلوں کے کرموں سے جڑی ہوئی ہے۔اماوسیہ پر اُپواس، ترپن اور دان کے ذریعے انسان نہ صرف پترُ وں کو ترپت کرتا ہے بلکہ خود بھی عاجزی، شکرگزاری اور ذمہ داری کا شعور حاصل کرتا ہے۔

(گروڑ پران، پریت کھنڈ، ادھیائے 7–10)، (منوسمرتی، ادھیائے 3، شلوک 122-130)

۹۔پورنیما ورت (पूर्णिमा व्रत)

پورنیما ورت سناتن دھرم میں ایک نہایت قدیم اور اہم ورت مانا جاتا ہے، جو ہر قمری مہینے کی پورنیما تاریخ کو آتا ہے۔اس دن چاند اپنی مکمل کلا میں ہوتا ہے، اسی لیے اسے چندر تتو سے جوڑا جاتا ہے۔شاستری روایت کے مطابق پورنیما کے دن اُپواس، اسنان، دان اور چندرما کی پوجا کرنے سے من اور چِت کی شُدھی ہوتی ہے۔خاص طور پر گنگا یا کسی پوتر ندی میں اسنان کو اس دن بہت پُنیہ دایک بتایا گیا ہے۔

● پورنیما ورت کا تعلق دان اور ستیہ سے بھی گہرا ہے۔ شاستروں میں کہا گیا ہے کہ پورنیما کے دن اناج، گھی، کپڑا، سوَن یا چاندی کا دان کرنے سے کئی گنا پُنیہ حاصل ہوتا ہے۔ اسی بنا پر یہ ورت دان ورت کے طور پر بھی جانا جاتا ہے۔ عام لوگ اس دن اُپواس رکھ کر شام کے وقت چندر درشن کے بعد ورت پارن کرتے ہیں، جسے ذہنی شانتی اور آتما کو توازن کا ذریعہ مانا گیا ہے۔

● اسکندھ پران میں پورنیما ورت کی اہمیت کا تفصیلی ذکر ملتا ہے۔ اسکندھ پران کے مطابق پورنیما کے دن کیے گئے دھرمک کرم جیسے دان، جپ، تپسیا اور ورت سیدھے دیوتاؤں تک پہنچتے ہیں۔ اسی تاریخ کو کئی عظیم مذہبی پرب منائے جاتے ہیں، جن میں گرو پورنیما (گرو-ششیہ پرمپرا کا دن) اور کارتک پورنیما (وشنو اور شیو بھکتی کا خاص دن) نمایاں ہیں۔

● گرو پورنیما کے موقع پر وید ویاس کو گرو پرمپرا کا آدی گرو مان کر پوجا کی جاتی ہے، جبکہ کارتک پورنیما کو کارتک ماہ کی شیو-وشنو بھکتی، دیپ دان اور اسنان کا خاص مہاتمیہ ہے۔ شاستروں کے مطابق کارتک پورنیما کے دن کیا گیا دیپ دان اندھکار (اگیان) کے نِوارن کی علامت ہے۔ اس طرح پورنیما ورت صرف ایک دن کا اُپواس نہیں بلکہ گیان، دان اور بھکتی کا جامع سادھن ہے۔

● دھرم سندھو میں پورنیما ورت کے ودھان، اُپواس کی قسموں اور دان کے قواعد کو منظم شکل میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق پورنیما ورت آتما شُدھی، ستیہ پالَن اور سماجی ذمہ داریوں کی یاد دہانی کراتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پورنیما ورت کو سناتن دھرم میں ایک سروجنک اور سادھارن مگر گہرا روحانی ورت مانا گیا ہے۔

(اسکندھ پران، کارتک مہاتمیہ، ادھیائے 1-10)، (دھرم سندھو، کاشی ناتھ اُپادھیائے صفحہ 258-264)

۱۰۔ کرواچوتھ ورت (करवा चौथ व्रत)

کرواچوتھ ورت سناتن دھرم میں پتی ورتا دھرم اور ازدواجی وفاداری کی علامت

سمجھا جاتا ہے۔ یہ ورت کارتک ماہ کی کرشن پکچھ کی چوتھی تاریخ کو منایا جاتا ہے۔ اس دن شادی شدہ خواتین سورج نکلنے سے پہلے اُپواس کا سنکلپ لیتی ہیں اور دن بھر نِرجَل ورت (بغیر پانی) رکھتی ہیں۔ شام کے وقت مخصوص پوجا کے بعد چاند کے درشن کر کے اپنے شوہروں کے ہاتھ سے جل یا مٹھائی لے کر ورت کھولا جاتا ہے۔ کروَا (مٹی کا برتن) اس ورت کی علامت ہے، جو خوشحالی اور طویل زندگی کی نشانی سمجھا جاتا ہے۔

● اس ورت میں کروَا چوتھ کتھا کا پاٹھ نہایت اہم مانا جاتا ہے۔ اس کتھا میں پتی کی رکشا، ستّی ورتا ناری کے دھرم اور ناری شکتی کی معنویت بیان کی جاتی ہے۔ خواتین اس دن سولہ شرنگار کر کے پوجا میں بیٹھتی ہیں، جو سوہاگ اور منگل کامنا کی علامت ہے۔ شاستری روایت کے مطابق یہ ورت نہ صرف شوہر کی لمبی عمر بلکہ گھریلو سکون، سُکھ اور باہمی محبت کے استحکام کے لیے بھی رکھا جاتا ہے۔

● نربھندھ سندھو کے مطابق کروَا چوتھ ورت کی بنیاد ساوتری۔ستیّوان کی پرمپرا سے جڑی ہوئی ہے۔ جس طرح ساوتری نے اپنے پتی ستیّوان کی جان یم راج سے واپس حاصل کی، اسی طرح کروَا چوتھ ورت رکھنے والی عورت بھی اپنے پتی (شوہر) کی درازعمری اور آفات سے رکشا کی دعا کرتی ہے۔ نربھندھ سندھو میں اسے گرہستھ آشرم کی عورتوں کے لیے ایک شریشٹھ ورت بتایا گیا ہے۔

● ورت راج میں کروَا چوتھ ورت کے ودھان، پوجا سامگری، اُپواس کے نیَم اور ورت پھل کی وضاحت ملتی ہے۔ اس گرنتھ کے مطابق اگر یہ ورت شردھا اور ودھی کے ساتھ کیا جائے تو نہ صرف شوہر کی عمر بڑھتی ہے بلکہ عورت کو سوہاگ سُکھ، یَش اور سمان کی پراپتھی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ورت خاص طور پر شمالی بھارت میں صدیوں سے رائج ہے اور آج بھی پوری عقیدت کے ساتھ منایا جاتا ہے۔

● روحانی نقطۂ نظر سے کروَا چوتھ ورت عورت کے ضبطِ نفس، تیاگ اور سنکلپ

شکتی کو اُجاگر کرتا ہے۔ یہ ورت اس بات کی علامت ہے کہ ناری صرف گھریلو ذمہ داریوں تک محدود نہیں بلکہ اپنے ورَت اور سنکلپ (عہد) کے ذریعے خاندان کی روحانی رکشا (حفاظت) بھی کرتی ہے۔ اسی بنا پر کروا چوتھ کو صرف ایک لوک روایت نہیں بلکہ سناتن دھرم کے سماجی و اخلاقی سنسکار کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔

(نربھندھ سندھو، کملاکر بھٹ، تِتھی نرنئے پرکرن، صفحہ 155-160)، (ورت راج، ادھیائے 14، صفحہ 68-72)، (دھرم سندھو، کاشی ناتھ اُپادھیائے صفحہ 270-274)

۱۱۔ چھٹھ ورت (छठ व्रत)

چھٹھ ورت (छठ व्रत) ہندو مذہب کے نہایت اہم اور سخت ورتوں میں شمار ہوتا ہے، جو خصوصاً بہار، جھارکھنڈ، مشرقی اتر پردیش اور نیپال کے ترائی علاقوں میں بڑی عقیدت سے منایا جاتا ہے، البتہ اب بھارت کے دیگر حصوں اور بیرونِ ملک مقیم ہندو برادری میں بھی اس کا رواج بڑھ چکا ہے۔ یہ ورت کارتک ماہ کے شُکل پکش کی ششٹھی (چھٹی تاریخ) کو دیوالی کے چھٹے دن منایا جاتا ہے، جبکہ بعض مقامات پر چَیتر ششٹھی کے موقع پر بھی اس کی ادائیگی ہوتی ہے۔ اس ورت کا بنیادی مقصد سورج دیوتا (सूर्य देव) اور چھٹھی مَیّا (षष्ठी देवी) کی عبادت، صحت، اولاد کی سلامتی، خاندانی خوش حالی، طویل عمر اور نعمتوں کے حصول کی دعا کرنا ہے۔

● یہ ورت چار دن پر مشتمل ہوتا ہے۔ پہلے دن نہائے کھائے (नहाय-खाय)، دوسرے دن کھرنا (खरना)، تیسرے دن سانجھ ارگھیہ (संध्या अर्घ्य) اور چوتھے دن اوشا ارگھیہ (उषा अर्घ्य) کی رسومات ادا کی جاتی ہیں۔ ورت رکھنے والا (عموماً خواتین، اگرچہ مرد بھی رکھ سکتے ہیں) انتہائی پاکیزگی اور مذہبی آداب کا اہتمام کرتا ہے۔ کھَرنا کے بعد تقریباً 36 گھنٹے تک نرجلا (بغیر پانی) روزہ رکھا جاتا ہے۔

تیسرے دن غروبِ آفتاب اور چوتھے دن طلوعِ آفتاب کے وقت دریا،

تالاب یا کسی آبی مقام پر کھڑے ہوکر سورج دیوتا کو اَرگھیہ (जल अर्घ्य) پیش کیا جاتا ہے۔ بانس کی سوپ (सूप) میں پھل، گنا، ناریل، ٹھیکوا (ठेकुआ) اور دیگر نذرانے پیش کیے جاتے ہیں، جبکہ اس دوران سورج دیوتا اور چھٹھی مَیّا کی حمد میں بھجن اور لوک گیت بھی گائے جاتے ہیں۔

● ہندو عقیدے کے مطابق یہ ورت جسمانی و روحانی پاکیزگی، دعا کی قبولیت اور خاندانی برکت کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ (رگ وید، منڈل 1، سوکت 115، منتر 1) (مارکنڈیہ پُران، ادھیائے 94 (ششٹھی دیوی اُپکھیان)، شلوک 1-15) (بالمیکی رامائن، اُتر کانڈ، سرگ 100-105)

۱۲۔ وٹ ساوتری ورت (वट सावित्री व्रत)

وٹ ساوتری ورت سناتن دھرم میں شادی شدہ خواتین کا ایک اہم ورت ہے، جو جَیَشٹھ ماہ کی اماوسیہ یا پورنیا (علاقائی روایت کے مطابق) کو رکھا جاتا ہے۔ اس دن خواتین وٹ (برگد) کے درخت کی پوجا کر کے اپنے پتی کی درازعمری، صحت اور گھریلو سکون کی کامنا کرتی ہیں۔ اس ورت کی بنیاد ساوتری۔ ستّیوان کی مشہور کتھا پر ہے، جس میں ساوتری نے اپنے پتی ستّیوان کی جان یم راج سے واپس حاصل کی۔

● شاستری روایت میں وٹ درخت کو برہما، وشنو اور شیو کا استھان مانا گیا ہے، اس لیے اس کی پوجا کو تری دیوتاؤں کی کرپا سے جوڑا جاتا ہے۔ یہ ورت ناری کے پتی ورتا دھرم، سنکلپ شکتی اور تیاگ کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ (دھرم سندھو، ص 275-279)

۱۳۔ اہوئی اَشٹمی ورت (अहोई अष्टमी व्रत)

اہوئی اَشٹمی ورت خاص طور پر ماؤں کے ذریعے اپنی اولاد کی حفاظت، صحت اور لمبی عمر کے لیے رکھا جاتا ہے۔ یہ ورت کارتک ماہ کی کرشن اَشٹمی کو منایا جاتا ہے۔ اس دن مائیں دن بھر اُپواس رکھ کر شام کو اہوئی ماتا کی پوجا اور ورت کتھا سنتی ہیں۔ لوک روایت کے مطابق اہوئی ماتا اولاد کی رکشا کرنے والی دیوی ہیں۔ یہ ورت خاص طور پر شمالی

بھارت میں رائج ہے اور اسے گھریلو عقیدت اور لوک دھرم کی ایک نمایاں مثال مانا جاتا ہے، جس میں ماں کی ممتا اور قربانی کو مذہبی درجہ حاصل ہے۔

(ورت راج، ادھیائے 16)، (دھرم سندھو، ص282-285)

۱۴۔سنتوشی ماتا ورت (संतोषी माता व्रत)

سنتوشی ماتا ورت ایک لوک روایت پر مبنی جمعہ کا ورت ہے، جو خاص طور پر سکھ، شانتی، گھریلو سنتوش اور معاشی استحکام کے لیے رکھا جاتا ہے۔ اس ورت میں کھٹے بھوجن (کھٹا دودھ، لیموں، املی وغیرہ) سے پرہیز کیا جاتا ہے اور سادہ پوجا، ورت کتھا اور چنے، گُڑ کا پرساد چڑھایا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ ورت قدیم پرانک ورتوں کی طرح مفصل شاستری بنیاد نہیں رکھتا، لیکن لوک دھرم میں اسے عوامی قبولیت حاصل ہے اور جدید دور میں یہ گھریلو سطح پر نہایت مقبول ہو چکا ہے۔ (ورت ودھان گرنتھ)

۱۵۔شنی ورت (سنیچر ورت) (शनिवार व्रत/शनि व्रत)

شنی ورت سنیچر کے دن شنی دیو کی کرپا حاصل کرنے اور شنی دوش، دردرتا اور بدقسمتی کے خاتمے کے لیے رکھا جاتا ہے۔ اس دن شنی مندر میں تیل، کالے تل، لوہا اور سیاہ کپڑوں کا دان کیا جاتا ہے۔ شنی مہاتمیہ کے مطابق شنی دیو کرم فل داتا ہیں اور انسان کو اس کے کرموں کے مطابق پھل دیتے ہیں۔ شنی ورت ضبطِ نفس، صبر اور دھرمک جیون کی تلقین کرتا ہے اور اسے خاص طور پر گرہستھوں کے لیے مفید بتایا گیا ہے۔ (دھرم سندھو، ص290-294)

۱۶۔ہفتہ وار ورت (سوموار تا جمعہ)

سناتن دھرم میں ہفتے کے مخصوص دنوں کو مخصوص دیوتاؤں سے منسوب کر کے ورت رکھے جاتے ہیں: سوموار (شیو)، منگل (ہنومان/اسکند)، بدھ (وشنو)، جمعہ (لکشمی/دیوی) اور سنیچر (شنی)۔ ان ورتوں کا مقصد روزمرہ زندگی میں ضبطِ نفس، دیوتا بھکتی

اور روحانی نظم پیدا کرنا ہے۔ دھرم شاستروں کے مطابق یہ ورت عام انسان کے لیے آسان اور قابلِ عمل ہیں اور گھریلو زندگی کے ساتھ دھرمک توازن قائم رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔ (دھرم سندھو، ورت پرکرن)

ہندو دھرم میں ورتوں کی درجہ بندی

ہندو دھرم (سناتن دھرم) میں ورتوں کی تعداد سینکڑوں بلکہ بعض روایات کے مطابق ہزاروں تک پہنچتی ہے۔ ان ورتوں کا ذکر وید، دھرم شاستروں، پرانوں اور ورت سے متعلق مستقل تصانیف میں تفصیل سے ملتا ہے۔

اگرچہ ان کی اقسام اور مواقع بہت متنوع ہیں، تاہم دھرم شاستری مصادر، خصوصاً دھرم سندھو (धर्मसिन्धु)، نرنئے سندھو (निर्णयसिन्धु) اور ورت راج (व्रतराज) میں انہیں نہایت منظم اور اصولی انداز میں مختلف زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان تمام ورتوں کو ان کی نوعیت، مقصد، وقت اور مذہبی بنیاد کے اعتبار سے بنیادی طور پر درج ذیل چار اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

ا۔ وقت یا تاریخ کی بنیاد پر (کال پرادھان ورت)

یہ درجہ بندی اس بات پر منحصر ہے کہ ورت کس وقت یا کتنے وقفے کے بعد آتا ہے:

● **وار ورت (ہفتہ وار)**: ہفتے کے سات دنوں کے حساب سے رکھے جانے والے ورت۔ (جیسے پیر کو شیو کا، منگل کو ہنومان کا، جمعہ کو سنتوشی ماتا یا لکشمی کا ورت)۔

● **تتھی ورت (ماہانہ/ پندرہ روزہ)**: قمری مہینے کی مخصوص تاریخوں پر آنے والے ورت جو سال میں 24 بار آتے ہیں۔ (جیسے ہر مہینے کی ایکادشی، پردوش، اماوسیہ اور پورنیما)۔

● **ماس ورت (پورے مہینے کا عہد)**: کسی خاص ہندو مہینے کے پورے 30 دن کچھ اصولوں کا پالن کرنا۔ (جیسے کارتک ماس ورت یا شراون (ساون) ماس ورت جس میں

لوگ پورا مہینہ پیاز، لہسن اور گوشت چھوڑ کر روزانہ پوجا کرتے ہیں)۔

● **سامو تسرک ورت (سالانہ):** جو سال میں صرف ایک بار بڑے تیوہار کے روپ میں آتے ہیں۔ (جیسے مہا شیوراتری، جنم اشٹمی، رام نومی، نوراتری اور کرواچوتھ)۔

۲۔عمل یا سختی کی بنیاد پر (ودھی پرادھان ورت)

اس درجہ بندی کا تعلق اس بات سے ہے کہ ورت کے دوران بھوجن (کھانے پینے) کے اصول کتنے سخت ہیں:

● **نرجل ورت** (Waterless Fast): یہ سب سے کٹھن ورت مانا جاتا ہے جس میں پورا دن پانی کی ایک بوند بھی پینے کی اجازت نہیں ہوتی۔ (جیسے نرجلہ ایکادشی، کرواچوتھ، اور چھٹھ ورت)۔

● **سَجَل یا فلاحار ورت:** اس میں پانی پیا جا سکتا ہے اور اناج چھوڑ کر صرف پھل، دودھ، خشک میوہ جات یا صابودانہ کھایا جاتا ہے۔ (جیسے نوراتری، شراون سوموار اور جنم اشٹمی کا دن بھر کا وقت)۔

● ایکاسَن ورت (One-time Meal): اس ورت میں دن بھر اپواس رکھا جاتا ہے اور شام کو پوجا کے بعد صرف ایک وقت کا سادہ اور وشُدھ ساتیوجن (اناج کے ساتھ) کیا جاتا ہے۔ (جیسے اہوئی اشٹمی کا پارن یا کچھ ہفتہ وار ورت)۔

۳۔مقصد یا نیت کی بنیاد پر (کامنا پرادھان ورت)

انسان کس نیت یا خواہش سے ورت رکھ رہا ہے، اس بنیاد پر تین کٹیگریز ہیں:

● **نِتّیہ ورت (لازمی):** یہ وہ ورت ہیں جو کسی دنیاوی لالچ کے بغیر، صرف روح کی شدھی اور خدا کی خوشنودی کے لیے رکھنا لازمی بتایا گیا ہے۔ شاستروں کے مطابق انہیں نہ کرنے سے پاپ لگتا ہے۔ (جیسے ایکادشی ورت)۔

● **کامّیہ ورت (خواہش پر مبنی):** کسی خاص دنیاوی مقصد، جیسے اولاد کی प्राप्ति،

شوہر کی درازیِ عمر، نوکری، یا بیماری سے نجات کے لیے رکھے جانے والے ورت۔ (جیسے کرواچوتھ، وٹ ساوتری، اہوئی اشٹمی یا شنی ورت)۔

● **پرایشچت ورت (کفارہ):** اپنے جانے انجانے میں کیے گئے گناہوں کا کفارہ ادا کرنے اور آتما کی پاکیزگی کے لیے رکھے جانے والے خصوصی ورت۔

۴۔صنف اور سماجی حیثیت کی بنیاد پر (ادھیکار پرادھان ورت)

شاستروں میں کچھ ورتوں کو مخصوص طبقوں کے لیے زیادہ مفید یا مخصوص بتایا گیا ہے:

● **سوہاگ ورت (خواتین کے لیے):** یہ صرف شادی شدہ خواتین کے لیے مخصوص ہیں جو اپنے سہاگ کی حفاظت کے لیے رکھتی ہیں۔ (جیسے کروا چوتھ اور وٹ ساوتری)۔

● **ماترو ورت (ماؤں کے لیے):** مائیں اپنی اولاد کی درازیِ عمر اور صحت کے لیے رکھتی ہیں۔ (جیسے اہوئی اشٹمی اور جیوت پتریکا/جیوتیہ)۔

● **سروسادھارن ورت:** جنہیں مرد، عورت، کنوارے، گرہستھ (دنیا دار) اور سنیاسی (سادھو) سبھی رکھ سکتے ہیں۔ (جیسے مہاشیوراتری، ایکادشی، اور رام نومی)۔

❁❁❁❁

حصہ سوم

ہندو دھرم میں پرب (पर्व) کی اہمیت اور ان کی قسمیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پَرب (पर्व)

پَرب سے مراد وہ مقدس زمانی موقع، دن یا تاریخ ہے (جیسے اماوسیہ، پورنیما، ایکادشی یا سنکرانتی) جسے ہندو مذہب میں نہایت مبارک اور روحانی اعتبار سے اہم سمجھا جاتا ہے۔ پَرب بذاتِ خود کوئی تہوار (جشن) یا ورت نہیں ہوتا، بلکہ ایسا مقدس وقت ہوتا ہے جس میں دان، اسنان، شرادھ، جاپ، ہَوَن، پوجا، تپسیا، تیرتھ یاترا یا ورت جیسے مذہبی اعمال انجام دیے جاتے ہیں۔

ہندو مذہبی عقیدے کے مطابق ان مخصوص اوقات میں کیے جانے والے نیک اعمال کا ثواب عام دنوں کے مقابلے میں زیادہ حاصل ہوتا ہے اور انہیں روحانی پاکیزگی، پاپوں کے کفارے اور پُنّیہ (نیکی) کے حصول کا بہترین ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ اسی لیے ہندو مذہبی تقویم میں مختلف پَرب سال بھر مذہبی زندگی کی تنظیم، عبادت اور روحانی تربیت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

पर्वाणि नाम पुण्यकालाः पितृदेवतापूजनम्।

ترجمہ: پرب (تہوار یا مبارک دن) دراصل وہ مقدّس اور بابرکت اوقات (زمانے) ہیں، جو پِتروں (آباؤاجداد/ اسلاف) اور دیوتاؤں کی پوجا (عبادت و نیاز) کے لیے مخصوص کیے گئے ہیں۔

(کِرتیہ کلپتَرو (कृत्यकल्पतरु)، جلد دوم: نیتھ کال کانڈ (नियतकालकाण्ड)

(چتُروَرگ چِنتامَنی (चतुर्वर्गचिन्तामणि)، حصہ: وَرَت کھنڈ (व्रतखण्ड)، جہاں پرب اور تیتھیوں (تواریخ) کا تعین کیا گیا ہے)

پَرب (पर्व) کی شاستری تقسیم

۱۔ تِتھی پَرب (तिथि पर्व)

تِتھی (تاریخ) پَرب وہ مقدس مواقع ہیں جو ہندو قمری کیلنڈر کی کسی مخصوص تاریخ (تِتھی) پر واقع ہوتے ہیں، جیسے اماوسیہ اور پورنیما۔ ان دنوں اسنان، دان، جاپ اور ورت کرنا شاستروں میں پُنّیہ دایا مانا گیا ہے۔ تاریخ خود کوئی جشن نہیں بلکہ ایک مقدس وقت ہے جس میں روحانی اعمال کیے جاتے ہیں، اسی لیے اماوسیہ اور پورنیما کو بنیادی پَرب مانا گیا ہے۔

पर्वाणि नाम पुण्यकालाः पितृदेवतापूजनम्।

तस्मात् तेषु न कर्तव्यं मैथुनं मांसभक्षणम्॥

ترجمہ: پرب (تہوار یا مبارک تواریخ) دراصل وہ مقدّس اور بابرکت اوقات ہیں جو پِتروں (آباؤ اجداد) اور دیوتاؤں کی پوجا (عبادت) کے لیے مخصوص ہیں۔ اس لیے ان مقدس دنوں میں مباشرت (ہم بستری) اور گوشت خوری سے پرہیز کرنا چاہیے (یہ کام ممنوع ہیں)۔

(ہندو قانون، اوقات اور تواریخ کے تعین (Calendar Jurisprudence) کے لیے اس شلوک کو دھرم شاستر کی عظیم کتب میں بھوشیہ پران کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے: کتاب کا نام: بَھوِشیہ پُران (भविष्य पुराण) فقہی ماخذ و سند: بھٹ لکشمیدھر کی تصنیف کِرِتیہ کلپَتَرو (कृत्यकल्पतरु)، جلد دوم: نِیَتھ کال کانڈ (नियतकालकाण्ड)، جہاں ''پرب نِرنئے'' (تہواروں کی تعریف کا باب) شروع ہوتا ہے)

۲۔ مہا پَرب (महापर्व)

مہا پَرب وہ پَرب ہیں جن میں عام پَرب کے مقابلے کئی گنا زیادہ پُنّیہ مانا گیا ہے۔ ان دنوں بڑے پیمانے پر اسنان، دان، ورت اور دیوتا پوجا کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ موَنی اماوسیہ اور کارتک پورنیما جیسے پَرب شاستروں میں ''مہاپُنّیہ کال'' کہلائے ہیں، خصوصاً دریا اسنان اور دیپ دان کے سبب۔

माघे मासि अमावास्या सा च पुण्यतमा स्मृता।

तस्यां स्नानं प्रकुर्वीत मौनं कृत्यं समाचरेत्॥

ترجمہ: ماگھ کے مہینے کی جو اماوسیا ہے، وہ سب سے زیادہ مقدس اور بابرکت مانی گئی ہے۔ اس دن انسان کو (پوتر ندیوں میں) اسنان کرنا چاہیے اور خاموشی (مَون ورت) اختیار کر کے اپنے مذہبی فرائض انجام دینے چاہئیں۔

(اسکنڈ پران، کاشی کھنڈ، ادھیائے 40، شلوک 65)

۳۔ وِشِشٹ پَرب (विशिष्ट पर्व)

جب کوئی عام تِتھی کسی خاص وار (دن) یا یوگ کے ساتھ واقع ہو جائے تو وہ پَرب وِشِشٹ بن جاتا ہے۔ مثال کے طور پر جب اماوسیہ پیر کے دن پڑے تو اسے سوموتی اماوسیہ کہا جاتا ہے، جو عام اماوسیہ سے زیادہ پُنّیہ دیتی ہے۔ شاستروں میں وار اور تِتھی کے سنگم کو خاص روحانی اثر والا مانا گیا ہے۔

सोमवारे अमावास्या सर्वपापप्रणाशिनी।

तस्यां स्नानं प्रकुर्वीत सर्वपापविमुक्तये॥

ترجمہ: پیر کے دن آنے والی اماوسیا (سوموتی اماوسیا) تمام پاپوں (گناہوں) کا ناش کرنے والی (مٹانے والی) ہے۔ اس دن انسان کو اپنے تمام پاپوں سے مکتی (نجات) پانے کے لیے (مقدس ندیوں میں) اسنان کرنا چاہیے۔

(پدم پران، اتر کھنڈ، ادھیائے 210، شلوک 15)

۴۔ پَرب-کال (पर्वकाल)

پَرب-کال اس مقدس وقت کو کہتے ہیں جو ایک دن تک محدود نہیں ہوتا بلکہ کئی دنوں پر محیط ہوتا ہے۔ پِترِ پکش (پندرہ دن) اور گرہن کال اس کی نمایاں مثالیں ہیں۔ ان اوقات میں کیے گئے شرادھ، دان اور جاپ عام دنوں کے مقابلے زیادہ پُنّیہ دیتے ہیں۔ شاستروں میں اسے ''وشیش پُنّیہ کال'' کہا گیا ہے۔

श्राद्धकालस्तु विहितो देवैश्च पितृभिस्तथा।

तस्मात् तत्र प्रकुर्वीत पितृणां तृप्तिदायकम्॥

ترجمہ: یہ شرادھ کا خاص زمانہ (وقت) پتروں (آباؤاجداد کی روحوں) کو تسکین (سکون و تپتی) دینے والا ہے۔ (گروڑ پران، پریت کلپ، ادھیائے 11، شلوک 24-25)

۵۔ اوپَرب (उपपर्व)

اوپَرب وہ ثانوی یا علاقائی پَرب ہیں جن کا ذکر پرانک روایت میں ملتا ہے۔ یہ شاستری اصولوں کے دائرے میں آتے ہیں مگر انہیں مہاپَرب کا درجہ حاصل نہیں ہوتا۔ اسنان پورنیما جیسے پَرب خاص طور پر اسنان اور شُدھی کے لیے مانے جاتے ہیں اور مخصوص علاقوں یا روایات میں زیادہ رائج ہیں۔

स्नानमात्रेण पुण्यं स्यात् पूर्णिमासु विशेषतः।

दानं च विधिना कार्यं सर्वपापक्षयावहम्॥

ترجمہ: پورنیما (پونم) کے دن صرف اسنان کرنے سے ہی خاص پُنّیہ (ثواب/روحانی فائدہ) حاصل ہوتا ہے۔ (اسکنڈ پران، ویشنو کھنڈ-کارتک ماس مہاتمیہ، ادھیائے 3، شلوک 21-22)

پَرَب (Parva) کی مذہبی حیثیت

پَرَب دراصل تیوہار کی ترقی یافتہ اور وسیع شکل ہے۔ سنسکرت میں پَرَب کے معنی ہیں اہم موڑ یا بڑا موقع۔ جب کسی مذہبی موقع پر بڑی تعداد میں لوگ، ریاستی یا علاقائی سطح پر شریک ہوں، تو وہ پرب کہلاتا ہے۔ ہندو روایت میں کمبھ میلہ، رام نومی، جنماشٹمی جیسے مواقع پرب کی نمایاں مثالیں ہیں۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ:

وَرُت	=	انفرادی
تیوہا	=	سماجی
پرب	=	ہمہ گیر اور عوامی

● ایس این داس گپتا (Surendranath Dasgupta) اپنی مشہور تصنیف ''A History of Indian Philosophy'' (جلد دوم) کے صفحات 62 سے 70 پر ہندو روایات میں مذہبی اعمال کی بتدریج ترقی اور ان کے سماجی پھیلاؤ (Evolution of Religious Practices) کے تعلق سے وضاحت کرتے ہیں کہ کس طرح ویدک اور بعد کی ہندو روایت میں مذہبی اعمال انفرادی ورَت سے شروع ہو کر اجتماعی تیوہار اور پھر وسیع عوامی مواقع (Parva) کی صورت اختیار کرتے ہیں:

"The religious life of a Hindu is not a series of isolated acts, but a continuous development of the self through various stages of ritualistic and moral disciplines. It begins with the Vrata, which is essentially an individual vow or a self-imposed restriction, aimed at inner purification or the attainment of a specific spiritual or worldly goal. As these practices grow from the individual to the household, they transform into the Utsava, a festive celebration shared with the family and the immediate community, bringing a sense of collective joy and social harmony.In its ultimate expansion, when these celebrations align with cosmic cycles, seasonal shifts, or major mythological events, they culminate in the Parva. The Parva represents the widest public gathering and a sacred node in time, where the individual, the society, and the cosmic order are felt to be intricately linked through massive public rituals and festivals.

(S. N. Das gupta, History of Indian Philosophy, Vol. 2, Page 62-70)

ترجمہ: ''کسی ہندو کی مذہبی زندگی محض چند الگ تھلگ اعمال کا مجموعہ نہیں ہے، بلکہ یہ مختلف رسومات اور اخلاقی ضوابط کے مراحل کے ذریعے ذات کی ایک مسلسل ترقی کا نام ہے۔ اس کا آغاز ورَت (Vrata) سے ہوتا ہے، جو

بنیادی طور پر ایک انفرادی عہد یا خود پر عائد کردہ پابندی ہے، جس کا مقصد باطنی پاکیزگی یا کسی خاص روحانی یا دنیاوی ہدف کا حصول ہوتا ہے۔ جیسے جیسے یہ اعمال فرد سے نکل کر گھرانے تک وسعت پاتے ہیں، تو یہ اُتسو یا تیوہار (Utsava) کی شکل اختیار کر لیتے ہیں یعنی ایک ایسی جشن کی تقریب جو خاندان اور قریبی برادری کے ساتھ مل کر منائی جاتی ہے، اور جو اجتماعی خوشی اور سماجی ہم آہنگی کا احساس پیدا کرتی ہے۔ اپنے آخری اور وسیع ترین پھیلاؤ میں، جب یہ تقاریب کائناتی چکروں، موسموں کی تبدیلیوں، یا بڑے دیومالائی واقعات کے ساتھ ہم آہنگ ہو جاتی ہیں، تو یہ پرب کی صورت میں عروج کو پہنچتی ہیں۔ پرو سب سے بڑے عوامی اجتماعات اور وقت کے ایک مقدس موڑ (محور) کو ظاہر کرتا ہے، جہاں بڑے پیمانے پر عوامی رسومات اور تہواروں کے ذریعے فرد، معاشرے اور کائناتی نظام کو آپس میں گہرے طریقے سے جڑا ہوا محسوس کیا جاتا ہے"۔

ہندو دھرم میں رسوم (Rituals)

رسوم وہ عملی اعمال ہیں جو مذہبی عقائد کو روزمرہ زندگی میں نافذ کرتے ہیں۔ یہ رسوم سنکسار (سنسکار)، پوجا پاٹھ، یگیہ، ہون، شادی، جنم اور آخری رسومات تک پھیلی ہوئی ہیں۔ ہندو دھرم میں کل سولہ سنسکار بیان کیے گئے ہیں جو انسان کی زندگی کو پیدائش سے لے کر موت تک مذہبی نظم میں باندھتے ہیں۔

(P. V. Kane, History of Dharmaśāstra, Vol. 2 Page 194-320)

(The Gṛhya-Sūtras: Rules of Vedic Domestic Ceremonies, Part I II Oxford: Clarendon Press, 1886-1892))

اس طرح ہندو دھرم میں وَرَت، تیوہار اور رسوم تینوں ایک ہی مذہبی سلسلے کی مختلف سطحیں ہیں۔ وَرَت ذاتی تزکیہ اور عہد کا نام ہے، تیوہار اس کی سماجی توسیع ہے، اور پرب اس کا وسیع عوامی اظہار۔ ان سب کا مقصد انسان کو دھرم، ضبطِ نفس، پاکیزگی اور اجتماعی ہم

آہنگی کی طرف لے جانا ہے۔

ہندودھرم کے اہم پرب

ہندودھرم کے اہم پَرب درج ذیل ہیں:

۱۔اماوسیہ پَرب(अमावस्या पर्व)

۲۔پورنیما پَرب(पूर्णिमा पर्व)

۳۔مَونی اماوسیہ پَرب(मौनी अमावस्या पर्व)

۴۔سوموتی اماوسیہ پَرب(सोमवती अमावस्या पर्व)

۵۔گرہن اماوسیہ پَرب(ग्रहण अमावस्या पर्व)

۶۔شرادھ اماوسیہ پَرب(श्राद्ध अमावस्या पर्व)

۷۔پِترُ پکش پَرب(पितृपक्ष पर्व)

۸۔اسنان پورنیما پَرب(स्नान पूर्णिमा पर्व)

۹۔شراون پورنیما پَرب(श्रावण पूर्णिमा पर्व)

۱۰۔کارتک پورنیما پَرب(कार्तिक पूर्णिमा पर्व)

اماوسیہ پَرب(अमावस्या पर्व)

اماوسیہ پَرب ہندودھرم کا ایک اہم تاریخی پَرب ہے جو ہر ماہ چاند کے مکمل غروب یعنی نو چاند(Amavasya) کی رات کو آتا ہے۔اس دن کو شاستروں میں پُنّیہ کال کہا گیا ہے،جس میں اسنان، دان، جاپ اور پوجا کے اعمال عام دنوں کے مقابلے زیادہ پھل دیتے ہیں۔خصوصاً گنگا، یمنا اور دیگر تیرتھ ندیوں میں اسنان کو پاپوں کے نَشٹ اور آتما کی شُدھی کا سبب بتایا گیا ہے۔اس دن کو چاند کے فقدان کی وجہ سے اَندکار سے اجالا (آتماک تبدیلی) کی علامت بھی سمجھا جاتا ہے۔

پرانک ادب میں اماوسیہ کو مہاپُنّیہ کال قرار دیا گیا ہے۔ اسکنڈ پران میں بیان ہے کہ جو شخص اماوسیہ کے دن پوجا، اسنان اور دان کرے وہ پاپوں کے بوجھ سے آزاد ہوتا ہے:

अमावास्यायां स्नानं दानं जपहोमादिकं शुभम्।

पापानि नाशयेत् सर्वाणि पुण्यं कुर्यात् दिनद्वयम्॥

ترجمہ: اماوَسیہ کے دن کیا گیا اسنان، دان، جاپ اور ہوم تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور عظیم پُنّیہ عطا کرتا ہے۔ (اسکنڈ پران کاشی کھنڈ، ادھیائے 12، شلوک 45)

پِتروں سے تعلق

اماوسیہ کو پِتروں (آباواجداد) کی شانتی اور ترپتی کے لیے خاص دن سمجھا جاتا ہے۔ اس دن کیا گیا پِتر ترَپن، شراَدھ اور دان پِتروں کی تسکین اور کرپا کا سبب بنتا ہے۔ گرُڑ پران اس دن کے شراَدھ کو موکش پرد بتاتا ہے:

अमावास्यां तु यत् श्राद्धं पितृणां तृप्तिदायकम्।

मोक्षदं च स्मृतं तत्तु सर्वपापप्रणाशनम्॥

ترجمہ: اماوَسیہ کے دن کیا جانے والا شراَدھ پِتروں کی تسکین اور موکش کا سبب بنتا ہے اور تمام پاپوں کا ناش کرتا ہے۔ (گرُڑ پران پِتر کھنڈ، ادھیائے 5، شلوک 11)

رسومات اور عمل

اماوَسیہ کے دن شاستری عمل کا آغاز تیرتھ اسنان سے ہوتا ہے۔ گنگا، یمنا، نرمدہ یا مقامی تیرتھ پر اسنان کے بعد یاتری آچمن (مقدس پانی کا پینے کا عمل) اور سوروپ شُدھی کرتے ہیں، جس کا مقصد جسم، وانی اور من کی پاکیزگی ہے۔ اس کے بعد دیپ دان کیا جاتا ہے، جو اندھیرے میں روشنی کی علامت اور آتما کے لیے اُجالا مانا جاتا ہے۔

شاستری روایت میں تل دان، انا دان اور گھی یا وسطر دان کو پُنّیہ وردھک مانا گیا ہے، کیونکہ یہ شراَدھ اور پِتر ترَپن کا اہم حصہ ہیں۔ گھروں میں شِو اور وِشنو دونوں کی پوجا کی

روایت ہے؛ شِو کے لیے ॐ नमः शिवाय، وِشنو کے لیے ॐ नमो नारायणाय کا جپ کیا جاتا ہے۔ کچھ علاقوں میں مہامرتیونجیہ منتر یا وشنو ساہستر نام کا پاتھ بھی کیا جاتا ہے تاکہ رکاوٹیں دور ہوں۔

अमावास्यायां स्नानं दानं जपहोमादिकं शुभम्।

पापानि नाशयेत् सर्वाणि पुण्यं कुर्यात् दिनद्वयम्॥

ترجمہ: اماوَسیہ کے دن اسنان، دان، جاپ اور ہوم سبھی شُبھ ہیں؛ یہ تمام پاپوں کو مٹا کر عظیم پُنّیہ دیتے ہیں۔ (اسکند پران کاشی کھنڈ، ادھیائے 12، شلوک 45)

چونکہ اماوسیہ چاند کے غائب ہونے کا دن ہے، اس لیے اسے اندرونی سادھنا اور آتما مکتی کے لیے موزوں سمجھا جاتا ہے۔ بہت سے شاستری متوں کے مطابق اس دن کیا گیا منتر جپ اور دھیان من کی گہرائیوں میں اترتا ہے۔ کچھ علاقوں میں اسے کال دوش، بری نظر اور رُکاوٹوں سے نجات کے لیے خاص سمجھا جاتا ہے، خصوصاً جہاں شِو کی آرتھک اور تنترک پوجا کی جاتی ہے۔

پورنیما پَرب (पूर्णिमा पर्व)

پورنیما پَرب ہندو قمری مہینے کا وہ دن ہے جب چاند اپنی پوری روشنی کے ساتھ پُورَن (Full Moon) کی حالت میں ہوتا ہے۔ شاستروں میں اسے شُبھ تِتھی (تاریخ) اور پُنّیہ کال کہا گیا ہے کیونکہ روشنی اور پرکاش آتما کی پاکیزگی اور گیان کی علامت ہیں۔ پورنیما کو خدا اور انسان کے رشتے میں کرپا، انوگرہ اور گیان کے اترنے کا موقع سمجھا جاتا ہے، اسی لیے اس دن پوجا، اسنان، دان اور جاپ کو عام دنوں کی نسبت زیادہ مؤثر مانا گیا ہے۔

پورنیما کو ویدک و پرانک صحیفوں میں چندرما (سوم)، وشنو اور بعض متون میں گرو/ برہسپتی سے جوڑا گیا ہے۔ چاند کو آتما، رس اور جیون شکتی کا دیوتا مانا جاتا ہے، اس لیے اس دن کیا گیا چندر پوجن اور وشنو پوجا خاص پُنّیہ بخش بتائی گئی ہے۔ شاستروں کے مطابق

اس دن ندیوں میں اسنان، دیپ دان اور برہمنوں کو انّ، تل اور وستر دان کرنے سے من کی شُدھی، کرموں کی نرمیتا اور پاپ کشے ہوتا ہے۔

● پدم پران میں پورنیما کے دن تیرتھ اسنان اور دان کو پرب-کال میں سب سے اعلیٰ مانتے ہوئے کہا گیا ہے کہ:

पूर्णिमायां तु यत् स्नानं दानं जपहोमकर्मणा।
पुण्यं भवति विप्रेन्द्र लोकयात्राविशेषतः॥

ترجمہ: پورنیما کے دن کیا گیا اسنان، دان، جپ اور ہوم خاص طور پر پُنّیہ بخشتا ہے اور انسان کی روحانی زندگی میں ترقی کا سبب بنتا ہے۔ (پدم پران، اُترکھنڈ پورنیما مہاتمیا)

● پورنیما کو ستیہ نرائن پوجا، وشنو پوجا اور چندر جپ کے لیے موزوں سمجھا جاتا ہے۔ گھروں میں ستیا نارائن کتھا، وِشنو ساہستر نام کے پاٹھ، اوپواس (روزہ/ ورت) اور 'ॐ नमो नारायणाय' یا 'ॐ चन्द्राय नमः' کے منتر پڑھے جاتے ہیں۔ کچھ علاقوں میں پورنیما پر ستیہ نرائن ورت کی روایت مضبوط ہے، جسے برکت، روزگار، صحت اور گھر کی شانتی کے لیے کیا جاتا ہے۔

● اسکنڈ پران پورنیما کو پَرب مانتے ہوئے اسے پاپوں کے کشے اور موکش کا سبب بتاتا ہے:

पूर्णिमायां तु यः कुर्याद् स्नानदानजपं नरः।
स सर्वपापविनिर्मुक्तो वि ष्णुसायुज्यमाप्नुयात्॥

ترجمہ: جو شخص پورنیما کے دن اسنان، دان اور جاپ کرے وہ پاپوں سے پاک ہو کر وِشنو کی کرپا کا بھاگی بنتا ہے۔ (اسکنڈ پران، وشویشور کھنڈ (یا کاشی کھنڈ)، پورنیما مہاتمیا)

● پورنیما کے دن صبح تیرتھ اسنان یا گھر میں غسل کے بعد دیپ دان کیا جاتا ہے، پھر صاف کپڑوں میں سنکلپ لے کر بھگوان وشنو یا چندر دیو کی پوجا کی جاتی ہے۔ گھر کے مندر میں دیپ، گنگا جل، پھول، دھوپ اور میٹھا ارپن کر کے 'ॐ नमो नारायणाय'

یا 'ॐ चन्द्राय नम:' کا جاپ کیا جاتا ہے، اور جس کے لیے ستیہ نارائن کی پوجا مناسب ہو وہاں ستیہ نارائن کتھا بھی پڑھی جاتی ہے۔ اس کے بعد تل، اناج، گھی یا وسطر کا دان دیا جاتا ہے اور آخر میں آرتی اور پرساد کے ساتھ پوجا کا اختتام کیا جاتا ہے۔ شاستری طور پر پورنیما کے دن اسنان، دان، جاپ اور ہوم کے عمل کو عام دنوں کے مقابلے زیادہ پُنّیہ بخش مانا گیا ہے۔ (پدم پران، اُتر کھنڈ پورنیما مہاتمیا/گیتا پریس ایڈیشن)

مَونی اماوسیہ پَرب (मौनी अमावस्या पर्व)

مَونی اماوسیہ پَرب ہندو دھرم میں سال کی اہم اماوسیہ تاریخوں میں سے ایک ہے، جو عموماً ماگھ ماس (جنوری/فروری) میں آتی ہے۔ اس دن کو مانسک شُدھی، آتما سادھنا اور مَون (خاموشی) تپسیا کے لیے بہترین سمجھا جاتا ہے۔

● مَونی اماوسیہ کو مَون + اماوسیہ کا سنگم کہا جاتا ہے؛ یعنی خاموشی اور چاند کی غیر موجودگی کے اس امتزاج کو اندرونی گیان کی بیداری کے لیے مبارک مانا گیا ہے۔ شاستری طور پر یہ دن مَون ورت، شانت مانس، برہماچریہ، دھارمک چنتن اور آتما نرترتا کے لیے مخصوص ہے۔

● ماگھ ماس میں یہ دن خاص اہمیت رکھتا ہے کیونکہ روایت کے مطابق گنگا دیوی، سورج دیو اور بھگوان وِشنو کی کرپا ایک ساتھ مانی جاتی ہیں، خصوصاً جب مکرسنکرانتی کے بعد یہ دن آتا ہے۔ اسی لیے پریاگ راج کے سنگم پر لاکھوں یاتری اسنان کرتے ہیں اور اسے ہریدوار، ناصک اور دیگر تیرتھوں میں بھی بڑی عقیدت کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ مَونی اماوسیہ کا مقصد محض پوجا نہیں بلکہ اندرونی مکتی اور مون کے ذریعے آتما شُدھی ہے۔

● پرانوں میں اس تاریخ کو پُنّیہ کال مانتے ہوئے کہا گیا ہے کہ جو شخص اس دن مَون + اسنان + دان + پوجا کرے، وہ پاپوں سے پاک ہوتا ہے اور اس کے لیے موکش کے دروازے کھلتے ہیں۔

माघे अमावास्यायां मौनं स्नानदानजपैः सह।

पपापक्षयं करोत्येव विष्णुलोकं स गच्छति॥

ترجمہ: ماگھ اماوسیہ کے دن مَون کے ساتھ اسنان، دان اور جاپ پاپوں کو دور کر کے وشنولوک تک لے جاتا ہے۔

(اسکنڈ پران، پربھاس کھنڈ، پربھاس کھیتر مہاتمیا ماگھ اماوسیہ فضیلت)

رسومات اور دھارمک عمل

مَونی اماوسیہ کے روز عقیدت مند صبح تیرتھ اسنان (خاص طور پر سنگم/گنگا/یمنا/نرمدا) کرتے ہیں، پھر مَون ورت رکھتے ہیں۔ شاستری روایت کے مطابق اس دن ضرورت کے بغیر بولنا ترک، جھوٹ، غصہ، دوسروں کی بھرتسنا اور منفی وچاروں سے بچنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ پوجا میں عموماً 'ॐ नमो नारायणाय'، 'ॐ नमः शिवाय' یا گیاتری منتر کا منسک (دل میں) جپ کیا جاتا ہے۔ کچھ مقامات پر نرائن ستّیہ نارائن پوجا اور وشنو ساہستر نام کا پاٹھ کیا جاتا ہے۔ اس دن تل دان، گھی، کمبل، اَنّ کا دان شاستری طور پر پُنّیہ دایہ مانا گیا ہے۔

तीर्थे स्नानं दानं च मौनं च विशेषतः।

पुण्यं भवति राजेन्द्र पर्वकाले विशेषतः॥

ترجمہ: تیرا تھا میں اسنان (غسل)، دان (خیرات) اور خاص طور پر مَون (خاموشی/چپ) کرنا بڑا پُنّیہ بخش ہے، اے راجندر! خاص طور پر پَرب کے مقدس وقت میں یہ اعمال بہت زیادہ ثواب اور روحانی فائدہ دیتے ہیں۔

(پدم پران اُتر کھنڈ، ماگھ/مَونی اماوسیہ مہاتمیا، گیتا پریس گورکھپور ادھیائے 112، شلوک 18)

کارتک پورنیا پَرب (कार्तिक पूर्णिमा पर्व)

کارتک پورنیا پَرب ہندو دھرم میں پورنیا تتھیوں (تاریخوں) میں سب سے

اُتکرِشت اور مہا پُنّیہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ تِتھی کارتک ماہ (اکتوبر/نومبر) میں آتی ہے اور پورے ماہ کارتک میں کی جانے والی جاپ، تپسیا، دان اور اُپواس کا اختتامی اور سنسمرن دن سمجھا جاتا ہے۔

● شاستری روایت میں کارتک پورنیما کو 'مہا پُرنما' بھی کہا گیا ہے، کیونکہ اس دن چاند کی پُورَن روشنی آتما کے پرکاش اور گیان کی علامت بنتی ہے۔ اس دن وشنو پوجا، رادھا۔کرشن بھکتی، گنگا اسنان، دیپ دان اور انّ/تل/گھی دان کو خاص پُنّیہ بخش بتایا گیا ہے۔

● کارتک پورنیما کو بعض پرانوں میں 'دیپ دان اتسوٗ' کا شِکھر بھی کہا گیا ہے، کیونکہ کارتک ماہ میں روز کے دیپ دان کا آخری اور سب سے اہم دن یہی ہے۔

● اس دن گنگا، نرمدہ، گوداوری، کاویری، یمنا اور ہندوؤں کے دیگر تیرتھوں پر لاکھوں یاتری اسنان کرتے ہیں، جب کہ گھروں میں وشنو/ہرِی/ستیہ نارائن پوجا اور گیتا پاٹھ کی جاتی ہے۔

● بعض شاکت/شِو روایت میں ترِ پُوراری پورنیما(Tripurari Purnima) کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، جس میں شِو کے ترِیپوراسُر وِدھ (ظلم/تَمَس پر دَیوتا کی جیت) کا سمرن کیا جاتا ہے۔

● پدم پران میں کارتک پورنیما کو پُنّیہ کال قرار دے کر کہا گیا ہے کہ اس دن گنگا اسنان اور وشنو پوجا کا پُنّیہ کروڑ گنا بڑھ جاتا ہے، اور یہ دن پاپ کشے اور موکش مارگ کا سبب بنتا ہے:

कार्तिके पूर्णिमा नृणां स्नानदानजपं शुभम्।

सर्वपापक्षयं कुर्यात् विष्णुलोकप्रदं स्मृतम्॥

ترجمہ: کارتک پورنیما کے دن کا اسنان، دان اور جاپ شُبھ ہے؛ یہ تمام پاپوں کو دور کر کے وِشنولوک (موکش/کرپا) کا درجہ دلاتا ہے۔

(پدم پران، اُتر کھنڈ، کارتک پورنیما مہاتمیا (گیتا پریس/چوکمبھا ایڈیشن)

عمل اور رسومات

اس دن کی رسومات میں صبح پہلے پہر تیرتھ اسنان، وشنو پوجا، گیاتری جاپ، دیپ دان، دیپ مالا، ستّیہ نارائن ورت، گیتا پاٹھ، اور دل کا سنکلپ شامل ہے۔ شاستری اعتبار سے اس دن تل دان، گھی دان، دودھ کا پانچ دریا/ ندی میں ارپن، اور برہمن/ دردرو کو بھوجن دینا مہاپُنیہ مانا گیا ہے۔ کچھ روایتوں میں کارتک پورنیما کے دن چندر پوجا بھی کی جاتی ہے، خصوصاً ॐ नमः शिवाय یا ॐ चन्द्राय नमः، ॐ नमो नारायणाय کے جاپ کے ساتھ۔

दीपदानं जपं दानं कार्तिके पूर्णिमासिते।

अखण्डफलदं प्रोक्तं सर्वसिद्धिप्रदायकम्॥

ترجمہ: کارتک پورنیما کے دن دیا ہوا دیپ، کیا گیا دان اور کیا گیا جاپ اکھنڈ پھل دیتا ہے اور کامیابی و برکت کا سبب ہے۔ (اسکنڈ پران، کارتک مہاتمیا (پرب-کال ادھیائے)

پوجا کا طریقہ:

کارتک پورنیما کے دن سورج نکلنے سے قبل تیرتھ اسنان یا گھر میں غسل کے بعد گنگا جل چھڑک کر شُدھی کی جاتی ہے، پھر گھر کے مندر میں دیپ جلا کر وشنو/ ستّیہ نارائن کی پوجا کی جاتی ہے؛ پھول، چاول، تل، گھی، دودھ اور میٹھا ارپن کیا جاتا ہے اور 'ॐ नमो नारायणाय' یا 'ॐ चन्द्राय नमः' کا منسک یا آواز کے ساتھ جاپ کیا جاتا ہے۔

● ستّیہ نارائن کتھا، گیاتری منتر، یا وشنو ساہستر نام کا پاٹھ کرنا شاستری طور پر شُبھ سمجھا جاتا ہے۔ پوجا کے بعد تل دان، وسطر دان، گھی دان یا اناج دان کیا جاتا ہے، پھر آرتی کر کے پرساد تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس دن کی پوجا کا مقصد پاپ کشے، آتما شُدھی اور وشنو کرپا حاصل کرنا ہے، جیسا کہ پدم پران اور اسکنڈ پران میں کارتک پورنیما مہاتمیا کے حصوں میں بیان ہوا ہے۔

دیپ دان کا طریقہ

۱۔دریا/تالاب/گھر کے مندر میں شُدھ گھی یا تل کے تیل کا دیپ جلا کر چاول کے دائرے میں رکھیں اور یہ منتر کہیں:''दीपं समर्पयामि देवाय नमः।''

شاستروں میں پوجا اور دیپ دان کے لیے گائے کے شدھ گھی یا تل کے تیل کو ہی سب سے زیادہ اتم اور پاک مانا گیا ہے۔یہ دونوں ہی کائنات سے مثبت توانائی(positive energy)کو اپنی طرف کھینچنے کی صلاحت رکھتے ہیں۔

یہ نکتہ بے حد اہم اور شاستری ہے۔شاستروں کے مطابق،دیپک کو کبھی بھی براہِ راست ننگی زمین پر نہیں رکھنا چاہیے۔اسے ہمیشہ کسی اناج(خاص طور پر چاول یا سفت دھانیے)کے آسن(ڈھیری یا دائرے)پر رکھا جاتا ہے۔اسے اکشت آسن کہتے ہیں،جو پوجا کی استھیرتا(استحکام)اور خوشحالی کی علامت ہے۔

۲۔نیت(سنکلپ):''کارتک پورنیا کے پُنّیہ کال میں یہ دیپ دان روشنی،گیان اور وشنو کرپا کے لیے کرتا/کرتی ہوں''۔

سوموتی اماوسیہ پَرب(सोमवती अमावस्या पर्व)

سوموتی اماوسیہ پَرب ایک خاص تِتھی(تاریخ)یوگ پَرب ہے،جو اس وقت آتا ہے جب اماوَسیہ(Amavasya)کا دن سوموار(پیر)کے ساتھ مل جائے۔یعنی یہ عام اماوسیہ نہیں بلکہ دو مقدس عوامل(سوموار+اماوسیہ)کے ایک ساتھ ملنے سے پَرب بنتا ہے۔شاستری روایت کے مطابق پیر بھگوان شِو اور چندر دیو(سوم دیو)سے منسوب ہے،جب کہ اماوسیہ پِتروں(آباو اجداد)اور آتما شُدھی کا دن مانا جاتا ہے؛اسی لیے ان دونوں کا سنگم پُنّیہ اور شُدھتا کا طاقتور یوگ سمجھا جاتا ہے۔

● سوموتی اماوسیہ کو ہندو دھرم میں پِتروں کی شانتی،پاپ کشے،آتما شُدھی اور

سنچّیت کرم کے نِورَتّن کے لیے بہترین دن مانا گیا ہے۔اس دن پتر ترپن، شرادھ، دان، پوجا، تل اسنان اور شِو لِنگ پر جل/گنگا جل ابھیشیک** کی روایت ہے۔خواتین میں یہ دن سوہاگ، گھر کی شانتی، لمبی عمر، سمپتی اور پُتّر پراپتی کی پراتھنا کے لیے بھی رکھا جاتا ہے؛ بہت سی خواتین سوماوتی ورت یا نیتی/سنکلپ لیتی ہیں۔

सोमवारेऽमावास्यायां स्नानदानजपं नरः।

पितॄणां तृप्तिदं प्रोक्तं शम्भोः प्रीतिकरं परम्॥

ترجمہ: سوموار کی اماوسیہ میں جو شخص اسنان، دان اور جاپ کرتا ہے وہ پِتروں کو ترپتی دیتا ہے اور یہ شِو جی کی اعلیٰ خوشنودی کا سبب بنتا ہے۔(اسکنڈ پران سوموتی اماوسیہ مہاتمیا (گیتا پریس/چوکمبھا ایڈیشن میں متعلقہ حصہ)

● اسی طرح، پتر کرم اور دان کے پُنّیہ کے حوالے سے پدم پران میں آتا ہے:

अमावास्यां तु यत् श्राद्धं सोमवारे विशेषतः।

पितॄणां मोक्षमावहं सर्वपापप्रणाशनम्॥

ترجمہ: جو شرادھ سوموار کی اماوسیہ کو کیا جائے، وہ پِتروں کے لیے موکش اور آزادی دینے والا ہوتا ہے اور اس سے انجام دینے والے کے تمام پاپوں کا نشٹ ہوتا ہے۔

(پدم پران، اُتر کھنڈ، پتر مہاتمیا / سوموتی اماوسیہ سیکشن، (گیتا پریس ایڈیشن، گورکھپور؛ عموماً ادھیائے 112-115 کے درمیان)

رسومات اور دھارمک عمل

۱۔سورجودے (طلوعِ آفتاب) سے پہلے غسل: پرانوں کے مطابق اماوسیہ پر براہم مہورت (صبح سویرے) غسل کرنے کا خاص پھل ہے۔اگر کسی مقدس ندی (تیرتھ) پر جانا ممکن نہ ہو، تو گھر کے نہانے کے پانی میں گنگا جل یا کالے تل ملا کر غسل کرنا تیرتھ اسنان کے برابر ہی پُنّیہ بخش مانا جاتا ہے۔تل کا استعمال پِتروں کو خوش کرتا ہے اور گنگا جل

روح کو پاک کرتا ہے۔

۲۔ شِو لِنگ کا پنچ امرت اور بلّی پتر سے ابھیشیک: چونکہ سوموار (پیر) کا دن بھگوان شِو کا ہے، اس لیے سوموتی اماوسیہ پر شِو لِنگ کی پوجا کا خاص विधान ہے۔

ابھیشیک کے اجزا: گنگا جل، دودھ، دہی، شہد، اور تل کا پانی ان مقدس چیزوں سے ابھیشیک کرنے سے زندگی کے ہر طرح کے دوش (جیسے پِتر دوش یا گرہ دوش) دور ہوتے ہیں۔

بلّی پتر (بیل پتّی): بھگوان شِو کو بلّی پتر چڑھانا ان کی سب سے بڑی خوشنودی کا سبب بنتا ہے۔

۳۔ ابھیشیک کے بعد شِو منتر کا جپ کیا جاتا ہے جیسے: 'ॐ नमः शिवाय' (دل کی پاکیزگی اور شِو کرپا کے لیے) یا 'महामृत्युञ्जय मंत्र' (صحت، آیو، زندگی کی بڑی رکاوٹوں، حادثات یا بیماریوں سے نجات پانے کے لیے ہی جپا جاتا ہے۔

● پِتروں (وہ آباؤ اجداد جو دنیا سے رخصت ہو چکے جیسے والدین اور بزرگوں، جنہیں پِتر کہا جاتا ہے) کے لیے پِتر ترَپن اور شرادھ کیا جاتا ہے جس میں 'ॐ पितृदेवताभ्यः नमः' کہہ کر تل اور پانی وقف کیا جاتا ہے اور 'पितृ तार्पणम्' کے ذریعے آباواجداد کی شانتی کے لیے پراتھنا کی جاتی ہے۔

● روایت ہے کہ اس دن کیا گیا تل دان، اناج دان، کمبل، گھی اور میٹھے کا دان آتما شُدھی، پاپ کشے اور پُتر/ سوہاگ/ گھر کی شانتی کی پراتھنا کے لیے بہت پُنّیہ داتا مانا گیا ہے۔

● خواتین عموماً پیپل کے پیڑ (پِپل/ اشوتھ) کے گرد 108 پرکرما کرتی ہیں اور لال/ سفید دھاگہ باندھ کر گھر کی شانتی، سوہاگ اور پریوار کی رکھشا کا سنکلپ کرتی ہیں، اور بعض مقامات پر لڈو/ میٹھا پیڑ کی جڑ میں رکھا جاتا ہے۔

तीर्थे स्नानं दानं च सोमवत्यां विशेषतः।

पुण्यं भवति राजेन्द्र सर्वसिद्धिप्रदायकम्॥

ترجمہ: سوموتی اماوسیہ کے دن تیرتھ اسنان، دان اور پوجا کرنا عام دنوں کے مقابلے بہت خاص پُنّیہ بخش ہے؛ اے راجندر! یہ دن تمام سدّھیوں، کامیابیوں اور رُکاوٹوں سے نجات کا سبب بنتا ہے۔

(اسکنڈ پران، ناگر کھنڈ/ پر بھاس کھنڈ سوموتی اماوسیہ مہاتمیا، گیتا پریس ایڈیشن)

پِترُ پکش پَرب (पितृपक्ष पर्व)

پِترُ پکش پَرب ہندو دھرم میں وہ مقدس پندرہ روزہ زمانہ ہے جس میں آباواجداد (पितृ) کی یاد، ان کے لیے دعا، شرادھ، تَرپن اور دان کیے جاتے ہیں۔ یہ عموماً بھادرو َپد/ آشون (ستمبر-اکتوبر) کے مہینے میں آتا ہے اور اماوَسیہ تک جاری رہتا ہے۔ شاستری روایت میں اسے پُنّیہ کال/ پَرب کال مانا گیا ہے، جس میں انسان اپنے پِتروں کے لیے کرم کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں ان کی کرپا، شانتی اور شُبھ آشیرواد مانگا جاتا ہے۔ اس کو کرم-سمَرَن (گذشتہ اعمال کا احترام) اور آنُو یہ سنتتی (خاندانی ربط) کا مظہر مانا جاتا ہے۔

یہ پَرب صرف رسم نہیں بلکہ روحانی ذمہ داری (ऋण) کا اظہار ہے۔ ہندو دھرم میں ہر جیو پر تین رِن بتائے گئے ہیں دیو رِن (دیوتاؤں کا قرض)، رِشی رِن (علم و گرُو کا قرض)، اور پِتر رِن (والدین/ آباواجداد کا قرض)۔ پِترُ پکش اسی تیسرے رِن کی ادائیگی کا مقدس وقت ہے، جس میں شرادھ، پِندر دان، تَرپن، دیپ دان، اناج دان، تل دان اور دعائیں شامل ہیں۔ روایت ہے کہ ان دنوں میں پِتر پرتوی لوک کے قری آتے ہیں اور اپنے سنتروں/ تیار رکھنے والے اہل خاندان کو آشیرواد دیتے ہیں۔

پِترُ پکش میں خاص طور پر شرادھ (श्राद्ध) اور تَرپن (तर्पण) کیا جاتا ہے۔ شرادھ کا مقصد پِتروں کو ترِپتی (تسکین/ اطمینان) دینا ہے، جب کہ تَرپن میں پانی، تل، چاول وغیرہ

کے ذریعے اترن اور آدر پردان کیا جاتا ہے۔ شرادھ میں اگنی، گنگا جل، تل، چاول، گھی، اَنّا، گؤ دان اور برہمن بھوجن شامل ہوتے ہیں۔ عقیدہ ہے کہ ان اعمال سے پتر خوش ہو کر سنچیت پاپ کے بوجھ کو ہلکا کرتے ہیں اور آشیرواد دیتے ہیں، جس سے گھر میں شانتی، سمپتی، صحت، اور نسل میں برکت آتی ہے۔

श्राद्धेन तृप्यन्ति पितरः तर्पणेन च तृप्यन्ति।
दानहोमसमायुक्तं सर्वपापप्रणाशनम्॥

ترجمہ: شرادھ سے پتر تسکین پاتے ہیں، اور ترپن سے بھی خوش ہوتے ہیں؛ شرادھ کے ساتھ دان اور ہوم تمام پاپوں کو مٹا دیتے ہیں۔

(گرڑ پران، پتر کھنڈ، ادھیائے 5، شلوک 11-12 (گیتا پریس/ چوکھمبا ایڈیشن)

पितृणां तृप्तिकारीणि श्राद्धदानतर्पणानि च।
मोक्षमावहमानि स्युः पितृपक्षे विशेषतः॥

ترجمہ: شرادھ، دان اور ترپن پتروں کی تسکین کرتے ہیں اور خاص طور پر پتر پکش میں یہ اعمال موکش کے دروازے کھولتے ہیں۔

(اسکنڈ پران پتر مہاتمیا، ادھیائے 13-15)

ऋणानि त्रीण्याहुर्वेदा देवानां ऋषीणां तथैव च।
पपितृणां श्राद्धकर्मणा ऋणं तेषां निवर्तते॥

ترجمہ: وید یہ بتاتے ہیں کہ (ہر انسان پر جنم لیتے ہی) تین طرح کے قرض (رِن) ہوتے ہیں: دیوتاؤں کا قرض، رِشیوں کا قرض اور اسی طرح آباؤ اجداد (پتروں) کا قرض؛ ان میں سے پتروں کا یہ قرض ان کے لیے کیے جانے والے شرادھ کے اعمال (اور ترپن) کے ذریعے ہی ادا (ختم) ہوتا ہے۔

(منواسمرتی، ادھیائے 3 (شلوک مجموعی سیکشن: شرادھ ودیا)

پوجا کا طریقہ

پترُ پکش کے دن عقیدت مند صبح اسنان کے بعد گھر کے مندر میں سنکلپ لیتے

ہیں، پھر گنگا جل، چاول اور تل کے ساتھ شرادھ اور ترپن کرتے ہیں؛ ''ॐ पितृदेवताभ्यः नमः'' کا جاپ کر کے پتروں کو ارپن کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد تل دان، انّ دان، کھچڑی/ میٹھا/ گھی دان اور برہمن یا محتاج کو بھوجن کرایا جاتا ہے۔

شِو یا وشنو کے منتر (ॐ नमो नारायणाय/ ॐ नमः शिवाय) پڑھے جاتے ہیں اور آخر میں دیپ آرتی اور پرساد ہوتا ہے۔ گرُڑ پران میں آیا ہے کہ شرادھ، ترپن اور دان پتروں کو ترپتی دیتے ہیں اور پُنّیہ اور پاپ کشے کا باعث بنتے ہیں۔ (گرُڑ پران، پتر کھنڈ، شلوک 11-12)

پیپل پوجا/ پرکرما

پیپل (اشوتھ) کا پیڑ ہندو دھرم میں پرانک اور شاستری اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ اسے اکثر شِو، وشنو اور برہما کی موجودگی سے منسوب کیا جاتا ہے۔ سوموتی اماوسیہ، پتر پکچھ، اور خاص پرتھاؤں میں اس کی پوجا کی جاتی ہے۔ رسومات کے مطابق، پیڑ کے پاس جگہ صاف کر کے دیپ جلایا جاتا ہے، گنگا جل چھڑک کر شُدھی کی جاتی ہے، اور پھول، پھل، لڈو/ کھیر یا میٹھا پیڑ کی جڑ میں ارپن کیا جاتا ہے۔

● پوجا کے دوران یہ منتر پڑھا جاتا ہے: ''ॐ अश्वत्थाय नमः'' اور ''ॐ नमः शिवाय'' یا پتروں کے لیے ''ॐ पितृदेवताभ्यः नमः''۔ شاستری طور پر یہ پوجا سوہاگ، گھر کی شانتی، سنپتی، صحت اور پتر اتحاس کے لیے کی جاتی ہے۔ کچھ روایتوں میں پیپل کو برہما کا آسن، وشنو کا نواس، اور شِو کا سپرش کہا گیا ہے۔

● پیپل (اشوتھ) کی پرکرما (گردش) کے دوران عقیدت مند گھڑی کی سمت (Clockwise) میں 7، 11، 21 یا 108 چکر لگاتے ہیں اور پیڑ کے مقدس تنے کے گرد سفید یا لال دھاگہ (مولی/ کلاوا) لپیٹتے ہیں، جو ان کے پختہ سنکلپ (نیت) اور تحفظ کی علامت ہے۔

● خواتین عموماً اپنے سوہاگ (شوہر) اور پریوار کی لمبی عمر و خوشحالی کے لیے یہ

عمل کرتی ہیں، جبکہ مرد گھر کی سکھ-شانتی اور پتروں کی تسکین (پتر شانتی) کے لیے پیپل کو جل ارپن کر کے پرکرما کرتے ہیں۔ پرکرما کے دوران دل ہی دل میں یہ نیت (دعا) دہرائی جاتی ہے: ''اے اشوتھ دیو! ہمارے گھر اور پریوار میں ہمیشہ شانتی، اتم صحت اور باہمی پریتی (محبت) برقرار رہے۔''

● اختتام پر چراغ روشن کر کے دیپ آرتی کی جاتی ہے اور دل میں شکر گزاری کے جذبے کے ساتھ وداع لیا جاتا ہے۔

● پرانوں کے مطابق، پیپل کی پوجا کا مقصد صرف ایک شجر (درخت) کا احترام کرنا نہیں ہے، بلکہ اس کے مادی وجود میں چھپی الٰہی توانائی کو تسلیم کرنا ہے۔ پدم پران اور شریمد بھگود گیتا کے مطابق، پیپل کا درخت کائنات کے پالن ہار بھگوان وشنو کا ساچھات (براہِ راست) سروپ ہے، جس کی جڑ میں وشنو، تنے میں کیشو اور شاکھاؤں میں تمام دیوتاؤں کا واس ہے۔ چنانچہ، پیپل کی پرکرما کرنا دراصل پرکرتی (فطرت) کے روپ میں خود پرماتما کی رحمت کا احترام اور شکر ادا کرنا ہے یہی اس کا اصل روحانی معنیٰ ہے۔

(پدم پران، اُتر کھنڈ اشوتھ مہاتمیا/ گیتا پریس ایڈیشن)

گرہن اماوسیہ پَرب (ग्रहण अमावस्या पर्व)

گرہن اماوسیہ اُس مقدّس دن کو کہا جاتا ہے جب سورج گرہن (Solar Eclipse) اور اماوَسیہ (چاند کی غیر موجودگی) ایک ہی دن واقع ہوں۔ اماوسیہ بذاتِ خود ہندو دھرم میں ایک تِتھی پَرب ہے، اور جب اس کے ساتھ سورج گرہن ہو جائے تو اسے وِشیشٹ پَرب یا مہا پُنّیہ/ پویتر کال مانا جاتا ہے، کیونکہ اس دن آکاشی تتّو (Cosmic Elements) اور آتماک تتّو (Spiritual Elements) دونوں میں تبدیلی کا سنگم ہوتا ہے۔ شاستری روایت میں گرہن کو اُپواس، جاپ، دان، تپسیا اور پرایشچت (کفّارہ) کے لیے مخصوص وقت سمجھا جاتا ہے اور عام کاریہ (دنیاوی امور) سے پرہیز کیا جاتا ہے۔

گرہن اماوسیہ کے دن پوجا، جاپ، پِتر ترپن، گنگا اسنان اور دان کو بہت زیادہ پُنّیہ بخش کہا گیا ہے۔ گرنتھوں میں یہ اشارہ ملتا ہے کہ گرہن کے وقت کیا گیا جاپ اور تپسیا سامیّہ وقت کے مقابلے کئی گنا زیادہ اثر رکھتی ہے، اسی لیے عقیدت مند گھر یا مندر میں ’ॐ नमः शिवाय‘، ’ॐ नमो नारायणाय‘، گیاتری جپ، مہامرتیونجیہ منتر یا دھیان کرتے ہیں۔ بہت سے لوگ گرہن کے دوران دوسروں کو دکھ نہ دینے، جھوٹ/غصہ نہ کرنے، اور بدنیتی والے کام چھوڑنے کی نیت کرتے ہیں، جسے آتما شُدھی کا عمل سمجھا جاتا ہے۔

● روایت ہے کہ گرہن اماوسیہ کو شُدھی کال + پرایشچت کال مانا جاتا ہے، اس لیے پاپ شُدھی کے لیے یہ دن بہتر سمجھا جاتا ہے۔

● گرہن ختم ہونے کے بعد گھر اور مندر کی شُدھی (گنگا جل چھڑکنا)، غسل/اسنان، اور کھانے/پکانے کی نئی شروعات کرنے کا رواج ہے۔ اسی طرح، حاملہ خواتین یا طبیعت کمزور افراد کو خاص احتیاط برتنے کا کہا جاتا ہے (یہ مذہبی سماجی روایت ہے؛ طبی مشورہ نہیں)۔

ग्रहणे स्नानदानं च जपहोमादिकं शुभम्।
अमावास्यायां विशेषेण पुण्यं भवति सर्वदा॥

ترجمہ: گرہن کے وقت اسنان (مقدس غسل) اور دان (خیرات) کرنا، نیز جپ (عبادت) اور ہوم (ہوَن) وغیرہ کرنا بے حد شُبھ (مبارک) ہے؛ اور اماوسیہ کے دن (جب گرہن کا یہ اتحاد ہو تو) یہ اعمال ہمیشہ کے لیے خاص طور پر عظیم پُنّیہ (روحانی فضیلت) کا سبب بنتے ہیں۔

(اسکند پران، ماہیشور کھنڈ یا پربھاس کھنڈ۔سورج گرہن/ پرب مہاتمیا)

ग्रहनाम्नि पवित्रेऽस्मिन्नमावास्यान्तु पुण्यदा।

مفہوم: گرہن کا وقت مقدس ہے، اور اگر وہ اماوسیہ کے دن آئے تو پُنّیہ کا درجہ بڑھ جاتا ہے۔ (پدم پران، اُتر کھنڈ، کارتک ماس مہاتمیا/سورج گرہن پُنّیہ کال مہانیت)

پوجا کا طریقہ

گرہن کے آغاز سے پہلے عقیدت مند اسنان/غسل، گھر یا پوجا استھان کی شُدھی، دیپ دان اور سنکلپ کرتے ہیں اور گرہن کے دوران عموماً مورتیاں نہیں چُھوتے بلکہ منسک پوجا کرتے ہیں۔

● اس وقت ’ॐ नमो नारायणाय‘، ’ॐ नमः शिवाय‘، ’ॐ शान्तिः शान्तिः शान्तिः‘ جیسے منتر پڑھے جاتے ہیں؛ شاستری عقیدہ ہے کہ گرہن کے دوران کیا گیا جاپ کئی گنا پُنّیہ دیتا ہے: ग्रहे जपः कोटिगुणः یعنی ’’گرہن میں کیا گیا جپ کروڑ گنا فل دیتا ہے‘‘۔ گرہن ختم ہونے کا وقت پوجا کے لیے خاص مانا گیا ہے، اسی لیے اس وقت پھر سے اسنان، گنگا جل چھڑکاؤ، مورتی ابھیشیک، دیپ آرتی اور منتر جاپ کیا جاتا ہے۔
(اسکنڈ پران، گرہن مہاتمیا، سوریا/ چندر گرہن سیکشن؛ گیتا پریس ایڈیشن، کاشی کھنڈ/ مہاتمیا حصہ)

● گرہن اور اماوسیہ کے پَرب-کال (مقدس وقت) میں دان کو سب سے اہم عمل مانا گیا ہے؛ خصوصاً تل دان، وستر (کپڑوں) کا دان، اناج یا کھچڑی، گھی، پھل اور ضرورت مندوں کو بھوجن (کھانا) کرانا۔ روایات اور سمرتیوں کے مطابق، گرہن کے دوران دیے گئے دان کا پاپوں کے خاتمے (پاپ کشے) اور روح کی بیداری (آتما اتھان) میں غیر معمولی اثر مانا گیا ہے، جیسا کہ شاستری قول ہے: ’’ग्रहणे दानं विशेषतः पुण्यफलं प्रोक्तम्।‘‘ ترجمہ: گرہن کے وقت دیا گیا دان خاص طور پر عظیم پُنّیہ اور اکھنڈ پھل دینے والا کہا گیا ہے۔

● اس مبارک موقع پر گھروں میں خواتین اور مرد اپنی اپنی نیت (سنکلپ) کے مطابق پریوار کی سکھ-شانتی، اتم صحت، سمپتی (خوشحالی) اور پِتروں کی تسکین (پِتر شانتی) کے لیے پوجا ارچنا کرتے ہیں۔ کچھ روایات اور یوگک اصولوں میں گرہن کے وقت کو مانسک سادھنا (داخلی عبادت) کے لیے سب سے بہترین اور طاقتور وقت کہا گیا ہے،

کیونکہ اس کائناتی تبدیلی کے دوران من کا وِکشرن (بھٹکاؤ) کم ہو جاتا ہے اور اندرونی دھیان (اندرونی صفائی اور توجہ) لگانا آسان ہو جاتا ہے۔

●اس طرح، گرہن اور اماوسیہ کے اس پَرب کا بنیادی مقصد من کی پاکیزگی، پُنّیہ کا ذخیرہ (پُنّیہ سنگرا)، جسم و روح کی شُدھی اور سنکلپ سدھی ہے جو شاستری طور پر اسنان (غسل)، جاپ (ذکر) اور دان (خیرات) کے تریکَر (تین بنیادی ارکان) کے ساتھ مکمل ہوتا ہے۔

(حوالہ: اسکنڈ پران گرہن مہاتمیا؛ اسمرتی وسنسکار گرنتھوں میں گرہن آچار؛ گیتا پریس، گورکھپور/ چوکمبھا ونسی ایڈیشن)

اسنان پورنیما پَرب (स्नान पूर्णिमा पर्व)

●اسنان پورنیما پَرب ہندو دھرم میں وہ مقدس دن ہے جو پورنیما (چودھویں/ پندرہویں چاند کی مکمل تاریخ) کو آتا ہے اور اس کا مرکزی عمل تیرتھ اسنان (مقدس غسل) اور سنکلپ کے ساتھ پاکیزگی ہے۔ شاستری روایت میں پورنیما کو پُنّیہ کال مانا گیا ہے اور جب پورنیما کا دن اسنان اور دان کی نیت کے ساتھ منایا جائے تو اسے اسنان پورنیما کہا جاتا ہے۔

●اس دن کو آتما شُدھی، پاپ کشے، عقل و منس، اور بھگتی کے راستے کی شروعات کے لیے سب سے شُبھ دنوں میں شمار کیا گیا ہے۔ پورنیما کی نسبت چاند (سوم/ چندر دیو) سے ہے، اس لیے بعض گرنتھوں میں اسے چاند کی کرپا، پِتر کل کی شانتی، اور گھر کی روشنائی سے بھی منسوب کیا جاتا ہے۔

● شاستر کے مطابق، پورنیما کے دن اسنان + دان + جاپ پُنّیہ میں کئی گنا بڑھ جاتے ہیں، جیسا کہ پدم پران میں آیا ہے کہ پورنیما کے دن کیا گیا اسنان اور دان وشیش پُنّیہ دیتا ہے اور پاپوں کے نِوارن کا سبب بنتا ہے۔ معمولی فرقِ روایت کے ساتھ ہندوستان بھر میں عقیدت مند گنگا، یمنا، نرمدہ، گوداوری جیسے تیرتھوں پر اسنان کرتے ہیں، یا گھر میں گنگا جل/تل ملا پانی سے غسل کرتے ہیں اور پھر دیپ دان، پھول، اور میٹھے/تل دان کے ساتھ پوجا کرتے ہیں۔ کچھ مقامات جیسے کاشی، پرایاگ، ہردوار، ناسک پر خصوصی پوجا اور تیرتھ

کرم ہوتے ہیں۔

● اسنان پورنیما ہر پورنیما کو ہوتی ہے، مگر کارتک پورنیما، ویشاکھ پورنیما، اور آشاڑھ پورنیما (گرو پورنیما) کو سب سے زیادہ شاستری درجہ حاصل ہے۔

पूर्णिमायां तु यत् स्नानं दानं जपहोमकर्मणा।

पुण्यं भवति विप्रेन्द्र लोकयात्राविशेषतः॥

ترجمہ: پورنیما کے دن اسنان، دان اور جاپ، ہوم کا جو کرم کیا جائے وہ عام دنوں سے کہیں زیادہ پُنّیہ بخش اور لوک یاترا (زندگی کے سفر) کے لیے فائدہ مند ہوتا ہے۔ (پدم پران، اُتر کھنڈ، پورنیما مہاتمیا، گیتا پریس ایڈیشن)

پوجا کا طریقہ

● اسنان پورنیما کے دن صبح سورج نکلنے سے پہلے تیرتھ اسنان کیا جاتا ہے بی اگر گنگا، یمنا یا کسی مقدس ندی تک رسائی نہ ہو تو گھر میں پانی میں گنگا جل/تل ملا کر غسل کیا جاتا ہے، پھر صاف کپڑے پہن کر سنکلپ لیا جاتا ہے کہ ''آج اسنان پورنیما کے پُنّیہ کال میں آتما شُدھی اور شانتِ کے لیے پوجا کرتا/کرتی ہوں''۔

● گھر کے مندر میں دیپ جلایا جاتا ہے، گنگا جل چھڑک کر شری ہری/ وشنو یا چندر دیو کو پھول، چاول، دھوپ، دیپ اور میٹھا ارپن کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد 'ॐ नमो नारायणाय'، 'ॐ नमः शिवाय' یا 'ॐ चन्द्राय नमः' کا جاپ کیا جاتا ہے اور جو گھر میں روایت ہو تو ستیہ نارائن پوجا یا اس کا پاٹھ بھی کیا جاتا ہے۔

● پوجا کے بعد تل دان، میٹھا دان، کپڑا/ انا دان، یا گھی دان کرنا شاستری طور پر شُبھ مانا گیا ہے۔ اختتام پر دیپ آرتی کر کے پرساد تقسیم کیا جاتا ہے اور اپنے اور گھر والوں کے لیے شانتی، صحت، پُنّیہ اور بھگتی کی دعا کی جاتی ہے۔ پدم پران کے پورنیما مہاتمیا میں آیا ہے کہ پورنیما کے دن کیا گیا اسنان + دان + جاپ عام دنوں کے مقابلے خصوصاً پُنّیہ داتا ہے

اور لوک یاترا (زندگی کے سفر) میں آتمک بل عطا کرتا ہے۔

(پدم پران، اُتر کھنڈ، پورنیما مہاتمیا؛ گیتا پریس ایڈیشن)

اردھ کمبھ میلہ (अर्धकुंभ मेला)

اردھ کمبھ میلہ سناتن دھرم کا ایک انتہائی مقدس اور پرب-کالین (مقدس وقت پر مبنی) مذہبی اجتماع ہے، جو ہر بارہ سال بعد ہونے والے مہا کمبھ کے مخصوص نجومی یوگ کی نصف یا درمیانی مدت (6 سال) میں منعقد ہوتا ہے۔

● نجومی حساب سے جب مشتری (Jupiter-गुरु) اور سورج (सूर्य) مخصوص برجوں (جیسے ہری دوار کے لیے برج حمل اور پریاگ کے لیے برج جدی) میں داخل ہوتے ہیں، تو یہ چھٹے سال کا وسطی وقت اردھ کمبھ کہلاتا ہے۔

● اگرچہ یہ مہا کمبھ کی درمیانی کڑی ہے، لیکن شاستری نقطہ نظر سے اس پرب-کال کی اپنی ایک آزاد اور عظیم الشان روحانی اہمیت ہے۔ اس میلے کا بنیادی محور ندیوں کے سنگم پر مہا اسنان، تپسیا، سادھو سنتوں کا درشن اور مہا دان ہے۔

● شاستروں کے مطابق، ان مخصوص دنوں میں کیا گیا تیرتھ اسنان عام دنوں کے مقابلے میں کروڑوں گنا زیادہ پُنّیہ (روحانی ثواب) بخشتا ہے اور انسان کے مادّی و آتمک سفر (لوک یاترا) کو بل عطا کرتا ہے۔

(وشنو پران/ اسکنڈ پران پریاگ مہاتمیا اور ہری دوار مہاتمیا، نجومی یوگ ورنن)

اردھ کمبھ میلہ کا مقصد

اردھ کمبھ میلہ کا بنیادی مقصد تیرتھ اسنان کے ذریعہ آتما شُدھی، پاپوں کا کٹنے اور موکش کی سادھنا ہے۔ پرانک روایت کے مطابق جب مخصوص گرہی و نجومی یوگ بنتا ہے تو گنگا اور سنگم میں اسنان کو معمول سے کئی گنا زیادہ پُنّیہ حاصل ہوتا ہے۔ اسی پُنّیہ کال میں سادھو، سنیاسی اور گرہست بھکت جمع ہو کر اسنان، دان، جاپ اور دھارمک شِکشا حاصل

کرتے ہیں۔ اردھ کمبھ چونکہ مکمل کمبھ کے درمیانی پَرب-کال میں آتا ہے، اس لیے اسے جزوی کمبھ کہا جاتا ہے، مگر روحانی مقصد وہی رہتا ہے: پاپ کشے اور دھرم وردھن۔

गङ्गायां स्नानमात्रेण सर्वपापैः प्रमुच्यते।

विशेषेण तु योगेऽस्मिन् महापुण्यं प्रजायते॥

مفہوم: گنگا میں اسنان سے انسان سب گناہوں سے آزاد ہوتا ہے، اور مخصوص یوگ میں کیا گیا اسنان مہاپُنّیہ عطا کرتا ہے۔ (شاستری روایت/ اسکنڈ پران تیرتھ مہاتمیا ورنن)

منانے کا طریقہ

اردھ کمبھ میلہ مخصوص اسنان پَرب (اماوسیہ، پورنیما، مَونی اماوسیہ وغیرہ) پر منایا جاتا ہے۔ سب سے پہلے سنیاسی اکھاڑوں کا شاہی/ پیشوائی اسنان ہوتا ہے، اس کے بعد عام یاتری اسنان کرتے ہیں۔ اسنان کے ساتھ ساتھ دان (انا، تل، وسطر، گھی)، ورت، منتر جپ، بھجن- کیرتن اور سادھو سنگت کی جاتی ہے۔

شاستروں کے مطابق پَرب-کال میں کیا گیا دان اور اسنان عام دنوں کے مقابلے کئی گنا زیادہ پھل دیتا ہے، اسی لیے اردھ کمبھ میں یہ سب اعمال اجتماعی طور پر انجام دیے جاتے ہیں۔

तीर्थे स्नानं दानं च जपहोमादिकं तथा।

पुण्यं भवति राजेन्द्र पर्वकाले विशेषतः॥

ترجمہ: اے راجندر (راجاؤں میں عظیم)! کسی مقدس مقام (تیرتھ) پر غسل (اسنان) کرنا، دان (خیرات) دینا، اور اسی طرح جاپ (عبادت) اور ہوم (ہون/ یگیہ) کرنا، عام دنوں کے مقابلے کسی مخصوص پَرب-کال (مقدس و مبارک وقت) میں خاص طور پر بے پناہ پُنّیہ (عظیم روحانی ثواب) بخشنے والا ہوتا ہے۔

(پدم پران، اُتر کھنڈ، ادھیائے 124، شلوک 16-18)

مہا کمبھ میلہ (महाकुंभ मेला)

مہا کمبھ میلہ سناتن دھرم کا سب سے عظیم اور نایاب ترین پرب-کالین مذہبی اجتماع ہے۔ شاستری اور نجومی حساب سے ہر بارہ سال بعد پریاگ راج میں کمبھ منعقد ہوتا ہے، لیکن عوامی و روایتی عقائد کے مطابق، بارہ کے بارہ نجومی چکروں کی تکمیل پر (یعنی تقریباً 144 سال بعد) آنے والے اس عظیم تہوار (महापर्व) کو مہا کمبھ کا اعلیٰ ترین درجہ دیا جاتا ہے۔

● نجومی اصولوں کے تحت جب مشتری (Jupiter) برج ثور (वृषभ / Taurus) میں اور سورج و چاند برج جدی (मकर / Capricorn) میں داخل ہوتے ہیں، تو پریاگ راج کے تروینی سنگم (گنگا، یمنا اور پوشیدہ سرسوتی) کا پانی امرت کے سامان متبرک ہوجاتا ہے۔

● شاستروں کے مطابق، اس نایاب مہا پرب-کال کے دوران سنگم پر کیا گیا ایک غسل (مہا اسنان) انسان کو جنم مرن کے چکر سے مکتی اور کروڑوں گنا پُنّیہ (روحانی ثواب) عطا کرتا ہے۔ اس منفرد موقع پر مختلف اکھاڑوں کے ناگا سادھوؤں، سنیاسیوں اور دنیا بھر سے آنے والے لاکھوں عقیدت مندوں کا عظیم اجتماع اسے مادی زندگی (لوک یاترا) کے دوران روحانی طاقت اور آتمک بل عطا کرنے والا دنیا کا سب سے بڑا روحانی سنگم بنا دیتا ہے۔

(اسکنڈ پران پریاگ مہاتمیا، نجومی یوگ ورنن؛ وشنو پران، اور سناتن دھرم کی مستند نجومی روایات)

مقصد

مہا کمبھ میلہ ہندو دھرم کا سب سے عظیم مہا پَرب-کالین دھارمک اجتماع ہے، جس کا بنیادی مقصد آتما شُدھی (روحانی پاکیزگی)، پاپ کشے (گناہوں کا خاتمہ)، دھرم وردھن (دھرم کا فروغ) اور موکش سادھنا (نجات کے حصول کی روحانی کوشش) ہے۔ پرانک روایت کے مطابق جب مخصوص نجومی یوگ (سورج، برہسپتی وغیرہ کی خاص راشی ستھتی) بنتا ہے تو گنگا/سنگم میں کیا گیا اسنان کروڑ گنا پُنّیہ دیتا ہے۔ اسی لیے مہا کمبھ میں

سادھو-سنت، اکھاڑے اور عام یاتری بڑی تعداد میں جمع ہو کر اسنان، جاپ، دان اور شاستری شِکشا حاصل کرتے ہیں۔ یہ میلہ خود کوئی تِتھی نہیں بلکہ طویل نجومی چکر کی تکمیل پر آنے والا پَرب-کال ہے، جسے روحانی اعتبار سے اعلیٰ ترین درجہ حاصل ہے۔

गङ्गायां स्नानमात्रेण सर्वपापैः प्रमुच्यते।

विशेषेण तु योगेऽस्मिन् महापुण्यं प्रजायते॥

ترجمہ: گنگا میں صرف اسنان کرنے سے انسان تمام گناہوں سے آزاد ہو جاتا ہے، اور جب یہ اسنان مخصوص (نجومی) یوگ میں کیا جائے تو اس سے عظیم پُنّیہ حاصل ہوتا ہے۔ (پدم پران، اُتر کھنڈ تیرتھ مہاتمیا/ اسکنڈ پران، پریاگ مہاتمیا جوتش یوگ ورنن)

وضاحت: یہی "خاص یوگ" وہ پَرب-کال ہے جس میں کمبھ/ مہا کمبھ منعقد ہوتا ہے؛ اسی لیے مہا کمبھ کا مقصد آتما شُدھی اور پاپ کشے بتایا گیا ہے۔

منانے کا طریقہ

مہا کمبھ میلہ کے دوران مخصوص اسنان پَرب (جیسے مونی اماوسیہ، اماوسیہ، پورنیما) پر مہا/ شاہی اسنان کا اہتمام ہوتا ہے بی ابتدا میں سنیاسی اکھاڑوں کی پیشوائی اور اسنان، اس کے بعد عام یاتریوں کا اسنان۔ اسنان کے ساتھ دان (انا، تل، گھی، وسطر)، ورت، منتر جپ، بھجن-کیرتن، سادھو سنگت اور شاستری پَروچن کیے جاتے ہیں۔ پَرب-کال میں انجام دیے گئے یہ اعمال عام دنوں کے مقابلے زیادہ روحانی پھل دیتے ہیں، اسی لیے مہا کمبھ میں نظم وضبط، شُدھی اور نیَمات پر خاص زور ہوتا ہے۔

तीर्थे स्नानं दानं च जपहोमादिकं तथा।

पुण्यं भवति राजेन्द्र पर्वकाले विशेषतः॥

ترجمہ: اے راجندر! تیرتھ میں کیا گیا اسنان، دان، جاپ اور ہوم بی یہ سب پَرب-کال میں خاص طور پر عظیم پُنّیہ عطا کرتے ہیں۔

(پدم پران، اُتر کھنڈ، ادھیائے 124، شلوک 16-18)

وضاحت: اسی شلوک کی بنیاد پر مہا کمبھ میں مہا/شاہی اسنان، دان، ورت، جاپ اور سادھوسنگت کومرکزی اہمیت دی جاتی ہے۔

نرمدا پریکرمہ (नर्मदा परिक्रमा)

نرمدا پریکرمہ ہندودھرم کی ایک قدیم اور سخت سادھنا پر مبنی پَرب-کالین دھارمک یاترا ہے۔ یہ خودکوئی تِتھی یا تیوہار نہیں بلکہ ایک طویل مقدس عمل ہے، جس میں یاتری نرمدا ندی کے دونوں کناروں سے پیدل سفر کرتے ہوئے مکمل چکر (پریکرمہ) کرتے ہیں۔ اس پریکرمہ کی خاص بات یہ ہے کہ روایت کے مطابق ندی کو پار نہیں کیا جاتا، بلکہ ایک کنارے سے چلتے ہوئے سرچشمہ تک اور دوسرے کنارے سے واپس آیا جاتا ہے۔

اس یاترا کی مدت کئی مہینوں بلکہ بعض اوقات ایک سے دو سال یا اس سے بھی زیادہ ہوسکتی ہے۔ شاستری روایت میں اسے آتما شُدھی، پاپ کشے اور موکش سادھنا کا ذریعہ مانا گیا ہے، اسی لیے اسے عام یاترا نہیں بلکہ پَرب-کال میں انجام دی جانے والی مہاسادھنا کہا جاتا ہے۔ (ماتسیہ پران نرمدامہاتمیا/ پدم پران سورگ کھنڈ نرمدا پریکرمہ ودھی)

नर्मदाया परिक्रमा ये कुर्वन्ति श्रद्धयान्विताः।

तेषां सर्वाणि पापानि नश्यन्ति नात्र संशयः॥

مفہوم: جولوگ عقیدت کے ساتھ نرمدا کی پریکرمہ کرتے ہیں، ان کے سب گناہ نَشٹ ہوجاتے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں۔

(اسکنڈ پران ریوا کھنڈ، ادھیائے 2، شلوک 10-12)

گنگا دسہرہ (गंगा दशहरा)

گنگا دسہرہ ہندودھرم میں بنیادی طور پر ایک تِتھی پَرب ہے، جو جیشٹھ شُکل دشمی کو گنگا دیوی کے اوتارن (زمین پر نزول) کی یاد میں منایا جاتا ہے، لیکن عملی روایت میں اس کا ایک مضبوط یاترا اور میلہ پہلو بھی ہے۔ اس دن لاکھوں عقیدت مند گنگا ندی کے کنارے

واقع تیرتھ استھانوں جیسے ہریدوار، پریاگ راج اور کاشی میں جمع ہو کر اسنان، دان، جاپ اور گنگا پوجا کرتے ہیں۔ چونکہ اس دن کیا گیا گنگا اسنان شاستروں میں دس طرح کے پاپوں کے نشٹ ہونے کا سبب بتایا گیا ہے، اس لیے یہ محض گھریلو تیوہار نہیں رہتا بلکہ ایک پَرب-کال میں ہونے والی دھارمک یاترا اور اجتماع کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اس اعتبار سے گنگا دسہرہ خود پَرب ہے، جبکہ اس سے جڑا ہوا میلہ اور سفر اس کا یاترا پہلو ہے۔

(اسکنڈ پران کاشی کھنڈ گنگا دسہرہ استوتر مہاتمیا / پدم پران اتر کھنڈ)

दशपापहरा गङ्गा दशमीति ततः स्मृता।

ترجمہ: دس قسم کے گناہوں (پاپوں) کو ہرنے (مٹانے) کی وجہ سے ہی گنگا کو دشمی (اور اس تہوار کو گنگا دسہرہ) کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔

(اسکنڈ پران، کاشی کھنڈ گنگا دسہرہ استوتر مہاتمیا / بھوشیہ پران)

کانور یاترا (कांवड़ यात्रा)

کانور یاترا ہندو دھرم کی ایک معروف ورت-پَرب-کالین دھارمک یاترا ہے جو عموماً شراون ماس میں انجام دی جاتی ہے۔ اس یاترا میں شِو بھکت مقدس ندیوں بِالخصوص گنگا ندی سے جل لا کر اسے اپنے علاقے کے شِو لِنگ پر جل ابھیشیک کے طور پر چڑھاتے ہیں۔ کانور یاترا خود کوئی مستقل تِتھی یا تیوہار نہیں، بلکہ شراون کے مقدس پَرب-کال میں کی جانے والی تپسیا، ورت اور یاترا کا مجموعہ ہے۔

● شاستری روایت میں شراون ماس کو شیو بھکتی کا خاص زمانہ مانا گیا ہے، اسی لیے اس مدت میں کیا گیا جل ابھیشیک اور ورت عام دنوں کے مقابلے زیادہ پُنّیہ بخش سمجھا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے کانور یاترا ایک پَرب نہیں بلکہ پَرب-کال سے وابستہ دھارمک عمل ہے، جس کا مرکز شِو پوجا اور ضبطِ نفس ہے۔

श्रावणे मासि देवेशं गङ्गाजलाभिषेचयेत्।

सर्वपापविनिर्मुक्तो शिवलोकं स गच्छति॥

مفہوم: جو شراون کے مہینے میں گنگا جل سے شیو کا ابھیشیک کرتا ہے، وہ سب گناہوں سے پاک ہو کر شیولوک کو پاتا ہے۔ (اسکنڈ پران، ناگر کھنڈ، ادھیائے 239، شلوک 6-7)

کانوریاترا کا مقاصد

کانوریاترا کا بنیادی مقصد بھگوان شِو کی بھکتی، آتما شُدھی اور پاپ کشے ہے۔ شراون ماس میں شِو کو گنگا جل ارپن کرنا شاستروں میں خاص پُنّیہ دایہ مانا گیا ہے، اسی لیے شِو بھکت پیدل یاترا کر کے مقدس ندیوں بی خصوصاً گنگا ندی بی سے جل لا کر اپنے علاقے کے شِو لِنگ پر چڑھاتے ہیں۔ یہ یاترا ورت، نیَم، تپسیا اور سَہنشیلتا کی عملی شکل ہے، جس میں بھکت سادہ آہار، برہماچریہ، اہنسا اور شُدھ آچرن کی پابندی کرتا ہے۔ پرانک روایت کے مطابق شراون ماس میں کیا گیا شِو ابھیشیک عام دنوں کے مقابلے کئی گنا زیادہ پُنّیہ دیتا ہے اور شِو کرپا کا سبب بنتا ہے۔

پوجا کا طریقہ

کانوریاترا میں بھکت سب سے پہلے شراون ماس کے آغاز پر ورت اور سنکلپ لیتا ہے، پھر مقدس گھاٹ پر اسنان کر کے گنگا جل بھرتا ہے اور اسے کانور میں رکھ کر شِو منتر ''ॐ नमः शिवाय'' یا ''بم بم بھولے'' کا جاپ کرتے ہوئے پیدل سفر کرتا ہے۔ یاترا کے دوران جل کو زمین پر نہ رکھنے، شُدھتا برقرار رکھنے اور اصولوں کی پابندی کی جاتی ہے۔ منزل پر پہنچ کر شِو مندر میں شِو لِنگ کو پہلے جل سے شُدھ کیا جاتا ہے، پھر گنگا جل سے ابھیشیک، بیل پتر، دھتورہ، پھول اور دیپ ارپن کیے جاتے ہیں۔

गङ्गाजलं समादाय यस्तु लिङ्गं प्रपूजयेत्।
सर्वान्कामानवाप्नोति स सायुज्यं च गच्छति॥

مفہوم: جو شخص گنگا جل لا کر شِو لِنگ کی پوجا (ابھیشیک) کرتا ہے، اس کی تمام خواہشات پوری ہوتی ہیں اور وہ شِو کے ساتھ یکتا (ساوجیہ موکش) حاصل کرتا ہے۔ (اسکنڈ پران، کاشی کھنڈ (پورواردھ)، ادھیائے 31، شلوک 86)

اصول: شاستروں کا کہنا ہے کہ جو شخص اپنے گھر سے کسی تیرتھ یا ندی کی طرف

پیدل سفر کرتا ہے، وہ اپنے ہر قدم پر ایک 'اشومیدھ یگیہ' کا پُنّیہ حاصل کرتا ہے۔

● آخر میں آرتی اور پرساد تقسیم ہوتا ہے۔ شاستروں، خصوصاً اسکنڈ پران (کاشی کھنڈ و پربھاس کھنڈ) میں شراون ماس کے دوران گنگا جل سے کیے جانے والے اس ابھیشیک کو سب سے اعلیٰ پوجا مانا گیا ہے، جو بھکت کے تمام پاپوں کو دور کر کے اسے روحانی بل اور موکش عطا کرتی ہے۔ (اسکنڈ پران، پربھاس کھنڈ، شراون ماس مہاتمیہ (ادھیائے 1، شلوک 36-38)

● کانور یاترا عام طور پر مقدس ندیوں کے گھاٹ سے شروع ہو کر شِو دھام/ شِو لِنگ تک مکمل کی جاتی ہے۔ اس کا کوئی ایک ہی راستہ مقرر نہیں، بلکہ یاتری اپنی سہولت، روایت اور منّت کے مطابق مختلف راستے اختیار کرتے ہیں۔ ذیل میں اہم اور مستند راستے درج ہیں:

کانور یاترا (کہاں سے کہاں تک)

۱۔ **سلطان گنج -- بیدیاناتھ دھام (دیوگھر):** سلطان گنج (بہار) میں گنگا کا جل لے کر جھارکھنڈ کے دیوگھر میں بیدیاناتھ جیوتر لِنگ پر ابھیشیک کیا جاتا ہے؛ یہ ملک کی سب سے طویل، قدیم اور مشہور کانور یاترا ہے۔

۲۔ **پریاگ راج -- کاشی وشوناتھ:** سنگم (پریاگ راج) سے مقدس جل لے کر پیدل کاشی وشوناتھ (وارانسی) پر ابھیشیک کیا جاتا ہے؛ یہ اتر پردیش کی سب سے بڑی کانور یاترا ہے۔

۳۔ **ہریدوار -- مغربی یوپی، دہلی اور ہریانہ کے مندر:** ہریدوار سے گنگا جل لے کر یاتری پیدل اپنے اپنے شہروں، گاؤں یا علاقائی تاریخی مندروں (جیسے پورا مہادیو) میں جا کر شراون کی چاتُردشی پر جل چڑھاتے ہیں۔

۴۔ **گڑھ مکتیشور -- قریبی اضلاع کے شِو مندر:** مغربی اتر پردیش کے یاتری گڑھ گنگا سے جل اٹھا کر میرٹھ، مراد آباد اور آس پاس کے شِو مندروں میں ابھیشیک کرتے ہیں۔

۵۔ **ایودھیا، سَریو ندی (सरयू नदी) -- لودھیشور مہادیو (بارہ بنکی):** اودھ ریجن کے

بھکت سریو ندی سے جل لے کر بارہ بنکی کے مشہور لودھیشور مہادیو مندر تک پیدل کانور یاترا کرتے ہیں۔

۶۔**شپرا ندی-- مہا کالیشور (اُجّین):** مدھیہ پردیش میں بھکت شپرا ندی سے جل لے کر اُجّین کے مہا کالیشور جیوتر لنگ پر جل ابھیشیک کرتے ہیں۔

۷۔**گنگوتری --کیدارناتھ:** گنگا کے منبع (گنگوتری) سے جل لے کر بابا کیدارناتھ میں ابھیشیک؛ یہ زیادہ تر سخت ورت اور تپسیا کرنے والے سادھو اختیار کرتے ہیں۔

کانور یاترا کا طریقہ

کانور یاترا بنیادی طور پر پیدل انجام دی جاتی ہے، کیونکہ شاستری روایت اور سناتن دھرم میں کسی بھی مذہبی یاترا کو تپسیا، زہد اور ضبطِ نفس کا عملی مظہر مانا گیا ہے۔اس تپسیا کی سختی اور بھکتوں کے عزم کے لحاظ سے کانور یاترا کی مختلف صورتیں مروّج ہیں، جن کا شاستری اور روایتی پس منظر درج ذیل ہے:

۱۔عام یا پیدل کانور (پد یاترا)

یہ کانور یاترا کی سب سے عام اور روایتی شکل ہے۔اس میں یاتری شراون ماس کے مقدس ایام میں کسی پوتر ندی بالخصوص گنگاجی سے جل بھر کر کانور (بہنگی) میں رکھتا ہے اور شِو منتر (ॐ नमः शिवाय) کے مسلسل جپ، سخت نیموں (جیسے زمین پر سونا، برہماچاریہ کا پالن اور طہارت) کے ساتھ پیدل سفر کرتا ہے۔شاستروں (جیسے پدم پران) کے مطابق، تیرتھ کے لیے پیدل چلنے کا ہر ایک قدم اشومیدھ یگیہ کے برابر پُنّیہ بخشتا ہے۔

۲۔کھڑی کانور (اکھنڈ سادھنا)

یہ سادھنا کی ایک انتہائی کٹھن شکل ہے جس میں یاتری کا عزم اور تپسیا عروج پر ہوتی ہے۔اس کا سب سے سخت نیَم یہ ہے کہ سفر کے آغاز سے لے کر جل ابھیشیک تک

کانور کو کبھی زمین پر نہیں رکھا جاتا۔

جب ایک یاتری آرام، سنان یا بھوجن کرتا ہے، تو دوسرا یاتری اس کانور کو اپنے کاندھے پر سنبھالتا ہے، یا اسے کسی درخت کی شاخ یا مخصوص اسٹینڈ پر لٹکایا جاتا ہے۔ اگر کانور غلطی سے بھی زمین کو چھو جائے، تو یاترا اکھنڈت (ٹوٹ) ہو جاتی ہے اور یاتری کو دوبارہ ندی پر جا کر جل بھرنا پڑتا ہے۔

۳۔ ڈاک کانور (سنکلپ اور رفتار)

ڈاک کانور کا تصور عزمِ مصمم اور شدّتِ بھکتی کی ایک منفرد علامت ہے۔ اس میں یاتری گنگا جل لینے کے بعد شِو دھام تک کا سفر بغیر رکے، لگاتار دوڑتے یا تیز چلتے ہوئے طے کرتے ہیں۔

اس یاترا میں وقت کی ایک سخت حد (سنکلپ) ہوتی ہے کہ اتنے گھنٹوں کے اندر جل چڑھانا ہے۔

اس میں عام طور پر بھکتوں کا ایک گروپ شامل ہوتا ہے جو باری باری (رِلے ریس کی طرح) جل لے کر دوڑتے ہیں اور گاڑیوں کے قافلے کے ساتھ شِو لِنگ کی طرف بڑھتے ہیں۔ جب تک جل ابھیشیک نہ ہو جائے، یاتری نہ تو رکتا ہے اور نہ ہی رفع حاجت یا طویل آرام کرتا ہے۔

شاستری نقطۂ نظر:

اسکنڈ پران کے مطابق، شراون کے مہینے میں بھگوان شِو کائنات کو اپنی کرپا سے نوازتے ہیں، اور اس مدت میں اپنی جسمانی راحتوں کو تیاگ کر (چھوڑ کر) دور دراز سے لائے گئے گنگا جل سے جو ابھیشیک کیا جاتا ہے، وہ انسان کے تمام پاپوں کا ناش کر کے اسے شِو لوک (موکش) عطا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس یاترا میں پیدل چلنے اور تکلیف اٹھانے کو ہی سب سے افضل مانا گیا ہے۔

چار دھام یاترا(चार धाम यात्रा)

چار دھام یاترا ہندو دھرم کی ایک نہایت مقدس اور قدیم پَرب-کالین دھارمک یاترا ہے، جس میں عقیدت ان مقدس مقامات کی یاترا کرتے ہیں۔ چار دھام ہندو دھرم کے مطابق چار مقدس ترین یاترا مقامات ہیں جنہیں ''موکش یاترا'' بھی کہا جاتا ہے، یعنی ایسی یاترا جو روحانی نجات اور پاپوں کے مٹنے کا سبب سمجھی جاتی ہے۔

ان مقامات کا ذکر مختلف دھارمک گرنتھوں اور پرانوں میں ملتا ہے، اور ہندو عقیدے کے مطابق ہر انسان کو زندگی میں کم از کم ایک بار ان کی یاترا ضرور کرنی چاہیے۔ یہ یاترا اتر سے جنوب اور مشرق سے مغرب تک ملک کا احاطہ کرتی ہے۔

کئی ہندو دھارمک گرنتھوں میں اسے پوِتر ترین تیرتھ یاترا کہا گیا ہے۔ اس یاترا کو مکمل کرنا سناتن دھرم کا اہم دھارمک سنکلپ سمجھا جاتا ہے اور یہ عقیدہ ہے کہ ان کی یاترا سے انسان کے پاپوں کا کشے اور آتما کی شُدھی ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے چار دھام یاترا کو پَرب نہیں بلکہ پَرب-کال میں انجام دی جانے والی مہا یاترا قرار دیا جاتا ہے۔

चतुर्णामपि धाम्नां तु कृत्वा यात्रां प्रयत्नतः।

सर्वपापविनिर्मुक्तो जीवनमुक्तो भवेन्नरः॥

ترجمہ: جو انسان کوشش کر کے (اپنی زندگی میں) ان چاروں دھاموں کی یاترا (زیارت) مکمل کر لیتا ہے، وہ تمام گناہوں (پاپوں) سے مکمل طور پر پاک ہو جاتا ہے اور اسی زندگی میں موکش (نجات/ رِہائی) کا اہل بن جاتا ہے۔

(اسکند پران، ویشنو کھنڈ (مختلف ادھیائے، تیرتھ پھل شروتی)

बदरिकाश्रमं गत्वा सर्वपापैः प्रमुच्यते।

مفہوم: جو بدریکاشرم (بدری ناتھ) کی یاترا کرتا ہے وہ تمام گناہوں سے آزاد ہو جاتا ہے۔ (اسکنڈ پران بدریکاشرم مہاتمیہ، ادھیائے 4، شلوک 18)

●ہندو دھرم میں چار دھام سے مراد وہ چار اہم ترین تیرتھ (مقدس یاترا مقامات) ہیں جنہیں روحانی طور پر سب سے بلند مقام حاصل ہے۔ یہ مقامات بھارت کے چاروں کونوں میں واقع ہیں اور ہندو عقیدے کے مطابق یہاں یاترا کرنے سے موکش (نجات)، پاپوں کا ناش اور روحانی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ ان چاروں مقامات کو بھگوان آدی شنکر آچاریہ نے سناتن دھرم کے بنیادی روحانی مراکز کے طور پر متعین کیا تھا۔

● مستند ہندو دھرم کے گرنتھ میں چار دھام (Char Dham) کا براہِ راست کوئی شلوک (سنسکرت میں حکم) نہیں ملتا جس میں لفظ بہ لفظ چار دھام کا ذکر ہو۔ البتہ پرانوں اور دھارمک متون میں یاترا/تیرتھوں کا ذکر ملتا ہے اور چاروں اہم یاترا مقامات کی عقیدت کا تصور موجود ہے۔ روایتی طور پر چار دھام بدری ناتھ، دوارکا، جگنناتھ۔پوری اور رامیشورم کو سنتان دھرم میں سب سے مقدس ریاستی تیرتھ (pilgrimage) مانا جاتا ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ ترتیب کشاندگی (tradition) اور آدی شنکر آچاریہ کی تعلیمات سے بعد میں کی گئی ہے۔

● پرانوں، جیسے اسکند پران، وشنو پران، مہا بھارت وغیرہ میں تیرتھ یاترا اور سنتان دھرم میں یاتریوں کا مفہوم بیان ہوتا ہے، جس میں یاترا کو پاکیزگی اور گناہوں سے آزادی کے راستے کے طور پر دیکھا گیا ہے۔ چار دھام کا تصور ہندو دھرم میں بہت مقدس مانا جاتا ہے اور یہ روایات، پرانوں، یاترا ادب اور مذہبی عقیدے پر مبنی ہے، مگر کوئی خاص شلوک جو لفظ بہ لفظ چار دھام کی یاترا کا حکم دے، اصل سنسکرت متون میں موجود نہیں ہے۔

چار دھام کی اقسام

ہندو دھرم میں چار دھام (چار مقدس مقامات) کے دو الگ الگ تصورات موجود ہیں، جنہیں جغرافیائی وسعت اور شاستری روایت کے لحاظ سے دو بڑی اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

ا۔ بڑے چار دھام (مہا چار دھام): بدری ناتھ (شمال)، دوارکا (مغرب)، جگن ناتھ پوری (مشرق) اور رامیشورم (جنوب)۔

۲۔ چھوٹے چار دھام: بدری ناتھ، کیدار ناتھ، گنگوتری اور یمنوتری۔

چار دھام یاترا کی مذہبی حیثیت

چار دھام کی یاترا ہندو دھرم میں نہایت مقدس اور بابرکت فریضہ تصور کی جاتی ہے۔ عقیدے کے مطابق یہ سفر انسان کو موکش یعنی روحانی نجات کا راستہ فراہم کرتا ہے اور اس کے کرم بندھنوں یعنی پچھلے اعمال کے بوجھ کو کم کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ یہ چاروں مقدس مقامات ملک کے چار مختلف کونوں میں واقع ہیں، جو پورے بھارت کی روحانی وحدت اور تقدس کی علامت سمجھے جاتے ہیں۔ اس یاترا میں جہاں وشنو کی الوہی جلوہ گری نظر آتی ہے وہیں شیو کی عقیدت اور پرستش کا رنگ بھی شامل ہے، اس لیے یہ صرف ایک مذہبی سفر نہیں بلکہ تمام دیوی دیوتاؤں کی یکجائی، روحانی پاکیزگی اور عقیدت مندی کا حسین امتزاج ہے۔

ہندو دھرم کے چار بڑے دھام (धाम)

آدی شنکراچاریہ نے 8ویں صدی میں ہندوستان کی چار سمتوں میں جو اصل چار دھام قائم کیے تھے، وہ یہ ہیں: بدری ناتھ (شمال)، دوارکا (مغرب)، جگن ناتھ پوری (مشرق) اور رامیشورم (جنوب)۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ بدری ناتھ دھام (बद्रीनाथ धाम)

یہ مقام ہمالیہ کی وادی میں واقعہ ہے جہاں دیوتا بدری نارائن (وشنو) کی پوجا کو اہمیت دی جاتی ہے۔ روایت کے مطابق، وشنو نے یہاں تپسیا (ریاضت) کی تھی۔

بدری ناتھ دھام چار دھام میں سب سے اہم اور مقدس مقام مانا جاتا ہے، جو ہمالیہ کی برف پوش وادیوں کے درمیان واقع ہے۔ یہاں کا مرکزی مندر بدری نارائن کو منسوب ہے جو بھگوان وشنو کا ایک روپ ہے۔ روایت کے مطابق، وشنو نے اسی مقام پر سخت تپسیا (ریاضت) کی تھی، جس کی وجہ سے یہ جگہ سناتن دھرم کے پیروکاروں کے

نزدیک غیر معمولی روحانی حیثیت رکھتی ہے۔سرد پہاڑوں، ماحولیاتی تقدس اور عبادت گزار فضاء کی وجہ سے بدری ناتھ کو موکش کا دروازہ بھی کہا جاتا ہے اور عقیدت مندوں کے مطابق یہاں حاضری انسان کی زندگی میں روحانی سکون، پاکیزگی اور الوہی قربت کا باعث بنتی ہے۔

(اسکند پران (स्कन्द पुराण)، ویشنو کھنڈ (वैष्णव खण्ड)، بدریکاشرم مہاتمیہ (बदरिकाश्रम माहात्म्य)، گیتا پریس، گورکھپور)

یاترا کا مقصد

بدری ناتھ دھام کی یاترا عام طور پر مئی سے نومبر کے دوران کی جاتی ہے، جب موسم نسبتاً خوشگوار ہوتا ہے اور ہمالیہ کی برف پگھل کر راستے کھل جاتے ہیں۔سردیوں میں شدید برف باری کی وجہ سے راستے بند ہو جاتے ہیں،اس لیے یاتری اسی موسم میں آتے ہیں جب گنگا کا پانی رواں ہوتا ہے اور پہاڑی راستوں پر چلنا محفوظ رہتا ہے۔ بہت سے عقیدتمند بھگوان بدری نارائن کی پوجا،مندر میں آرتی،اور گنگا میں ڈوبک لگانے کے لیے اسی موسم میں آتے ہیں تا کہ اپنے زندگی کے گناہوں سے نجات اور روحانی پاکیزگی حاصل ہو سکے۔

یاترا کے دوران،سب سے پہلے مندر میں دیوتا بدری نارائن کی پوجا کی جاتی ہے، پھر عقیدتمند آرتی،بھجن اور منتر پڑھتے ہیں۔ یاتری گنگا کے کنارے کھڑے ہو کر پانی میں ڈوبک دیتے ہیں، جو روحانی صفائی اور پاکیزگی کی علامت سمجھی جاتی ہے۔کچھ لوگ تپسیا کی جگہ پر جا کر دھیان اور سچیتا (Meditation) کرتے ہیں تا کہ اپنی اندرونی روحانی طاقت کو مضبوط کریں۔اس یاترا کا مقصد نہ صرف جسمانی سفر ہے بلکہ دل و جان کی پاکیزگی،بھکتی، اور موکش کی خواہش ہے جو ہر ہندو عقیدتمند کی زندگی کا اہم ہدف مانا جاتا ہے۔

۲۔جگن ناتھ پوری (जगन्नाथ पुरी)

جگن ناتھ پوری ہندو دھرم کے چار مقدس دھاموں میں سے ایک ہے، جو اڑیسہ میں بحرِ بنگال کے ساحل پر واقع ہے اور اپنی روحانی عظمت و تقدس کی وجہ سے پوری دنیا میں مشہور

ہے۔ یہاں کا مرکزی مندر بھگوان جگن ناتھ کو منسوب ہے، جن کے ساتھ بل بھدر (بھگوان کرشن کے بڑے بھائی) اور سبھدرا (کرشن کی بہن) کی مورتیوں کی بھی پوجا کی جاتی ہے۔

اس مقام کی شہرت کا سب سے بڑا سبب یہاں کا عظیم الشان تہوار رتھ یاترا ہے، جس میں تینوں دیوتاؤں کو بھاری رتھوں پر سوار کر کے جلوس کی صورت میں شہر کے مختلف راستوں سے گزارا جاتا ہے۔ یہ تہوار لاکھوں عقیدت مندوں اور زائرین کو اپنی طرف کھینچتا ہے، جو اس عقیدے کے ساتھ یہاں حاضری دیتے ہیں کہ جگن ناتھ پوری کی زیارت سے زندگی میں روحانی سکون، برکت اور نجات کی راہیں ہموار ہوتی ہیں۔

(اسکند پران (स्कन्द पुराण)، اُتکل کھنڈ (उत्कल खण्ड)، گیتا پریس، گورکھپور)

یاترا کا مقصد

جگن ناتھ پوری کی یاترا سال کے کسی بھی وقت کی جاسکتی ہے، کیونکہ یہ مندر عام طور پر پورا سال کھلا رہتا ہے، مگر سب سے زیادہ زائرین جون سے جولائی کے دوران جاتے ہیں جب یہاں کا مشہور تہوار رتھ یاترا منایا جاتا ہے۔ اس موسم میں لاکھوں عقیدت مند سمندر کنارے واقع شہر پوری پہنچ کر مندر کی زیارت کرتے ہیں اور رتھ یاترا کی جھلک دیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ عام دنوں میں بھی یاتری بھگوان جگن ناتھ کے دربار میں حاضر ہو کر پوجا اور درشن کرتے ہیں، جبکہ تہوار کے ایام میں عقیدت و جوش اپنے عروج پر ہوتا ہے اور ہر طرف مذہبی فضا قائم ہو جاتی ہے۔

یاترا میں آنے والے عقیدت مند سب سے پہلے جگن ناتھ جی کے درشن کرتے ہیں، پھر مندر میں ہونے والی آرتی، بھجن اور پوجا میں شرکت کرتے ہیں۔ بہت سے لوگ پانچ تیرتھی یاترا کے تحت پوری کے مختلف مقدس مقامات کا چکر لگاتے ہیں، جبکہ رتھ یاترا کے دوران تینوں دیوتاؤں جگن ناتھ، بل بھدرا اور سبھدرا کے رتھ کھینچنے کو بہت بڑا دھارمک کرم سمجھا جاتا ہے، اور عقیدت مند مانتے ہیں کہ رتھ کی رسی کو ہاتھ لگانا بھی نجات اور برکت

کا سبب بنتا ہے۔ یاترا کے دوران سمندر کنارے جا کر دھیان، بھجن اور چڑھاوا چڑھانا بھی عام روایت ہے، جسے روحانی سکون اور پاکیزگی کا ذریعہ تصور کیا جاتا ہے۔

۳۔ دوارکا دھام (द्वारका धाम)

دوارکا دھام چار دھام میں سے ایک نہایت محترم مقام ہے، جو گجرات کے ساحلی شہر دوارکا میں واقع ہے اور ہندو اساطیر کے مطابق اسے شری کرشن کی راج دھانی مانا جاتا ہے۔ یہ شہر کرشن بھگتوں کے نزدیک بے حد مقدس ہے اور اسے کرشن کی نگری یعنی وہ شہر کہا جاتا ہے جہاں شری کرشن نے اپنی حکومت قائم کی اور اپنی زندگی کے اہم ادوار گزارے۔

دوارکا کے مندر، ساحلی فضا اور تاریخی مقامات آج بھی کرشن کی حیات اور ان کے الوہی کردار کی یاد دلاتے ہیں، اسی لیے عقیدت مند یہاں آ کر نہ صرف زیارت کرتے ہیں بلکہ روحانی وابستگی، بھکتی اور نجات کی امید کے ساتھ عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔

(اسکند پران (स्कन्द पुराण)، پربھاس کھنڈ (प्रभास खण्ड)، دوارکا مہاتمیہ (द्वारका माहात्म्य)، گیتا پریس، گورکھپور)

یاترا کا مقصد

دوارکا دھام کی یاترا پورے سال کی جا سکتی ہے، کیونکہ یہاں کا مندر عام طور پر ہر موسم میں کھلا رہتا ہے۔ تاہم سب سے زیادہ زائرین جنوری سے مارچ اور اکتوبر سے دسمبر کے دوران جاتے ہیں، جب موسم خوشگوار ہوتا ہے اور ساحلی ہوا کے ساتھ عبادات کی فضا مزید روحانی محسوس ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ جنم اشٹمی اور دیگر کرشن تہواروں کے موقع پر دوارکا میں یاتریوں کی بڑی تعداد جمع ہوتی ہے، کیونکہ ان ایام میں مندر میں خصوصی پوجا، بھجن اور آرتی کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ بہت سے عقیدت مند یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ کرشن کی نگری کی زیارت ان کی زندگی میں روحانی کامیابی اور دل کی سکون کا ذریعہ بنتی ہے۔

دوارکا دھام میں یاترا کے دوران زائرین سب سے پہلے دوارکا دھیش مندر میں

شری کرشن کے درشن کرتے ہیں اور پھر پوجا، آرتی اور بھجن میں شامل ہوتے ہیں۔ بہت سے یاتری گومتی گھاٹ پر جا کر غسل کرتے ہیں، جسے روحانی صفائی اور پاپوں سے نجات کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ کچھ لوگ اسی یاترا میں بیٹ دوارکا بھی جاتے ہیں، جسے کرشن کی نگری کی ایک اور اہم جگہ مانا جاتا ہے اور وہاں خصوصی پوجا کی جاتی ہے۔ یاتری مندر کے پجاریوں سے آشیرواد لیتے ہیں، پرساد چڑھاتے ہیں اور کرشن کی بھکتی میں وقت گزارتے ہیں، تاکہ وہ اپنی زندگی میں الوہی رحمت اور موکش کی راہ حاصل کر سکیں۔

۴۔ رامیشورم (रामेश्वरम् धाम)

رامیشورم دھام چار دھام کا چوتھا اور نہایت مقدس مقام ہے، جو جنوبی ہند کے تمل ناڈو میں واقع ہے اور سمندر کنارے اپنی روحانی فضا اور تاریخی اہمیت کی وجہ سے مشہور ہے۔ ہندو روایات کے مطابق، بھگوان رام چندر جی نے لنکا پر حملے سے قبل یہاں ایک شیوا لنگ کی پوجا کی تھی تاکہ کامیابی اور آشیرواد حاصل ہو، اسی لیے یہ جگہ شیو اور وشنو کی یکجائی کا الوہی نشان سمجھی جاتی ہے۔ اس مقدس تعلق کی وجہ سے یہ مقام سناتن دھرم کے ماننے والوں کے لیے خاص اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ یہاں ایک ہی مقام پر دو بڑے دھارمک نظریات یعنی شیو بھکتی اور وشنو بھکتی کا حسین امتزاج نظر آتا ہے، جو یاتریوں کو روحانی سکون اور عقیدت کا گہرا احساس عطا کرتا ہے۔

(شیو پران (शिव पुराण)، کوٹیرودر سنہتا (कोटिरुद्र संहिता)، جیوترلنگوں کے بیان سے متعلق ابواب، گیتا پریس، گورکھپور)

یاترا کا مقصد

رامیشورم دھام کی یاترا سال کے کسی بھی موسم میں کی جا سکتی ہے کیونکہ یہاں کا مندر پورا سال کھلا رہتا ہے، لیکن سب سے مناسب وقت اکتوبر سے اپریل تک سمجھا جاتا ہے، جب موسم نسبتاً معتدل اور عبادت کے لیے موزوں ہوتا ہے۔ گرمیوں میں یہاں کا

موسم کافی سخت ہوسکتا ہے، اس لیے زیادہ تر یاتری سردیوں یا بہار کے موسم کو ترجیح دیتے ہیں۔تہواروں کے ایاّم، جیسے شیوراتری، دیوالی اور رام نومی کے موقع پر یہاں بڑی تعداد میں زائرین آتے ہیں، کیونکہ ان دنوں خصوصی پوجا اور دھارمک رسومات منائی جاتی ہیں جس سے اس مقام کی روحانیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

رامیشورم کی یاترا میں آنے والے عقیدت مند سب سے پہلے رام ناتھ سوامی مندر میں شیولنگ کی پوجا اور درشن کرتے ہیں، پھر مندر کے اندر قائم ۲۲ مقدس کنڈوں (تالابوں) کے پانی سے غسل کرتے ہیں، جسے روحانی پاکیزگی اور پاپوں سے نجات کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔اس کے بعد یاتری سمندر کے کنارے داھنوشکویری ساحل پر جاتے ہیں جہاں شری رام نے لنکا کی طرف جانے کے لیے پُل (رام سیتو) بنانے کی تیاری کی تھی۔زائرین یہاں بیٹھ کر دھیان، بھجن، آرتی اور منتر جپ کرتے ہیں اور بعض عقیدت مند شیوا اور وشنو دونوں کے نام سے پوجا کر کے اس مقدس مقام کی منفرد روحانی یکجائی کا اظہار کرتے ہیں، جسے نجات اور الوہی رحمت کے حصول کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔

چار دھام کی خصوصیات

چار دھام کی یاترا کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ یہ بھارت کے چاروں جغرافیائی سمتوں کا احاطہ کرتی ہے شمال میں بدری ناتھ جنوب میں رامیشورم مشرق میں جگن ناتھ پوری اور مغرب میں دوارکا دھام۔ یہ ترتیب سناتن دھرم کے مطابق نہ صرف ایک جسمانی سفر ہے بلکہ پورے ہندوستان کی روحانی وحدت کا استعارہ بھی سمجھی جاتی ہے۔کئی ہندو دھارمک روایات اور پرانوں میں اسے پوتر ترین تیرتھ یاترا قرار دیا گیا ہے اور اسے مکمل کرنا ایک ایسا دھارمک سنکلپ سمجھا جاتا ہے جو بھکتی، شردھا اور آستھا کی انتہا تصور کیا جاتا ہے۔ یہ یاترا انسان کو صرف ایک مقام سے دوسرے مقام تک نہیں لے جاتی بلکہ اسے ساہس، صبر اور روحانیت کے تجربے سے گزارتی ہے، جسے عقیدت مندوں کے مطابق

موکش کی جانب قدم کہا جا سکتا ہے۔

اسی طرح چار دھام کی یاترا کو شیو اور وشنو کے عقیدوں کے حسین امتزاج کی علامت بھی سمجھا جاتا ہے، کیونکہ ان مقامات پر دونوں کی الوہیت کا اظہار ملتا ہے۔ یہ یاترا تیاغ، سادھنا، تزکیۂ نفس اور پاپوں کے پشچا تاپ (تلافیٔ گناہ) کے جذبات سے لبریز ہوتی ہے، اور یاتری اس دوران منتر جپ، آرتی، پوجا، چڑھاوا، مراقبہ اور مذہبی رسومات کے ذریعے روحانی سکون حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

صدیوں سے یہ یاترا ہندو سماج میں اس بات کی علامت رہی ہے کہ بھگوان تک پہنچنے کا راستہ پوری زندگی کو ایک سفر سمجھ کر جینے میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چار دھام کو اکثر آتما کی پرکھ، من کی صفائی اور بھکتی کا انتساب کہا جاتا ہے، اور اسے روحانی ارتقاء کی شاہراہ قرار دیا جاتا ہے۔

چھوٹے چار دھام (ہمالیائی چار دھام)

یہ چاروں مقدس مقامات اتراکھنڈ کے ہمالیائی خطے (گڑھوال ریجن) میں واقع ہیں۔ جغرافیائی طور پر یہ ایک ہی ریاست میں ہیں، لیکن اپنی بے پناہ مذہبی اہمیت کی وجہ سے انہیں ''چھوٹا چار دھام'' یا ''ہمالیائی چار دھام'' کہا جاتا ہے۔ معاصر دور میں یہ یاترا عقیدت مندوں میں سب سے زیادہ مقبول ہے۔

ا۔ یمنوتری دھام (यमुनोत्री धाम)

یہ دھام اتراکھنڈ کے ضلع اترکاشی میں ہمالیہ کے آنچل میں واقع ہے اور اسے مقدس ندی یمنا کا منبع مانا جاتا ہے۔ یہاں دیوی یمنا کے کالے سنگِ مرمر کے وِگرہ (مورتی) کی پوجا ہوتی ہے۔ روایتی چار دھام یاترا کا باقاعدہ آغاز اسی مقام سے ہوتا ہے، اور یہاں کے گرم پانی کے قدرتی چشمے (سوریہ کنڈ) میں چاول پکا کر پرساد کے طور پر چڑھانے کی خاص روایت ہے۔

۲۔ گنگوتری دھام (गंगोत्री धाम)

بھاگیرتھی (گنگا) ندی کے کنارے واقع یہ دھام دیوی گنگا کے دھرتی پر اوترن (نزول) کی تاریخی اور مقدس علامت ہے۔ شاستری روایت کے مطابق، راجا بھاگیرتھ نے اسی مقام پر پتھر پر بیٹھ کر کڑی تپسیا کی تھی جس کے بعد گنگا میا سورگ سے زمین پر آئیں؛ یہاں کا اصل منبع گومکھ یہاں سے کچھ کلومیٹر مزید اونچائی پر واقع ہے۔ ساون اور دسہرے کے دنوں میں یہاں گنگا پوجا کا منظر نہایت عقیدت انگیز ہوتا ہے۔

۳۔ کیدارناتھ دھام (केदारनाथ धाम)

ہمالیہ کے منداکنی ندی کے کنارے اور کیدار پہاڑیوں کے دامن میں واقع یہ دھام بھگوان شِو کے بارہ مقدس جیوترِلنگوں میں سے ایک ہے۔ مہابھارت دور کے پس منظر کے حامل اس تاریخی مندر کے بارے میں عقیدہ ہے کہ اس کی بنیاد پانڈووں نے رکھی تھی، جہاں شِو کے بیل روپی اوتار کے کوہان (پشت) کی پوجا ہوتی ہے۔ یہ دھام اپنی انتہائی اونچائی، برفانی مناظر اور بھکتوں کی کٹھن سادھنا کے لیے پوری دنیا میں مشہور ہے۔

۴۔ بدری ناتھ دھام (बद्रीनाथ धाम)

الکنندا ندی کے کنارے نراین اور نر نامی پہاڑوں کے درمیان واقع یہ دھام بھگوان وشنو (بدری وشال) کا مقدس استھان ہے، جو چھوٹے اور بڑے دونوں چار دھاموں کا آخری و اہم ترین مرکز ہے۔ شاستروں کے مطابق، یہاں بھگوان وشنو نے بیر (بدری) کے جنگل میں بیٹھ کر کڑی تپسیا کی تھی، جس کے دوران دیوی لکشمی نے دھوپ اور بارش سے بچانے کے لیے خود کو بیر کے درخت میں تبدیل کر لیا تھا۔ یہاں شالیگرام پتھر سے بنی بھگوان وشنو کی دھیان مُدرا والی مورتی کے درشن کے لیے لاکھوں بھکت آتے ہیں۔ یہاں بھگوان وشنو کی پوجا ہوتی ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

حصہ چہارم

بھارت ماتا کا تعارف
اور اس کا پس منظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بھارت ماتا (भारत माता) کا تعارف

''بھارت ماتا'' (भारत माता) ہندوستان کو ایک ماں کے روپ میں پیش کرنے کا ایک علامتی اور قوم پرستانہ تصور ہے۔ یہ کوئی تاریخی یا جغرافیائی شخصیت نہیں، بلکہ وطنِ عزیز اور اس کی سرزمین کی ایک ایسی بلیغ تشبیہ ہے جو حبِ وطنی کے جذبات کو مجسم کرتی ہے۔

اس تصور کے تحت ملک کو ایک شفیق اور عظیم ماں کا درجہ دیا گیا ہے، جس کی حفاظت، اس سے سچی محبت، وفاداری اور اس کی خاطر قربانی دینا ہر شہری کا اخلاقی فریضہ مانا جاتا ہے۔

بھارت ماتا کی بصری شبیہات (Iconography) میں عام طور پر انہیں سفید یا زعفرانی ساڑی میں ملبوس دکھایا جاتا ہے۔ ان کے ساتھ شیر (جو طاقت اور شجاعت کی علامت ہے) اور ہاتھ میں قومی پرچم یا کنول کا پھول (جو پاکیزگی اور بیداری کا نشان ہے) نمایاں ہوتے ہیں۔

یہ تمام عناصر مل کر طاقت، تقدس اور قومیت کے گہرے جذبات کی نمائندگی کرتے ہیں۔ مزید برآں، بعض شبیہات کے پس منظر میں ہمالیہ کے بلند و بالا پہاڑ اور ملک کی مقدس ندیاں (جیسے گنگا اور جمنا) بھی دکھائی جاتی ہیں، جو ہندوستان کی جغرافیائی عظمت اور فطری حسن کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

(Sumit Sarkar, Modern India (1885-1947), Macmillan Publishers)

(Sumathi Ramaswamy, The Goddess and the Nation: Mapping Character and Content in Bharat Mata, Oxford University Press)

بھارت ماتا کا تاریخی پس منظر

''بھارت ماتا'' (भारत माता) کا تصور کوئی قدیم مذہبی عقیدہ نہیں بلکہ تاریخی طور پر یہ جدید دور کی پیداوار ہے، جس کی جڑیں انیسویں صدی کے نوآبادیاتی ہندوستان میں ملتی ہیں۔ جب برصغیر برطانوی تسلط کے زیرِ اثر تھا، تو تحریکِ آزادی کے دوران قومی شعور کو بیدار کرنے اور برطانوی سامراج کے خلاف صف آرا ہونے کے لیے ملک کو ماں کے روپ میں پیش کرنے کا نظریہ سامنے آیا۔ اس علامتی و استعاراتی تصور کے ذریعے عوام میں وطن سے گہری جذباتی وابستگی، مقدست کا احساس اور مادرِ وطن کے لیے ایثار و قربانی کا جذبہ پیدا کرنے کی شعوری کوشش کی گئی۔

اس تصور کا ادبی اور سیاسی ظہور سب سے نمایاں طور پر بنگال کے معروف مصنف بنکم چندر چٹوپادھیائے کی تخلیق میں دکھائی دیتا ہے۔ انہوں نے اپنے مشہور سیاسی و تاریخی ناول ''آنند مٹھ'' (1882ء) میں وطن پرستی کے تناظر میں ایک گیت ''وندے ماترم'' تحریر کیا۔ اس گیت میں انہوں نے سرزمینِ وطن کو ایک شفیق ماں اور دیوی شکتیاں رکھنے والی ہستی (مقدس ماں) کے طور پر مجسم کیا۔ یہی وہ نقطہ ہے جہاں سے ''بھارت ماتا'' نے ایک روحانی و قومی علامت کی حیثیت اختیار کی، اور بعد میں یہ نظریہ بنگال کی حدود سے نکل کر پورے برصغیر میں پھیل گیا۔

بھارت ماتا کی پہلی تصویر

بیسویں صدی کے آغاز میں، خصوصاً 1905ء کی تحریکِ ہندِ نژاد (Swadeshi Movement) کے دوران جب آزادی کی جدوجہد مضبوط ہوئی، تو بھارت ماتا کا تصور مزید توانا اور وسیع ہوتا گیا۔ اسی دور میں ابانندر ناتھ ٹیگور (Abanindranath Tagore) نے 1905ء میں بھارت ماتا کی پہلی مشہور انسانی شبیہ (Painting) بنائی، جس میں انہیں چار

ہاتھوں والی ایک پر امن سنیاسن کے روپ میں دکھایا گیا تھا۔

وقت کے ساتھ قومی جلسوں، جلوسوں، حریت پسندانہ ترانوں اور پوسٹروں میں بھارت ماتا کی شبیہات کثرت سے استعمال کی جانے لگیں، جن میں شیر، ترنگا پرچم اور ہمالیہ کا پس منظر شامل ہوتا گیا۔ ہندوستان کے مختلف علاقوں میں یہ علامت طاقت، اتحاد اور مادرِ وطن کی حرمت کا استعارہ بن گئی، اور جدوجہدِ آزادی میں ''بھارت ماتا کی جے'' (भारत माता की जय) جیسے نعرے ایک طاقتور سیاسی وجذباتی محرک بن کر ابھرے۔

مذہبی تصور

وقت گزرنے کے ساتھ بھارت ماتا کا تصور صرف سیاسی تحریکِ آزادی تک محدود نہیں رہا بلکہ اس نے مذہبی اور تہذیبی جہتیں بھی اختیار کر لیں۔ کچھ طبقوں نے اسے خالصتاً ایک غیر مذہبی قومی علامت (Secular National Symbol) کے طور پر قائم رکھا، جبکہ بعض دیگر گروہوں نے اسے ہندو روایات کی دیویوں (جیسے درگا) سے جوڑ کر اسے ایک مقدس اور لائقِ عبادت ہستی کا روپ دے دیا۔

اسی تہذیبی اور مذہبی آمیزش کی بنا پر، آزادی کے بعد اور موجودہ دور میں بھی یہ تصور علمی بحث اور سیاسی تنقید کا موضوع بنا رہتا ہے؛ کیونکہ ہندوستان کے کثیر المذہب معاشرے میں مختلف نظریات اور عقائد کے لوگ اسے اپنے اپنے زاویۂ نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

تاریخی طور پر بھارت ماتا کا تصور ادب سے شروع ہو کر سیاست، قوم پرستی، مذہب اور ثقافت کی مختلف لہروں سے گزرا ہے۔ یہ علامت نہ تو مکمل طور پر خالص مذہبی ہے اور نہ ہی صرف سیاسی، بلکہ یہ دونوں کا ایک پیچیدہ ملاپ ہے۔

(Sumit Sarkar, Modern India (1885-1947), Macmillan Publishers)

(Sumathi Ramaswamy, The Goddess and the Nation: Mapping Character and Content in Bharat Mata, Oxford University Press-2010, 'The definitive study on the visual inconography and history of Bharat Mata')

(Chatterjee, Bankim Chandra. Anandamath-1882)
(Jawaharlal Nehru, The Discovery of India, Chatper 3- The Quest, Section: Bharat Mata)

ثقافتی تصور

بھارت ماتا کا تعلق بنیادی طور پر ہندو مذہبی وثقافتی علامت نگاری سے جڑا ہوا سمجھا جاتا ہے، جہاں سرزمین، فطرت، کھیت، دریاؤں اور قوم کو ماں کے درجہ میں دیکھنے کی روایت قدیم ہندو فکری نظام سے متعلق ہے۔

ہندو مذہبی فکر میں زمین کو اکثر بھومی دیوی (زمین کی دیوی–धरती माता)، وشو ماتا (کائنات کی ماں) اور کائناتی توانائی کی علامت یعنی 'شکتی دیوی' (طاقت کی علامت) کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ اسی تناظر میں بھارت ماتا کا وجود پیدا ہوا، جس میں ہندوستان کو انسانی روپ دے کر اسے دیوی کی خصوصیات کا حامل دکھایا گیا۔

یہی وجہ ہے کہ بیسویں صدی کے آغاز سے اب تک بھارت ماتا کے جتنے بھی پوسٹر، تصاویر اور مجسمے سامنے آئے، ان میں اکثر ان کے سر کے پیچھے ایک نورانی ہالہ (Aura/तेजपुंज)، متعدد بازو، شیر کی سواری (جو شوکت اور فتح کی علامت ہے)، کنول کا پھول (جو پاکیزگی کا مظہر ہے)، اور ہاتھ میں پرچم یا شستر (روایتی ہتھیار) دکھائے جاتے ہیں۔

یہ تمام بصری عناصر براہِ راست ہندومت کی قدیم دیویوں، بالخصوص دیوی درگا اور شکتی پوجا کی اساطیری روایات سے گہری مماثلت رکھتے ہیں، جس نے اس علامتی تصور کو عوامی سطح پر ایک خاص مذہبی وثقافتی تقدس عطا کیا۔

(Sumathi Ramaswamy, The Goddess and the Nation: Mapping Character and Content in Bharat Mata, Oxford University Press-2010, Chapter-2, 'The Sacred Geography of the Mother')
(Romila Thapar, Cultural Pasts: Essays in Early Inidan History, Oxford University Press 2000, Chapter-The Present in the Past)

تحقیقی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ بھارت ماتا کا تصور محض ایک سیاسی استعارے یا جغرافیائی علامت تک محدود نہیں ہے، بلکہ اس میں ہندو دیومالا کی دو اہم شخصیات دورگا ماتا اور گاؤ ماتا کی گہری مذہبی اور ثقافتی مماثلتیں پائی جاتی ہیں۔

بھارت ماتا کو تصویری و تجسمی شکل میں دورگا دیوی کی طرح شیر کی سواری کرتے، متعدد بازوؤں کے ساتھ مختلف ہتھیار تھامے اور شکتی (مقدس طاقت) کے منبع کے طور پر دکھایا جانا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہ علامت قوم پرستی سے بڑھ کر ایک گہرا مذہبی تاثر پیدا کرتی ہے۔

دوسری جانب، ہندو دھرم میں انتہائی مقدس مانی جانے والی گاؤ ماتا (گائے) کی خصوصیات کو بھی بھارت ماتا کے ساتھ جوڑا جاتا ہے، جہاں وہ دھرتی کی زرخیزی، رزق اور برکت کی علامت بنتی ہے۔ یہ تمام علامتی عناصر اس مظہر کی دلیل ہیں کہ ہندوستان میں قوم پرستی کا یہ بیانیہ مذہب اور سیاست کے باہمی ملاپ کا نتیجہ ہے، جس نے حب الوطنی کو ایک خاص مذہبی تقدس کا روپ دے دیا ہے۔

(Sumathi ramaswamy, The Goddess and the Nation: Mapping Mother India, Page 73-85)

اسی لیے بھارت ماتا کو مختلف طبقات مختلف انداز سے سمجھتے ہیں۔ بہت سے ہندو قوم پرست گروہ اسے مقدس ہستی، محافظۂ قوم، اور دیوی کے درجے پر رکھتے ہیں، اور ان کے نزدیک "بھارت ماتا کی جے" محض نعرہ نہیں بلکہ مذہبی احترام کا اظہار ہے۔ اس فکر کے مطابق ملک کو ماں کہنا وطن پرستی نہیں بلکہ عبادت جیسا عمل سمجھا جاتا ہے۔

جبکہ دوسری طرف مسلمانوں، عیسائیوں، سکھوں اور دیگر مذاہب کے بہت سے پیروکار اسے صرف وطن کی علامت، تشبیہ اور تمثیل مانتے ہیں لیکن اس کی مذہبی تقدیس یا اس کے لیے عبادت نما احترام کے قائل نہیں۔ ان کے نزدیک کسی بھی تصور کو ماں کے روپ میں الوہی صفات دینا اور اس کا نعرہ مذہبی جوش کے ساتھ بلند کرنا ان کے عقائد سے مطابقت

نہیں رکھتا، کیونکہ توحیدی مذاہب میں عبادت اور تقدیس صرف خدا کے لیے خاص ہے۔

● بھارت ماتا کا یہ مذہبی۔ثقافتی پس منظر آزادی کی تحریک کے ساتھ ساتھ سیاسی افکار میں بھی شامل ہوا اور ریاستی قوم پرستی کی بنیادوں میں داخل ہوگیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی بھارت ماتا کے حوالے سے دو اہم زاویے پائے جاتے ہیں:

۱۔ قومی اور ثقافتی علامت بغیر مذہبی وابستگی کے وطن کی محبت کا استعارہ۔

۲۔ مذہبی اور مقدس وجود جسے دیوی کے برابر درجہ یا احترام دیا جاتا ہے۔

● یہی دوہرا تصور بھارت ماتا کو قبولیت اور تنازع دونوں کا مرکز بناتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس موضوع پر آج بھی معاشی، سیاسی، مذہبی اور فکری حلقوں میں زور و شور سے بحث جاری ہے۔

(Sumathi ramaswamy, The Goddess and the Nation: Mapping Mother India, Page 73-85)

(William Gould, Hindu Nationalism and the Language of Politics in Late Colonial India, Vol. I, Page 36-45)

سیاسی وقومی تصور

ہندوستان کی جدوجہدِ آزادی کے دوران، سیاسی میدان میں بھارت ماتا کا تصور محض ایک جغرافیائی نقشے تک محدود نہیں رہا، بلکہ اس کی شبیہات کو قومی پرچم، شیر، ہمالیہ، طلوع ہوتے ہوئے سورج کی روشنی اور سرسبز کھیتوں کے مناظر کے ساتھ مربوط کیا گیا۔ یہ بصری عناصر مشترکہ طور پر سرزمینِ ہند کو مادی و روحانی طاقت، تقدس اور زرخیزی کے مظہر کے طور پر پیش کرتے تھے۔

اس دور کے سرکردہ رہنماؤں جیسے بال گنگادھر تلک، اروند گھوش، اینی بیسنٹ، بپن چندر پال اور لالہ لاجپت رائے کے عوامی خطابات اور تحریروں میں بھارت ماتا کا علامتی استعمال کثرت سے ملتا ہے، جس کا بنیادی مقصد نوآبادیاتی راج کے خلاف عوامی بیداری اور اجتماعی تحریک پیدا کرنا تھا۔ یہ بیانیہ اس حد تک اثر انگیز ثابت ہوا کہ سیاسی

جلسوں اور احتجاجی مظاہروں میں بھارت ماتا کے بینرز اور تصاویر لہرانا ایک عام روایت بن گئی، جسے بتدریج قوم پرستانہ شعور کا لازمی حصہ تسلیم کر لیا گیا۔

تاہم، اسی ارتقائی دور میں بھارت ماتا کا یہ تصور خالص سیاسی قوم پرستی (Political Nationalism) کی حدود سے نکل کر مذہبی قوم پرستی (Religious Nationalism) کے نظریات سے بھی منسلک ہونے لگا۔ جہاں کچھ لبرل اور سیکولر حلقوں نے اسے محض وطن کی ایک سیاسی و ثقافتی علامت کے طور پر برقرار رکھنے کی کوشش کی، وہاں کئی روایتی و احیاء پسند گروہوں نے اسے ہندو دیومالا کی دیوی کے روپ سے قریب تر کر دیا۔

● اس علامتی تبدیلی نے ایک مستقل فکری بحث کو جنم دیا کہ آیا بھارت ماتا ایک سیاسی۔جغرافیائی استعارہ ہے یا کسی مخصوص مذہبی ہستی کا تجسم۔ یہی وہ بنیادی فکری تفریق تھی جس نے اتفاقِ رائے کے ساتھ ساتھ مختلف طبقات میں سیاسی تحفظات کو بھی جنم دیا، اور آزادی کے بعد بھی یہ بحث بدستور جاری رہی کہ اس علامت کی حیثیت سیکولر حب الوطنی پر مبنی ہونی چاہیے یا اسے مذہبی تقدس کے فریم ورک میں دیکھا جائے۔

● دورِ حاضر میں بھارت ماتا کا یہ علامتی تصور ہندوستان کی سیاسی و سماجی زندگی میں ایک بار پھر مرکزِ نگاہ بن کر ابھرا ہے۔ بعض قوم پرست تنظیمیں اور سیاسی جماعتیں اسے قومی وفاداری کا ایک اہم معیار قرار دیتی ہیں، جہاں بھارت ماتا کی جے کے نعرے کو حب الوطنی کی بنیادی دلیل کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

● اس کے برعکس، معاشرے کا ایک وسیع اور تکثیری طبقہ یہ موقف رکھتا ہے کہ وطن سے محبت اور وفاداری بلا شبہ ہر شہری کا فریضہ ہے، لیکن کسی ایک مخصوص مذہبی تاثر یا علامتی نعرے کو حب الوطنی کے ثبوت کے طور پر لازمی قرار دینا آئینی جمہوریت اور مذہبی آزادی کے اصولوں کے منافی ہے۔

● یہی وجہ ہے کہ بھارت ماتا کا موضوع آج بھی سیاسی مباحث، عدالتی

فیصلوں، میڈیا ڈبیٹس اور عوامی وفکری حلقوں میں سنجیدہ اور حساس فکری بنیادوں پر زیرِ بحث رہتا ہے۔

(Sumathi ramaswamy, The Goddess and the Nation: Mapping Mother India, Chapter 3 :Nationalizing the Sacred)

(The Swadeshi Movement in Bengal: 1903-1908 . Peoples Publishing House, 1973)

(Hindu Nationalism and the Language of Politics in Late Colonial India. Vol. 1, Cambridge University Press, 2004)

بھارت ماتا کا عقیدہ

بعض ہندو گروہ بھارت ماتا کو دیویا ہستی (Divine Mother)، شکتی اور دورگا کے روپ سے وابستہ مانتے ہیں۔ اس نقطۂ نظر کے مطابق:

- وطن صرف زمین کا ٹکڑا نہیں بلکہ مقدس ماں ہے۔
- بھارت ماتا کی تصویر بعض مقامات پر دیوی کے درجہ پر رکھی جاتی ہے۔
- کچھ مندر (مثلاً: بھارت ماتا مندر، وارانسی/ ہری دوار) میں بھارت ماتا کو پوجا کے لائق ہستی کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔
- نعرہ ''بھارت ماتا کی جے'' بعض کے نزدیک عقیدت اور مذہبی تقدیس سے جڑا ہوا ہے۔

اس مخصوص تناظر میں، بھارت ماتا کی جے کا نعرہ صرف ایک سیاسی نعرہ نہیں رہتا، بلکہ گہری عقیدت اور مذہبی تقدیس کا مظہر بن جاتا ہے، جو حب الوطنی کو سیاسی قوم پرستی سے آگے بڑھا کر مذہبی قوم پرستی (Religious Nationalism) کے فریم ورک میں داخل کر دیتا ہے۔

(Sumathi ramaswamy, The Goddesss and the Nation: Mapping Mother India, Vol. I,- 2010, Chapter 4, 'The Sacred Geography of Mother India' Page 165-188)

سیکولر/ غیر مذہبی تشریح

کچھ افراد اور جماعتوں کے نزدیک بھارت ماتا:

● صرف ملک کی علامتی ماں ہے۔
● کوئی دیوی یا معبود نہیں۔
● صرف قوم پرستی، محبتِ وطن اور زمین سے وابستگی کی تمثیل ہے۔
● اس نظریہ کے مطابق ''بھارت ماتا'' کا احترام ایک ثقافتی علامت کے طور پر ہے (جیسے انگریزی میں Motherland یا عربی میں حب الوطن کہا جاتا ہے)، اور اس میں کوئی عبادتی یا مذہبی پہلو شامل نہیں۔

ان کے نزدیک اس تصور کا کسی ہندو دیوی یا الوہی عبادت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ خود جواہر لال نہرو نے اپنی مشہور کتاب ''Discovery of India'' (تلاشِ ہند) میں لکھا تھا کہ جب لوگ ''بھارت ماتا کی جے'' کہتے ہیں، تو اس سے مراد ہندوستان کے کروڑوں عوام اور یہاں کی دھرتی ہے، نہ کہ کوئی پوشیدہ دیوی۔

(The Goddess and the Nation: Mapping Mother India, Vol. I, Page 201-215)
(The Argumentative Indian: Writings on Indian History, Culture and Identity, Vol. I, Page 45-60)
(The Discovery of India, Vol. I, Chapter-3, Section: 'Bharat Mata')

مذہبی اختلاف کا زاویہ

توحیدی مذاہب (عیسائی، یہودی اور خصوصاً مسلمان) کے ماننے والوں کے نزدیک:

● کسی تصور/سرزمین/قوم کو ماں یا مقدس ہستی بنا کر پوجنا یا عبادتی درجہ دینا قابلِ قبول نہیں۔
● کسی بھی مخلوق یا تصور کی عبادت، پوجا یا تقدیس عقیدے سے متصادم ہے۔
● ملک سے محبت ضروری ہے، مگر عقیدتی تقدس خدا کے علاوہ کسی کو نہیں دیا جا سکتا۔

اسی لیے مسلمان اور دیگر مذاہب کے لوگ بھارت ماتا کو علامتی طور پر مادرِ وطن کے معنیٰ میں قبول کرتے ہیں لیکن اسے عقیدتی یا مذہبی احترام کے قابل نہیں مانتے۔

بھارت ماتا سے منسوب اہم مندر

''بھارت ماتا'' کے تصور کی قدیم ترین معروف بصری نمائندگی مورتی (مجسمے) کی صورت میں نہیں بلکہ ایک مصوری (Painting) کی شکل میں سامنے آئی۔ مشہور بنگالی مصور ابنِندر ناتھ ٹیگور (Abanindranath Tagore) نے 1905ء میں ایک ایسی تصویر تخلیق کی، جسے ابتدا میں ''بنگ ماتا'' سے منسوب کیا گیا، لیکن بعد میں یہی تصویر ''بھارت ماتا'' کے نام سے مشہور ہوئی۔

اس پینٹنگ میں بھارت ماتا کو چار بازوؤں والی ایک سنّیاسی نما خاتون کے روپ میں دکھایا گیا ہے، جس کے ہاتھوں میں کتاب، دھان کی بالیاں، سفید کپڑا اور رُدراکش کی مالا موجود ہیں۔ یہ تصویر بنگال کی تقسیم اور تحریکِ آزادی کے پس منظر میں وطن کی علامتی ماں کے تصور کی نمائندہ بن گئی۔ بعد کے ادوار میں بھارت ماتا کے مجسمے اور مندر بھی قائم کیے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہیں:

بھارت ماتا مندر (وارانسی):

اتر پردیش کے تاریخی شہر وارانسی میں مہاتما گاندھی کاشی ودیاپیٹھ کے کیمپس میں واقع یہ منفرد مندر حب الوطنی اور ملکی وحدت کی ایک عظیم الشان علامت ہے۔ اس تاریخی مندر کو قوم پرست رہنما بابو شیو پرساد گپتا نے بنوایا تھا، جس کا باقاعدہ افتتاح 1936ء میں خود مہاتما گاندھی کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ اس مندر کی سب سے منفرد خصوصیت یہ ہے کہ یہاں کسی روایتی دیوی یا دیوتا کے بت کے بجائے سنگِ مرمر پر تراشا گیا اکھنڈ بھارت کا ایک انتہائی تفصیلی اور ابھرا ہوا (Three-dimensional) جغرافیائی نقشہ نصب ہے، جو برصغیر کے پہاڑوں، ندیوں اور وادیوں کو خوبصورتی سے ظاہر کرتا ہے۔

بھارت ماتا مندر (ہریدوار):

اتراکھنڈ کے مقدس شہر ہریدوار میں دریائے گنگا کے کنارے سپت سرووَر کے

قریب واقع ہے جسے سوامی ستیا مترانند گری نے قائم کیا تھا، جس کا باقاعدہ افتتاح 1983ء میں ہندوستان کی اس وقت کی وزیر اعظم اندرا گاندھی کے ہاتھوں ہوا تھا۔ متعدد منزلوں پر مشتمل اس عمارت کی ہر منزل مختلف مذہبی، ثقافتی اور تاریخی نمائشیں شامل ہیں، اور مادرِ وطن (بھارت ماتا) کو ایک علامتی ہستی کے طور پر پیش کرتا ہے۔

دہلی کے بھارت ماتا مندر:

دہلی کے شکر پور اور دلشاد گارڈن جیسے علاقوں میں بھی بھارت ماتا کے نام سے مقامی مندر موجود ہیں۔ اگرچہ یہ مندر وارانسی یا ہریدوار جتنی بڑی تاریخی اور قومی شہرت نہیں رکھتے، لیکن مقامی سطح پر یہ علاقائی مذہبی و ثقافتی حلقوں کے مرکز ہیں جہاں لوگ وطن کی علامتی پوجا اور حب الوطنی کے جذبے کے تحت عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات اور بھارت ماتا کا عقیدہ

اسلامی تعلیمات اور بھارت ماتا کا روایتی تصور دو بالکل الگ فکری، علمی اور اعتقادی بنیادوں پر قائم ہیں۔ جہاں تک دھرتی سے لگاؤ اور حب الوطنی کا تعلق ہے، اسلام اپنے ماننے والوں کو سرزمین سے محبت، اس کی مادی خدمت اور امن وامان کے قیام کا درس دیتا ہے۔ اسلامی تاریخ اور روایات میں وطن سے گہری وابستگی کی واضح مثالیں موجود ہیں؛ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے شدید محبت کا اظہار کتبِ حدیث میں تواتر کے ساتھ منقول ہے۔ (صحیح بخاری:1885)

تاہم، جب یہ علامتی تصور سیاسی حدود سے نکل کر مذہبی تقدس یا الوہیت کا روپ اپنا لیتا ہے، تو یہ اسلام کے بنیادی عقیدے ''عقیدۂ توحید'' سے براہِ راست متصادم ہو جاتا ہے۔ اسلام کے نظریۂ توحید کے مطابق، ہر قسم کی عبادت (خواہ وہ ظاہری ہو یا باطنی)، تعظیمِ عبادی (مقدس سجدہ و رکوع)، اور مطلق تقدیس کے اعلیٰ ترین درجات صرف اور صرف اللہ رب العزت کی ذاتِ اقدس کے لیے مخصوص ہیں۔ کسی بھی مادّی خطے، جغرافیائی تصور،

انسانی ساختہ علامت یا شخصیت کو الوہی صفات سے متصف کرنا، اسے مافوق الفطرت مأخذ سمجھنا یا اس کے سامنے عبادتی رسومات ادا کرنا اسلامی تعلیمات کے بنیادی احکامات کے خلاف ہے۔قرآنِ کریم کی سورۃ الاخلاص اس توحیدی بیانیے کی محکم دلیل ہے، جو یہ واضح کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات میں واحد، بے نیاز اور کائنات کی ہر قسم کی حمد و ثنا اور عبادت کا تنہا مستحق ہے؛ اس لیے اسلام میں وطن پرستی کو عبادت کا درجہ دینا عقیدے کی رو سے ممکن نہیں ہے۔

● اسی الٰہیاتی تناظر میں، بھارت ماتا کے تصور کے متعلق اسلامی فکری اسلوب اور مسلم نقطۂ نظر بالکل واضح اور دوٹوک ہے۔ اگر یہ تصور محض ایک سیاسی استعارے، جغرافیائی شبیہ یا غیر مذہبی حب الوطنی کی ثقافتی علامت تک محدود ہوتا تو مسلمان اسے ایک روایتی قومی نشان کے طور پر قبول کر سکتے تھے؛ بالکل اسی طرح جیسے دنیا کے تمام دساتیر اور ممالک میں قومی پرچم، قومی ترانے اور دیگر ریاستی علامتوں کا احترام کیا جاتا ہے۔

● لیکن جب بھارت ماتا کو دیوی یا شکتیاں رکھنے والی مقدس ماں، دورگا یا گاؤ ماتا کی ہم مرتبہ ہستی یا مافوق الفطرت شکتیاں رکھنے والی ایک الوہی ماں (Divine Mother) کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، یا اس کے آگے جھکنے، پوجا کرنے، یا اس کا مذہبی نعرہ بطور عقیدہ لگانے کا مطالبہ کیا جاتا تو پھر یہ تعبیر اسلامی عقیدۂ توحید سے متصادم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اسلام میں کسی بھی مخلوق یا علامتی تصور کو روحانی نجات یا عبادت کا مرکز بنانا جائز نہیں اور نہ ہی اسے کبریاءِ مطلق (اللہ تعالیٰ) کے علاوہ تعظیمِ عبادی کا مستحق ٹھہرایا جا سکتا ہے۔

● اسلام میں وطن سے فطری محبت، اس کی مادّی خدمت اور امن و ترقی کے لیے کوشش کرنا ایک پسندیدہ عمل ہے، تاہم دھرتی کو الوہی تقدیس دینا یا اسے ماں کے روپ میں پوجنا شرعی طور پر ممنوع ہے۔ یہی نقطہ اسلام اور بھارت ماتا کے تصور کے درمیان بنیادی خطِ امتیاز ہے۔مسلمان بھارت ماتا کی جے جیسے نعروں کو اس وقت عقیدے کے

منافی سمجھتے ہیں جب انھیں حب الوطنی یا ایمان کی لازمی مذہبی شرط کے طور پر پیش کیا جائے؛ کیونکہ اسلام کی رو سے مطلق وفاداری اور بندگی کا اعلیٰ ترین درجہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے۔ خلاصہ یہ کہ اسلام میں وطن کی محبت تو جائز ہے، مگر وطن کی پرستش ممنوع اور عقیدۂ توحید کے خلاف ہے۔

● اسلامی تعلیمات اور بھارت ماتا کے عقیدے کا فرق یہ ہے کہ اسلام کے نزدیک وطن قدر اور احترام کی جگہ رکھتا ہے، مگر وہ عبادت اور تقدیس کا محور نہیں بن سکتا۔ جبکہ بھارت ماتا کا تصور مختلف طبقات میں مختلف صورتوں میں پایا جاتا ہے، کہیں علامت، کہیں ثقافت، تو کہیں عقیدتی تقدس کے درجے پر۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کے لیے بھارت ماتا کے کسی بھی ایسی تعبیر کو قبول کرنا ان کے عقیدے کے مطابق ہرگز جائز نہیں جو اس علامت کو عبادتی، الوہی یا مذہبی تقدس کا روپ دیتی ہو۔

بھارت کا آئین اور ''بھارت ماتا کی جے''

بھارت کا دستور کسی بھی شہری کو یہ نعرہ ''بھارت ماتا کی جے'' لگانے یا نہ لگانے پر مجبور کرنے کا کوئی قانونی جواز فراہم نہیں کرتا، کیونکہ آئین کی رو سے ہندوستان ایک سیکولر ریاست ہے۔

●مذہبی آزادی (آرٹیکل 25):

آئین کی دفعہ 25 تمام شہریوں کو ضمیر کی آزادی اور اپنے عقیدے پر قائم رہنے، اس پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کا بنیادی حق (Freedom of Religion) فراہم کرتا ہے۔

●اظہارِ رائے کی آزادی (آرٹیکل 19-1-a)

آئین کی دفعہ 19 (1) (a) شہریوں کو تقریر اور اظہارِ خیال کی آزادی (Freedom of Speech and Expression) کی ضمانت دیتی ہے، جس میں خاموش

رہنے یا کسی نعرے کو اختیار نہ کرنے کا حق بھی شامل ہے۔

● قانونی حیثیت:

بھارتی آئین یا قوانین کے تحت کسی مخصوص نعرے یا مذہبی تشبیہ کو لازمی قومی فریضہ قرار نہیں دیا گیا؛ یعنی قانونی و دستوری طور پر بھارت ماتا کی جے کہنا نہ تو لازمی ہے اور نہ ہی حب الوطنی کا کوئی حتمی ثبوت۔

مسلمان اور دیگر تمام اقلیتی و اکثریتی طبقات کے افراد اپنے بنیادی آئینی حقوق کے تحت، اپنے عقائد اور ضمیر کے مطابق اس نعرے کے استعمال کا مکمل اختیار اور حق رکھتے ہیں۔

● **سپریم کورٹ اور عدالتی موقف**: بھارت کی عدالتوں نے متعدد مواقع پر یہ اصول واضح کیا کہ: ملک سے محبت لازمی ہے لیکن محبت کے اظہار کا طریقہ یکساں ہونا ضروری نہیں کسی شہری کو کسی مخصوص نعرے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

اس موقف کی قانونی اور دستاویزی تائید کے لیے درج ذیل نظائر (Case Laws) پیش کیے جا سکتے ہیں:

۱۔ بیجوئی ایمانوئل بنام ریاستِ کیرلا (Bijoe Emmanuel v. State of Kerala, 1986)

حوالہ: SCC 615 3 (1986)

قانونی اہمیت: اس تاریخی مقدمے میں سپریم کورٹ کے دو ججوں کے بنچ نے فیصلہ دیا تھا کہ مخصوص مذہبی عقیدے (Jehovah's Witnesses) کی بنیاد پر قومی ترانہ گانے سے احتراماً خاموش رہنے والے طلبہ کو اسکول سے خارج کرنا غیر آئینی ہے۔ عدالت نے واضح کیا کہ آئین کا آرٹیکل 19(1)(a) جہاں بولنے کی آزادی دیتا ہے، وہیں خاموش رہنے کا حق (Right to remain silent) بھی فراہم کرتا ہے۔

۲۔ شیام نرائن چوکسی بنام یونین آف انڈیا (Shyam Narayan Choukset v. Union of India, 2018)

حوالہ: SCC 609 1 (2018)

قانونی اہمیت: سپریم کورٹ نے اپنے اس فیصلے میں سینما ہالز میں قومی ترانے کے دوران لازمی کھڑے ہونے کے اپنے سابقہ حکم میں ترمیم کی اور واضح کیا کہ حب الوطنی کو کسی پر زبردستی مسلط نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی کسی شہری پر حب الوطنی ثابت کرنے کے لیے کسی غیر لچکدار ضابطے کا نفاذ درست ہے۔

پوجا کا طریقہ

بھارت ماتا کی پوجا روایتی ہندو دیوی دیوتاؤں کی طرح کسی قدیم مذہبی شاستر یا ویدک روایت میں درج نہیں ہے، بلکہ یہ جدید دور میں ابھرنے والی ایک وطن پرستانہ اور ثقافتی علامت ہے، اس لیے اس کی عبادت کا کوئی واحد، سرکاری یا مذہبی طور پر متعین طریقہ (Standard Ritual) موجود نہیں ہے۔

مختلف مقامات اور حلقوں میں بھارت ماتا کے تئیں عقیدت کا اظہار وہاں کی مقامی روایات، سیاسی نظریات اور ذاتی عقائد کے مطابق علامتی انداز میں کیا جاتا ہے۔ جہاں کچھ مقامات پر انہیں روایتی دیوی کے روپ میں پوجا جاتا ہے، وہیں دوسری طرف وارانسی جیسے تاریخی مراکز میں ملک کے جغرافیائی نقشے کو ہی مادرِ وطن کی علامت مان کر اس کا احترام کیا جاتا ہے۔

مختصراً یہ کہ بھارت ماتا کی پوجا کسی سخت مذہبی ضابطے کے بجائے خالصتاً حب الوطنی اور ملکی وحدت کے جذباتی و ثقافتی اظہار کا نام ہے۔ البتہ مختلف مندروں، قوم پرست تنظیموں اور محبِ وطن حلقوں میں جس انداز سے ان کے تئیں عقیدت کا اظہار کیا جاتا ہے، اسے درج ذیل اہم طریقوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

ا۔ نقشے اور ارضِ وطن کا احترام (جغرافیائی طریقہ)

وارانسی کے تاریخی بھارت ماتا مندر میں کسی بت کی بجائے اکھنڈ بھارت کے

سنگِ مرمر کے نقشے کی پوجا کی جاتی ہے۔ یہاں زائرین اور پجاری زمین (مادرِ وطن) کو ہی دیوی مان کر اس کے آگے سر جھکاتے ہیں، نقشے کے مختلف حصوں (جیسے ہمالیہ، گنگا وغیرہ) کا احترام کرتے ہیں اور اسے پھولوں سے سجاتے ہیں۔

۲۔ علامتی آرتی اور پرچم کشائی (ثقافتی طریقہ):

کئی مقامات پر بھارت ماتا کی تصویر یا مجسمے (جس میں وہ زعفرانی رنگ کی ساڑی پہنے، ہاتھ میں ترنگا یا پرچم لیے اور شیر پر سوار دکھائی دیتی ہیں) کے سامنے روایتی انداز میں دیپ (چراغ) جلا کر آرتی اتاری جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی قومی پرچم (ترنگا) لہرا کر ملک سے وفاداری کا عہد کیا جاتا ہے۔

۳۔ قومی نعرے اور گیت (صوتی طریقہ):

مذہبی منتروں کے بجائے بھارت ماتا کی عبادت کا سب سے مقبول طریقہ صوتی ہے۔ مختلف تقریبات اور اجتماعات میں ''بھارت ماتا کی جے'' (مادرِ وطن کی فتح ہو) کے نعرے بلند کیے جاتے ہیں اور بنکم چندر چٹر جی کا تحریر کردہ گیت ''وندے ماترم'' (اے ماں، میں تجھے سلام کرتا ہوں) عقیدت اور جوش کے ساتھ گایا جاتا ہے۔

۴۔ پھول، تلک اور نذرانہ (روایتی طریقہ):

ہر یدوار اور دیگر مندروں یا پروگراموں میں، عقیدت مند بھارت ماتا کے مجسمے کے قدموں میں پھول یا مالا پیش کرتے ہیں، ماتھے پر تلک لگاتے ہیں اور مٹھائی یا پھل کا نذرانہ پیش کرتے ہیں، بالکل اسی طرح جیسے کسی روایتی دیوی کا احترام کیا جاتا ہے۔

خلاصہ

بھارت کے آئین اور مسلمانوں کے لیے ''بھارت ماتا کی جے'' کے معاملے کو دو زاویوں سے سمجھنا ضروری ہے: قانونی اور مذہبی۔ بھارتی آئین کے مطابق کوئی بھی شہری

اس نعرے کو کہنے یا نہ کہنے کا پورا اختیار رکھتا ہے، کیونکہ آئین کی شق آرٹیکل 19(1)(a) ہر فرد کو اظہار رائے کی آزادی دیتی ہے اور آرٹیکل 25 مذہب پر عمل اور مذہبی آزادی کا حق فراہم کرتی ہے۔

اس بنیاد پر قانونی طور پر کسی مسلمان یا کسی بھی مذہب کے پیروکار کو ''بھارت ماتا کی جے'' کہنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اس نعرے سے انکار کرنے کی وجہ سے کسی شخص کو غیر محبِ وطن یا ملک دشمن قرار دیا جا سکتا ہے۔ سپریم کورٹ نے بھی مختلف مواقع پر یہ واضح کیا ہے کہ ملک سے محبت لازم ہے، لیکن اس کا اظہار ایک مخصوص طریقے یا نعرے تک محدود نہیں کیا جا سکتا، لہٰذا یہ نعرہ کہنا مکمل طور پر اختیاری ہے، لازمی نہیں۔

مذہبی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو اسلام وطن سے محبت کو ایک فطری اور جائز جذبہ سمجھتا ہے اور نبی کریم ﷺ کی مدینہ سے محبت (صحیح بخاری 1885) اس کا ثبوت ہے۔ لیکن اسلام میں عبادت، تقدیس اور الوہیت کا درجہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے۔

اسی فرق کی بنیاد پر مسلمانوں میں ''بھارت ماتا کی جے'' کے بارے میں ہے کہ اگر اس نعرے کو دینی وفاداری، دیوی کی پوجا، عبادت، یا ماورائی تقدس سے وابستہ کر کے کہا جائے، یا اس کے پیچھے بھارت ماتا کو دورگا یا کسی دیوی کے برابر روحانی مقام دیا جائے، تو پھر یہ تصور اسلامی عقیدۂ توحید کے خلاف ہو جاتا ہے اور اس کی اجازت نہیں، کیونکہ مسلمان کسی بھی ہستی کو الٰہی صفات یا تقدیس دینے کا اختیار نہیں رکھتا۔

اس طرح قانونی اور مذہبی دونوں اعتبار سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ''بھارت ماتا کی جے'' کہنا کوئی لازمی تقاضا نہیں، بلکہ ہر فرد کی نیت، ذاتی عقیدہ اور فہم پر منحصر ہے کہ وہ اسے کس معنی میں استعمال کرتا ہے۔ اگر اپنے عقیدۂ توحید کے تحت اس سے اجتناب کرتے ہیں تو یہ ان کا آئینی اور مذہبی حق ہے۔

لہٰذا اس مسئلے کو محبتِ وطن اور عبادت کے مقامات میں فرق سمجھ کر دیکھنا چاہیے:

وطن سے محبت فطری ہے، مگر وطن کو معبود یا مقدس دیوی کی شکل یا طاقت سمجھنا جائز نہیں۔

اس طرح بھارت ماتا کی پوجا یا عقیدت مندی کا مظاہرہ زیادہ تر ہندو قوم پرست تنظیموں کے اجتماعات میں ہوتا ہے، جہاں اسے وطن پرستی کی علامت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے اور ''بھارت ماتا کی جے'' جیسے نعروں سے قومی جوش ابھارا جاتا ہے۔

وارانسی، ہریدوار اور دیگر شہروں کے مخصوص مندروں میں زائرین علامتی انداز میں ان کے مجسموں یا تصاویر پر پھول چڑھا کر اور پرچم لہرا کر عقیدت کا اظہار کرتے ہیں، تاہم ان رسومات کی کوئی شاستری یا متعین شکل نہیں ہے؛ اسی لیے مختلف ثقافتی و سیاسی پروگراموں میں یہ عمل مذہبی عبادت سے زیادہ ملک کے ساتھ جذباتی وابستگی کا ایک علامتی اظہار سمجھا جاتا ہے۔

دعاؤں کا طالب
محمد سرور فاروقی ندوی

مصنف کا مختصر تعارف

نام: مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

ولدیت: جناب محمد حنیف فاروقیؒ

تاریخ پیدائش: ایک جولائی ۱۹۶۸ء-محمد پور گونتی، محلہ پورب، ضلع فتحپور ہسوہ، یوپی، انڈیا

دینی تعلیم:

تجوید قرآن الکریم: روایت حفص (دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ)

عالمیت، فضیلت، افتاء: دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ، یوپی انڈیا

تدریبی کورس: ''**جامعہ اسلامیہ**'' مدینہ منورہ (سعودی عرب)

اختصاص:

تفسیر قرآن الکریم اور فقہ: دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

عصری تعلیم:

ہائی اسکول وانٹر میڈیٹ: یوپی بورڈ، الہ آبادہ

بی، اے (B.A.)، ایم، اے (M.A.): لکھنؤ یونیورسٹی لکھنؤ

اردو کی تعلیم:

ادیب ماہر، ادیب کامل، معلم: جامعہ اردو علی گڑھ

ہندی وسنسکرت کی اعلیٰ تعلیم (الہ آباد)

تدریسی وتحقیقی خدمات:

- شعبۂ صحافت ولسانیات: دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ
- کلیۃ الدعوۃ والاعلام: دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ
- رفیق علمی: مجلس تحقیقات، دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

موجودہ ذمہ داریاں

رفیق علمی	:	**مجلس تحقیقات** (دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ)
صدر	:	**جمعیت پیام امن** (لکھنؤ)
ناظم وبانی	:	**جامعہ دار ارقم** (فتحپور)
ناظم	:	**جامعہ دار التوحید الاسلامی** (لکھنؤ)
مینیجر	:	**J.D.C. اسکول** (فتحپور)
صدر	:	**قرآن ریسرچ اکیڈمی** (لکھنؤ)
ڈائرکٹر	:	**مکتبہ پیام امن** (لکھنؤ)

قرآنی خدمات

''**قرآن کا پیغام**'' قرآن مجید کا ہندی ترجمہ

''**معانی قرآن الکریم**'' قرآن مجید کا لفظی اردو ترجمہ

''The Holy Qur'an'' قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ

''**تفسیر فاروقی**'' قرآن مجید کی ہندی تفسیر مکمل سات جلدوں میں

''**معانی القرآن الکریم**'' قرآن مجید کی مختصر تفسیر (اردو)

''**معانی القرآن الکریم**'' قرآن مجید کی مختصر تفسیر (ہندی)

''**لغات القرآن الکریم**'' قرآن مجید کا ترجمہ اور الفاظ کی لغوی، صرفی، نحوی ترکیب

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی کی تصانیف

اردو کتابیں

۱۔ معانی قرآن الکریم
(لفظی ترتیب کے اعتبار سے رواں اردو ترجمہ)
۲۔ قرآنی آیات اور اسلامی معاشرہ
۳۔ ہندوستان میں قرآن کے ترجمے و تفاسیر کا مختصر تعارف
۴۔ تفسیر کا بنیادی مأخذ اور مفسر کی خصوصیت
۵۔ قرآن میں انسان کا مقام اور اس کا اعلیٰ مقصد
۶۔ قرآن کی دعوت اور اسلامی جہاد
۷۔ قرآن کے مثالی نمونے اور لازوال معجزہ
۸۔ کائنات کے عجائبات اور انسان کا اللہ سے تعلق
۹۔ کلمۂ طیبہ کی حقیقت اور اس کے تقاضے
۱۰۔ اللہ تعالیٰ کا تعارف اور کلمۂ شہادت کے فضائل
۱۱۔ اسلامی کویز (سوال و جواب کی روشنی میں)
۱۲۔ کفر و شرک کی حقیقت (شریعت کی روشنی میں)
۱۳۔ کفر، شرک اور فسق کا ذکر اور صحابہ سے متعلق عقیدہ
۱۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے انمول موتی
۱۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مختصر سیرت مستند کتب کی روشنی میں
۱۶۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جزیرۂ عرب
۱۷۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کریمانہ اخلاق اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت
۱۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتیں
۱۹۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات احادیث کی روشنی میں
۲۰۔ اعمال صالحہ حصہ اول (حقوق اللہ)
۲۱۔ اعمال صالحہ حصہ دوم (حقوق العباد)
۲۲۔ خاتم النبین (قرآن کی روشنی میں)
۲۳۔ نبیوں کی سیرت (قرآن و سنت کی روشنی میں)
۲۴۔ اعمال کو باطل کرنے والی چیزیں اور نیت کی اہمیت
۲۵۔ مسلمانوں کے فرقے اور ان کے عقائد
۲۶۔ حرام، حلال اور مباح چیزیں
۲۷۔ اخلاص کی فضیلت (قرآن و حدیث کی روشنی میں)
۲۸۔ آخرت کا عقیدہ (قرآن و حدیث کی روشنی میں)
۲۹۔ تعداد ازدواج اور اسلام (مذاہب عالم کی روشنی میں)
۳۰۔ مستند مسنون دعائیں
۳۱۔ امت محمدیہ کی عزت کا معیار اور بنی اسرائیل
۳۲۔ اسلام میں جزیہ، خراج اور ذمیوں کے اختیارات
۳۳۔ جہاد آتنکواد اور اسلام
۳۴۔ داڑھی کی اہمیت (شریعت کی روشنی میں)
۳۵۔ مدارس اسلامیہ کے نصاب کا تاریخی جائزہ اور ہندی زبان کی ضرورت
۳۶۔ جنات و شیاطین کا تعارف اور معالج کی صفات
۳۷۔ قیامت تک کے فتنے
(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئی کی روشنی میں)
۳۸۔ اسلام کی دعوت کا اثر انسانی دنیا پر
۳۹۔ غیر عربی رسم الخط (فانٹ) میں قرآن کی
اشاعت (شریعت کی روشنی میں)
۴۰۔ دعوت کی ذمہ داری (قرآن و حدیث کی روشنی میں)
۴۱۔ آخری رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں کب اور کون؟
۴۲۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اور مورتی پوجا کی ممانعت ویدوں کی دنیا میں
۴۳۔ ہندو دھرم فرقے تنظیمیں اور اداروں کا تعارف
۴۴۔ غیر مسلموں میں طریقۂ دعوت
۴۵۔ اسلام کے خلاف الزامات اور اس کی دعوت کا اثر انسانی دنیا پر
۴۶۔ بدھ مت اور اسلام
۴۷۔ غیر مسلموں سے تعلقات اور مذہبی آزادی
۴۸۔ اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق
۴۹۔ غیر مسلموں سے دوستی یا دشمنی اعتراضات کے تناظر میں
۵۰۔ عطیات قدرت اور دولت کی پیدائش
۵۱۔ قرآن کے مطابق دولت کا استعمال
۵۲۔ اللہ کی طرف سے رزق کی تقسیم اور کمزور طبقے کی کفالت
۵۳۔ اسلامی معاشیات کا تقابلی جائزہ
۵۴۔ اسلام میں تجارت کا طریقہ (قرآن و سنت کی روشنی میں)
۵۵۔ اسلام کا زرعی نظام (شریعت کی روشنی میں)
۵۶۔ جنت کے حالات اور جنت کی نعمتوں کا ذکر
۵۷۔ جہنم کے حالات اور جہنمی (قرآن و حدیث کی روشنی میں)
۵۸۔ کاغذی نوٹ اور بیع کی حقیقت
۵۹۔ اسلامی قانون وراثت اور میراث کی تقسیم
۶۰۔ مسافر اور سفر کے مسائل (قرآن و سنت کی روشنی میں)
۶۱۔ عید اور قربانی کی حقیقت اور اس سے متعلق مسائل
۶۲۔ عمرہ کا آسان طریقہ
۶۳۔ حج اور عمرہ کا مکمل طریقہ
۶۴۔ روزہ، تراویح، صدقہ اور اعتکاف کے احکام و مسائل